ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA

JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the books before taking it out. You will be responsible for damages to the book discovared while returning it.

U/Rare
177
KAL

# JE DATE

—

Acc. No. 3909

Late Fine Re. 1.00 per day for first 15 days.
**Rs. 2.00** per day after 15 days of the due date.

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |

0 8 SEP 2004

غزل حضرت جامی علیه الرحمه

گر اندوخت آموخته تا بیدلی را

مجنون تو آموخته سر منزل تجنی را

هر کس که لب لعل تو را دیده چه گفت

حقا که چنین خوش نبیند عقیق یمنی را

در شوق جمال تو که لاله چه سوزی

هر موی تنم گفته که رب ارنی را

فرهاد ز شستم همه منزل که ز قدرت

همچو تو در ساخته تا قطره منی را

از جامی بیچاره رسانید سلامی

بر درگه دربار رسول مدنی را

[illegible]

558

حسب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء رجسٹری ہے

هدًی من الکتاب والحکمة وموعظة للمتقین

# اخلاق عزیزی

حصہ دوم

# مالس آف سینکا

مترجمہ
منشی محمد عبدالعزیز صاحب کورٹ انسپکٹر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ زاد مجدہ المعالی

حسب فرمایش جناب مترجم صاحب موصوف

باہتمام سپرنٹنڈنٹ مطبع

## در مطبع مرقع عالم ہردوئی طبع گردید

طبع اول ۱۰۰۰ جلد (محمد حسین جلال اکبرآبادی نوشت) قیمت فی جلد ۱۲؍

CHECKED 1965-66
ANJUMAN MUSLIM UNIVERSITY

# ڈیڈیکیشن

مین اس حصہ کو اوس شفقت - محبت - خدمت محنت اور تیمارداری کی یادگار مین جو میرے
چھوٹے بہائی عزیزی منشی عبدالوحید سررشتہ دار اسٹی مجسٹریٹ بہادر لکھنؤ
نے
اپنے دونون بھتیجیون خصوصاً "رقیہ" مرحومہ کی علالت مین باوجود ملازمت
سرکاری عدیم الفرصتی کین
نہایت شوق اور محبت سے
اونکے نام سے معنون کرتا ہون خدا اونکی عمر بہت - اور عہد مین برکت و ترقی عطا فرمائے آمین

محمد عبدالعزیز انسپکٹر کورٹ پولس ممالک متحدہ آگرہ و اودھ حال متعینہ ضلع شاہجہانپور

# ڈیڈیکیشن

مین اس حصہ کو اوس شفقت محبت - خدمت محنت و تیمارداری کی یادگار مین جو میرے
چھوٹے بہائی عزیزی منشی عبد الوحید سررشتہ داسپیشل مجسٹریٹ بہادر لکھنو

نے

اپنے دونون بہتیجیون خصوصاً "رقیہ" مرحومہ کی علالت مین باوجود ملازمت

سرکاری عدیم الفرصتی کین

نہایت شوق اور محبت سے

اسکے نام سے معنون کرتا ہون خدا اونکی عمر ہمت - اور عہد مین برکت و ترقی عطا فرمائے آمین

محمد عبد العزیز انسپکٹر کورٹ پولس ممالک متحدہ آگرہ و اودہ حال تعینہ ضلع شاہجہانپور

# انڈیکس مضامین "اخلاق عزیزی حصہ دوم"


| نمبر مضامین سلسلہ وار | نمبر مضامین مطابق کتاب اصل | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۱ | فطرت مین خدا کی موجودگی | ۱ |
| ۲ | ۰ | نمبر ۲ | ۴ |
| ۳ | ۰ | نمبر ۳ | ۶ |
| ۴ | ۰ | نمبر ۴ | ۹ |
| ۵ | ۰ | نمبر ۵ | |
| ۶ | ۲ | انسانیت مین الوہیت | ۱۲ |
| ۷ | ۳ | اوسے زندگی سے خوشی حاصل ہو سکتی ہے جو صرف نکوکاری مین بسر ہوئی ہو | ۱۷ |
| ۸ | ۴ | اصلی تونگری | ۳۴ |
| ۹ | ۵ | غصہ کی برائیان نمبر ۱ | ۴۲ |
| ۱۰ | ۰ | ایضاً نمبر ۲ | ۴۳ |
| ۱۱ | ۰ | ایضاً نمبر ۳ | ۴۵ |
| ۱۲ | ۰ | ایضاً نمبر ۴ | ۴۶ |
| ۱۳ | ۰ | ایضاً نمبر ۵ | ۴۷ |
| ۱۴ | ۰ | ایضاً نمبر ۶ | ۴۸ |
| ۱۵ | ۰ | ایضاً نمبر ۷ | ۵۰ |
| ۱۶ | ۰ | ایضاً نمبر ۸ | ۵۲ |
| ۱۷ | ۰ | ایضاً نمبر ۹ | ۵۴ |

| صفحہ | مضمون | نمبر مضامین مطابق کتاب اصل | نمبر مضامین سلسلہ وار |
|---|---|---|---|
| ۵۴ | ایضاً نمبر ۱۰ | ۰ | ۱۸ |
| ۵۰ | ایضاً نمبر ۱۱ | ۰ | ۱۹ |
| ۵۸ | تسکین موت | ۶ | ۲۰ |
| ۶۴ | مرگ احبا | ۷ | ۲۱ |
| ۷۱ | ضعیفی کی تسکین | ۸ | ۲۲ |
| ۷۵ | تعلیم وتربیت اولاد نمبر ۱ | ۹ | ۲۳ |
| ۷۸ | ایضاً نمبر ۲ | " | ۲۴ |
| ۷۹ | نوکرونکے ساتھہ کس قسم کا برتاؤ ہونا چاہیے | ۱۰ | ۲۵ |
| ۸۲ | اصلی اور سچی شرافت | ۱۱ | ۲۶ |
| ۸۶ | سیر و سیاحت | ۱۲ | ۲۷ |
| ۱۰۲ | لبرل ایجوکیشن | ۱۳ | ۲۸ |
| ۱۱۹ | تنہائی کی حالت کو کیونکر بسر کرنا چاہیے۔ | ۱۴ | ۲۹ |
| ۱۲۳ | نمائش اور ظاہرداری کی باتون سے ہر انسان کو احتراز لازم ہے | ۱۵ | ۳۰ |
| ۱۲۶ | میلون اور جلسون کی شرکت۔ | ۱۶ | ۳۱ |
| ۱۳۱ | کس قسم کی کتابین مطالعہ مین رہنا چاہیین۔ | ۱۷ | ۳۲ |
| ۱۳۶ | ورزش | ۱۸ | ۳۳ |
| ۱۳۸ | زیادہ دیر تک سونیکے نقصانات۔ | ۱۹ | ۳۴ |
| ۱۴۶ | بڑاون | ۲۰ | ۳۵ |
| ۱۵۱ | جدید سامان عیش اور سی پی اُڈ کے مکانکا مقابلہ۔ | ۲۱ | ۳۶ |
| ۱۵۷ | خدا کی مرضی پر شاکر نہ رہنے والون کو تنبیہہ۔ | ۲۲ | ۳۷ |
| ۱۶۰ | شام کی آمد اور راستے کی کیفیت۔ | ۰ | ۳۸ |



تمت

| | |
|---|---|
| یارب تو کریمی و کریمے کرم است | عاصی ز چہ رہ برون ز باغ ارم است |
| با طاعتم ار ببخشی آن نیست کرم | با معصیتم اگر ببخشی کرم است |

## معزز ناظرین!

خدا کا شکر ہے کہ اخلاق عزیزی کا دوسرا حصہ آپکے مبارک ہاتھون تک پہونچنے کا شرف حاصل کرتا ہے - دست برد زمانہ سے مجھے بہت ہی کم امید تھی کہ یہ دوسرا حصہ اس شکل مین اگر آپکے ملاحظہ کے قابل ہو سکے گا - مگر مشیت تو یہ تھی کہ ایک طرف تو مین زمانہ سے مقابلہ کرتا جاؤن اور دوسری طرف اس حصہ کی ترتیب اور تکمیل مین بھی مشغول رہون اور کچھہ تعجب نہین اگر یہی پریشانیان (کیونکہ ابتدا ہی کچھہ ایسی پڑی ہے) اس حصہ کی بھی تکمیل کے باعث عوقہ ہوئی ہون عجب اتفاق ہے کہ متواتر علالت اور پریشانیون کی وجہ سے آج سات برس ہوئے کہ مجھے مہلت نہین ملی اور نہ کچھہ روز اور ابھی اسکی امید ہے اسلئے کہ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ میری سب سے چھوٹی لڑکی کی آنکھہ اور ہاتھہ پر اسکے منحوس مادہ کا اثر پڑنا شروع ہو گیا ہے!

پارسال آج ہی کل کے دنون مین دو ماہ کی رخصت پہ تہا اور قصد تہا کہ اگر زمانہ نے مہلت دی تو انشاء اللہ کچہہ وقت سیر و تفریح مین صرف کرونگا اور کچہہ اس دیوان کے حصہ کی ترتیب مین مگر "من در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال"، میری اوس چہوٹی لڑکی کی علالت (جسکا ذکر حصہ اول کے دیباچہ مین ہے) زیادہ ہوگئی اور بالآخر بخار اور درد سر مین مبتلا ہوکر ۲۳ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو بروز جمعہ (ٹہیک اوتنے ہی زمانہ کے بعد جتنا کہ اوسکی ماں اور اوسکی بڑی بہن کے انتقال کے مابین مین گذرا تہا) اوسنے ہم لوگون کو ہمیشہ کے لئے چہوڑ دیا؛ اور لکہنو مین اپنی بڑی بہن کی قبر کے پاس جسکی اوسکو از حد تمنا تہی مدفون ہوئی - انا للہ وانا الیہ راجعون

خیام

| | |
|---|---|
| این چرخ جفا پیشہ دغا سے بنیاد | ہرگز گرہ بستہ خود را نہ کشاد |
| ہر جا کہ یکے دید کہ داغے دارد | داغ دگرش بر سر آن داغ نہاد |

"ہمیشہ"، مین نے غلطی سے کہا - مجہے کہنا چاہیئے تہا "چند روز" کیونکہ انشاء اللہ کچہہ عرصہ کے بعد ہم اور وہ پہر ملینگے - گو وہ عالم دوسرا ہوگا اور یہ جسمانی حالت دونون مین سے کسیکی نہوگی - پیاری "رقیہ"، تمنے بہت جلد اور سخت تکلیف اوٹہانے کے بعد ہم سب کو بیجان چہوڑا مگر "ان مع العسر یسرا" کے خیال سے اب تم ضرور آرام سے ہوگی - ہم سب بہی رفتہ رفتہ تم تک پہونچکر انشاء اللہ تمسے ملینگے اور پہر دیکہینگے کہ تم ہمسے دوبارہ کیونکر جدا ہوسکوگی - عالم ارواح کی قربت کے لحاظ سے ضرور ہے کہ بمقابلہ ہم دنیا والون کے خدا سے تم ہماری مانند دور نہین ہو اور چونکہ تم دنیا سے معصوم گئی ہو

بنتہو تا اگر تم یو دعا کرتین کہ تمہارا بیس ماندہ باپ بھی (جس سے زبان قابو مین ہونیکی وجہ سے تم صرف آنکھون سے رخصت ہوئین تہین اور بجائے الفاظ کے تمہاری چڑہی ہوئی ہتھیلیون نے رخصتی سلام کیا تھا) اس دار فانی سے باایمان اٹھکر تمہارے پاس ہونچ جاتا۔ تمسے ملنے کا اور تم تک ہونچنے کا اور کوئی ذریعہ بجز اسکے نہین ہے۔ جب تک مین تمسے علیحدہ یہان ہون تمہاری تمہاری والدہ۔ اور تمہاری بڑی بہن کے غریق رحمت ہونیکے لئے دعا کرتا رہتا ہون اور کرتا رہون گا اور میری ان دعاؤن کا اثر غالباً تم تینون کی پاک اور معصوم روحون کو برابر محسوس ہوتا ہوگا۔ اے خدا تو سمیع اور علیم ہے میری ان دلی اور سچی دعاؤن کو قبولیت کا درجہ عطا فرمانا۔ خدا کا شکر ہی کہ اب تک میری زندگی دنیاوی حیثیت سے یون تو بہت ہی خوش آیندہ رہی مگر آرام اور اطمینان بہت کم ملا۔ مین اس شعر کا مصداق رہا

| | |
|---|---|
| ما را ز خاک کویت پیراہنے است برتن | آن ہم ز آب گریہ صد چاک تا بہ دامان |

مگر نہین۔ توبہ توبہ۔ یہ ناشکری۔ یہ کفران نعمت۔ "عبد العزیز" تجھے زیبا نہین۔ خیال کر اور سوچ کہ کونسا گھر اور کونسا مکان تیرا کون عزیز۔ دوست۔ یا پڑوسی ان مصائب سے خالی ہے۔ ان سے سبق لے۔ اور خدا کا شکر کر شکر۔ کہ اس سے زیادہ اور تکالیف اور پریشانیون مین جنمین آج تجھ ایسے تیری طرح خدا کے ہزارون بندہ مبتلا ہین تو اون سے محفوظ اور مامون ہے۔ جو نعمتین اسوقت تجھے مل رہی ہین اور جپر ابھی ابھی تو ناز کر چکا ہے کیا تیرے نزدیک وہ قابل قدر اور شکر نہین۔؟۔ اے ناحق شناس! اپنے آقا اپنے ولی نعمت اپنے خداوند کی عنایتون کو بھولا دینا۔ اور اوسکی تنبیہ یا سزا کو

مصائب سمجھکر غل مچانا کم ظرفی ہی نہین ہے بلکہ شان بندگی کے خلاف۔ تو نے سنا نہیں کہ

| | |
|---|---|
| با درد۔ بساز۔ تا دوائے یابی | از غم و۔ منال۔ تا شفائے یابی |
| می باش۔ بہ وقت بینوائی شاکر | تا عاقبت الامر۔ نوائے یابی |

بس اب خاموش

پیارے ناظرین۔ آپ نے ملاحظہ کیا۔ کہان تہا اور کہان پہونچا۔ قلب کی یہ حالت اور کیفیت قابل معافی ہی نہین ہے بلکہ قابل رحم۔ آپ معاف فرماکر کتاب ملاحظہ فرمائین

خیّام

| | |
|---|---|
| دنیا نفسے۔ و من۔ در دیک نفسے | اندر نفسے چند۔ توان زد نفسے |
| شکرانہ آنکہ زندہ خوش می باشی | وین عالم بے وفا نماند بہ کسے |

عزیز۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فطرت مین خدا کی موجودگی

کیا دنیا مین ایسے لوگ بھی ہین جو (نعوذ باللہ) یہ کہتے ہون کہ خُدا سے اون کو کوئی فائدہ نہین پہونچتا ہے اور نہ اوسکو اون سے اور اونکی خبر گیری سے کوئی تعلق ہے " دُنیا کے معاملات کی طرف تو اوسکی توجہ ہی نہین " اگر ہے تو اور معاملات کی طرف "؟ بعضون کا شاید اس سے بڑھکر یہ بھی خیال ہو کہ اس دنیا کا کوئی کام ہی اوسنے اپنے ذمہ نہین رکھا کسیکے فائدہ اور نقصان سے اوسے کیا غرض - اس لئے کہ اوسکی ذات پر کسی قسم کا اثر نہین پڑتا - جس شخص کے ایسے بیہودہ خیالات ہون اوسکی نسبت یہ یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ اوسنے کسی بیوہ کی آہ یا کسی غریب حاجتمند کی پُر اثر

دعا کو مقبول ہوتے ہوئے نہین دیکھا۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ
ترجمہ وہ کون ہے کہ جب کوئی شخص بیقرار ہوکر فریاد کرے اور وہ اس بیقرار کی
فریاد کو پہونچے اور اوسکی مصیبت کو ٹالدے - اور کون ہے جو زمین مین ہمکو
اپنا نائب بناتا ہے کہ تم اوسمین مالکانہ تصرف کرتے ہو - کیا اللہ کے سوا کوئی
اور معبود بھی ہے - ہانہین - مگر تم لوگ غور اور فکر کو بہت ہی کم کام مین لاتے ہو۔
ضرور ہے کہ ایسے شخص نے کبھی اس بات پر غور نہین کیا کہ دنیا مین دعا کے
قبول ہوجانے کے بعد ہر طرف کیون چہل پہل مچ جاتی ہے - منتون کے پورا
ہوجانے کے بعد جو مجمع اور میلہ ہوتے ہین کیا اس شخص نے کبھی انکی سیر
نہ کی ہوگی - یہ نہ سہی مگر اوسنے یقیناً ہزارہا مایوس ہاتہون کو خدا کی طرف اُٹھتے
ہوئے اور دعاؤن کے قبول ہوجانے کے بعد اونکی خوشی اور مسرتون سے
شگفتہ چہرون کو تو ضرور ہی دیکھا ہوگا - تو کیا اِسکے بعد بھی اسکا یہی خیال قائم
رہ سکتا ہے کہ اسقدر مخلوق ایک ناشنوا خدا کے سامنے اِس تضرع کے
ساتہہ ہاتہہ پھیلا پھیلا کر دعا مانگتی ہے اور ایسے خدا سے طلب امداد کرتی
ہے جو نہ تو اوسکی سنتا ہے اور نہ مدد کرسکتا ہے؟ کیا وہ نہین جانتا کہ وہ قادر مطلق
ہمیشہ بلا مانگے اور کبھی کبھی مانگنے پر بھی ہماری حاجتون کو برلایا کرتا ہے وہ
صاف فرماتا ہے کہ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً

فانبتنا بہٖ حدائق ذات بہجۃ۔ ما کان لکم ان تنبتوا شجرھا ء الٰہ
مع اللہ۔ ترجمہ بہلا آسمان وزمین کو کسنے پیدا کیا اور آسمان سے تمہارے لیے
پانی کسنے برسایا (ہم ہی سنے برسایا) پہر پانی کے ذریعہ سے ہمنے خوشنما باغ
اُگایا۔ تمہارے بس کی بات تو نہ تہی کہ تم ان درختون کو اُگاسکو کیا خدا کے
ساتہہ کوئی اور معبود بہی ہے؟ نہین" وہ خدا تو ہی ہے جسنے ہمکو اسقدر
بے انتہا نعمتین عطا فرمائی ہین اور بلا لحاظ وقت اور موسم ہر قسم کی برکتین ہمپر نازل
فرماتا رہتا ہے وہ خدا ہی تو ہے جو تمام مصیبت اور پریشانیان چشم زدن مین
دور کردیتا ہے جو ذرا دیر بیشتر اپنی بہیانک اور خوفناک صورت تصور کے ذریعہ سے
دکہادکہا کر ہمکو ڈرا رہی تہین بہلا کسی ایسے بدنصیب شخص کا کوئی صاحب پتہ تبلائین
جو مردود بارگاہ کردیا گیا ہو۔ یا پیدایش سے موت تک جسنے اِن بیشمار اور بے انتہا
نعمتوںین سے کسی ایک کا بہی لطف نہ اُٹھایا یا اون سے مستفید نہ ہوا ہو۔ اِسکو
بہی جانے دیجئے کسی ایسے شخص کی حالت پر غور فرما لیجیے جو اپنے آپ کو
مصائب اور تکلیفات مین ہر وقت پہنسا ہوا پاکر ہمیشہ اوس خدائے ذو الجلال
کا شاکی رہا ہو یا جسنے اپنے آپکو ہر طرح سے بدنصیب سمجہ لیا ہو۔ اِن کی
حالت پر غور کرنے سے آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ بہی تو اوسکی نعمتون سے
محروم نہین ہین۔ تمام دنیا مین ایک متنفس بہی آپ کو ایسا نہ ملے گا جس کے
ہونٹون تک اوسکی چشمۂ فیض کا ایک قطرہ شیرین بہی نہ پہونچا ہو اس دنیاوی ترتیب

اور انتظام کو ہر جاندار اپنی حیثیت کے موافق آج مستفید ہو رہا ہے کیا آپ نعمت نہین سمجھتے -؟ اسکو بھی جانے دیجیئے جو نعمتین خدا کی جانب سے ہمکو مفت مل رہی ہین اگر ہم اونکے لئے شکر ادا بھی نہ کرین تو یہ نعمت کیا کم ہے کہ وہ ہم مین ہے -؟ نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ -

## نمبر ۲

کیا یہ تمام نعمتین جن سے تم مستفید ہو رہے ہو خدا نے تمکو عطا نہین فرمائین تو پھر یہ تمام چیزین جنکے آج تم مالک بنے بیٹھے ہو تم کہان سے لائے - انھین مین سے کچھ تو تم اورونکو دیتے ہو نہین بھی دیتے ہو - اپنے پاس ہی رکھتے ہو - اور جبر سے بھی حاصل کرتے ہو - بھلا بتلاؤ تو کہ کہان سے یہ تمام چیزین آئین جنکا شمار بھی تمکو معلوم نہین اور جو تمہاری آنکھون اور کانون کو محظوظ کر کے تمہاری عقلون کو زیادہ کرتی رہتی ہین ؟ تمہاری بدکاریون اور فضولیات کے لطفونکو دوبالا کرنے والی صدہا چیزین کون تمکو دیتا ہے ؟ تمنے کبھی اس بات پر کیا غور نہین کیا کہ یہ چیزین تمکو اس کثرت سے ملتی ہین کہ ضروریات رفع کرنے کے علاوہ انکی کثرت نے تمکو نازک دماغ اور نازک مزاج بھی بنا دیا ہے ؟ ہزارہا ثمردار درخت جنکی قسمون کا بھی پتہ آجتک کیکو نہین چلا - یہ مزے مزے کے ساگ اور ترکاریان جو تمہاری تندرستی کے لئے اطبّا لازمی

بتلاتے ہین کہان سے تمکو پہونچتے ہین اور کون پیدا کرتا ہے ہر فصل کے موافق سیکڑون قسم کی غذائین جنکو کاہل سے کاہل شخص بہی اپنے مکانون مین بیٹہے ہوئے منگا لیتا ہے آخر کون دیتا ہے۔ صدہا قسم کے خشکی اور تری کے جانور اور بعض ایسے بہی جو اونچے اونچے آسمانون سے اوتر کر ہماری غذا بنتے ہین آخر یہ سب کسکے پیدا کئے ہوئے ہین۔ قصہ مختصر یہ کہ قدرت نے ایک شے بہی ایسی نہین پیدا کی ہے جس سے ہم فائدہ نہ اوٹہاتے ہون اور جو ہمارے کام نہ آتی ہو۔ آخر یہ سب کسکے عطیہ ہین؟ بہے دریا۔ انمین سے بعض تو زمین کے بڑے بڑے قطعات کو گہیرے ہوئے اپنی سیرابی اور شادابی پہونچانے کی حالتون سے کروڑہا منافع لوگون کو پہونچا رہے ہین۔ جو گہرے ہین اونمین جہاز چلتے ہین انکے ذریعہ سے تجارت ہوتی ہے اور اس طریقہ سے غیر ملکون کی چیزین ہم تک برابر پہونچتی رہتی ہین۔ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ ملائکہ ۲۲ پارہ۔ ترجمہ اور سمندر دو قسم کے ہوتے ہین اور وہ دونون سمندر ایک قسم کے نہین ہین۔ ایک ایسا ہے کہ اوسکا پانی میٹہا خوش ذائقہ خوش گوار ہے اور ایک ایسا ہے کہ اوسکا پانی کہاری کڑوا ہے اور باوجود اس اختلاف کے ہم تم دونون قسم کے

دریاؤن مین) سے (مچھلیان شکار کر کے اوسکا ترد) تازہ گوشت کہاتے اور زیور (یعنی موتی) نکالتے جنکو پہنتے ہو۔ اور (اپنے مخاطب) تو دیکہتا ہے کہ کشتیان دریا مین (پانی کو میٹھا ہو یا کہاری) پہاڑتی چلی جارہی ہین تاکہ تم لوگ خدا کا فضل (یعنی تجارت کے فائدہ) ڈہونڈو اور تاکہ تم (اس کا) احسان مانو" اون جنگلون مین جو نزدن کے نزدیک واقع ہین اور جہان پانی نہونے کی وجہ سے کاشتکاری غیر ممکن ہے انہین دریاؤن کی سیلابی اونکی زمین کو سالکی مقررہ زمانہ مین سیراب کر کے قابل ترددبنا دیا کرتی ہے۔ ایسے چشمون کا ذکر کردینا بھی جنکے پانی سے مریضون کو شفا ہوتی ہے یہان ذکر کردینا بیموقع نہین ہے اور نہ اون چشمون کا جنکے ایک ہی کنارہ سے گرم اور سرد پانی نکلکر جاری رہتا ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ خدا کی کن کن نعمتونکو تم جہٹلاوگے۔؟

## نمبر ۳

تمکو اگر کوئی شخص زمین کا ایک چہوٹا سا بھی ٹکڑا (ایک بسوانسی) ہی دیدے تو سب تم کہتے پہروگے کہ فلان شخص نے مجکو وہ زمین دی ہے۔ تو پہر اس امر سے انکار کرتے کیا تمکو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اسقدر بے انتہا نعمتین جو اتنی بڑی وسیع دنیا مین پہیلی ہوئی تمکو مل رہی ہین کیا تمہارے لئے نہین ہین۔

اگر کوئی شخص تمہارے صندوق کو روپیون سے بہر دے تو تم اوسکے بہت بہت ہی ممنون ہو گے اور اوسکی بہت ہی بڑی عنایت سمجھو گے - مگر اسکو تم خدا کی نعمت نہین سمجھتے کہ اوسنے اسقدر بے انتہا دولت اور قیمتی دہاتین تمہارے استعمال اور صرف کے لیے زمین کے اندر پیدا کر دی ہین!! اسنے دریا جاری کر دیے ہین جو اپنے بہاؤ مین سونا - چاندی - پیتل اور لوہے جو زمین ہین ہین تمہارے استعمال کے لیے ظاہر اور نمایان کر دیئے ہین - اسکے علاوہ وہ طریقے بہی تمکو بتلا دیے ہین کہ ان دہاتون کو کہود کر اپنے کام مین لا سکتے ہو - اگر کوئی شخص تمکو ایسا مکان بخشدے جسکے ستون سنگ مرمر کے - جسکی چہتین اور چہت گیریان سنہری ہونے کی وجہ سے نہایت ہی خوشنما ہون تو کیا تم خدا کی اس عنایت کو عنایت نہ کہو گے کہ اوسنے تمکو ایک ایسا محل عطا فرما دیا ہے جسکی بنیاد بہت ہی مضبوط ہے اور جسکی زینت اور آرایش چہوٹے چہوٹے جیبین کے سے قیمتی ٹکرون سے کی گئی ہے اور نہ صرف یہی بلکہ قیمتی پتہرون کے بڑے ٹکرون کے ڈہیر بہی متفرق مقامات پر موقعہ سے لگا دیے ہین جسین کا چہوٹا سا ٹکڑا بہی اگر کسیکو ملجائے تو اوسکی خوبصورتی - نفاست دیکہکر ہم ششدر اور حیران رہجاتے ہین اور اوسکی قیمت بہی نہین لگا سکتے ہین اس محل کی چہت مین دیکہو تو دن کے وقت ایک قسم کی روشنی اور رات کو بہر دوسری قسم کی روشنی خود بخود ہوتی ہے تو کیا اب بہی تم انکار ہی کئے جاؤ گے کہ تمکو اس

ذات پاک سے کوئی نفع نہین ہونچتا۔ آخر تمنے چیزون کو فراہم کرکے اپنے پاس انکا انبار کیون لگار کہا ہے یہ تو ایک ناشکر گذار شخص کا کام ہے جسے آیندہ ملنے کی امید نہ ہو۔ اور پھر یہ بھی چاہتے ہو کہ تمہاری اس نامعقول حرکت کو کوئی دیکھے بھی نہین! یہ سانسین جو تم ہر وقت لیتے ہو کہان سے آئین۔ اور یہ آفتاب اور ماہتاب کی ایسی نعمتین جسکی روشنی مین دن اور رات اپنی زندگی کے متعلق تمام کاروبار کرتے رہتے کسنے پیدا کئے۔ خون کو پیدا کرکے تمہارے جسم کی تمام رگون اور پٹھون مین گردش کراکر حرارت غریزی کو جس سے تم زندہ ہو کون پیدا کرکے قائم رکھتا ہے؟ صدہا قسم کے گوشت جنکے ذائقہ اور جنکی خوشبو مین تمہاری اشتہا کو بڑہا دیتی ہین ان سب کا عطا کرنے والا کون ہے؟ وہ چیزین جو تمہارے شوق اور مسرتون کو دوبالا کردیتی ہین اور تکلیف کے وقت تمہارے آرام کے باعث ہوتی ہین تمکو کون دیتا ہے۔ دن رات جس عیش و آرام مین رہتے ہو وہ عیش اور آرام کسکی وجہ سے ہے۔ اگر تم خدا کے شکر گذار بندہ ہو تو بہ آواز بلند تمکو کہدینا چاہیئے کہ ءَاِلٰہٌ مَعَ اللّٰہِ خدا کے سوا اور کوئی نہین۔ یہ خدا ہی کا تو کام ہے جسنے معدودے چند مویشی نہین دیئے بلکہ اتنے جنسے تمام دنیا معمور ہے۔ یہ نہ صرف تمہارے بلکہ جنگلی جانورون کی بھی خوراک ہین جو جنگلون مین اپنی غذا کی تلاش مین ادہر اُدہر گھومتے پھرتے ہین۔ ان مویشیون کے لئے بھی جو دوسرون کی غذا ہین خیال تو کرو کہ کیسے کیسے وسیع اور سرسبز

چراگاہین طیار کردی ہین ایام گرما مین کھیتون کے کٹ جانے کے بعد موسم سرما
کے شروع ہوتے ہی اُنکے لئے دوسرے قسم کا سبزہ فوراً اُگا دیا جاتا ہے -
نی مین کیسی کیسی سُہانی اور سُریلی آوازین پیدا کردی ہین اس سے اواز پیدا کرنے
اور گانے کا طریقہ سبکو کسنے سکھلایا - جسقدر ایجادین علم موسیقی مین سرونین
تانون مین - راگ اور راگنیون مین ہوئین وہ سب آخر کسکی بتائی ہوئی ہین - جسطرح
کوئی انسان یہ نہین کہہ سکتا کہ اُسکے جسم کی بالیدگی اور وقت مقررہ پر اُسکا بالغ ہونا
اُسکا ذاتی فعل ہے اسیطرح وہ یہ بھی نہین کہہ سکتا کہ اُن تمام چیزون مین جنکا ذکر
اوپر ہوچکا ہے ایجاد اور اختراعون کا وقتاً فوقتاً ہوتے رہنا اُس شخص کا فعل
ذاتی ہے - سب سے پہلے ہمارے دووھ کے دانت ٹوٹتے ہین اور زمانہ
شباب کے طے کرنے کے بعد ہمارا زمانہ بلوغیت آتا ہے یہ وہ زمانہ ہے
جبکہ جسم مین زمانہ گزشتہ سے زیادہ طاقت ہوتی ہے اور تندرست ہونے کے
علاوہ اُنکی خوشنمائی پوری - اس زمانہ کے گزرجانے کے بعد ہم عمر کے آخری
درجہ مین پہونچتے ہین جو زندگی کی رفتار کو ختم کرکے اُسکو انجام بخیر کردیتا ہے -
پیدایش ہی کے وقت اِن تمام تغیرات کے اسباب ہمارے ساتھ پیدا کردیے
جاتے ہین اور وہی قادر مطلق تمام قوتون کو جو ہم مین پوشیدہ ہین وقت مقررہ
پر ہم مین ظاہر اور نمایان کرتا رہتا ہے -

## نمبر ۴

جو کہتے ہین کہ فطرت نے ہمکو یہ تمام چیزین عطا کی ہین اور فطرت ہی ہم مین یہ تغیرات پیدا کرتی رہتی ہے کیا وہ یہ نہین سمجھتے کہ بجاے اِسکے کہ "خدا" کہین وہ "فطرت" کہتے ہین ؟ فطرت کہا جائے یا خدا نام کے تغیر کے سوا دونون ایک ہی ہین - خدا ہی کے بناے ہوئے قواعد پر نظام دنیا قایم ہے سب اُنکی پابندی کرتے ہین اور ہر جگہہ اُنہین پر عمل درآمد ہوتا ہے خدا کا نام جو چاہو رکھہ لو - مگر وہی جس سے اُسکی عظمت اور اُسکا جلال ظاہر ہوتا ہو - اُسے "قادر مطلق کہو یا رحیم - قوی" یا قہار، قیوم" یا مجیب" یا قایم" سب زیبا ہے مجیب کے نام سے اُسے رومن لوگ اوسوقت سے پکارتے ہین جب کسی جنگ مین شکست کہانے کے قریب اپنی فتح کے لئے اُنہون نے دل ہین خدا سے دعا مانگی تہی اور خدا نے اُنکی دعا کو قبول کر کے اُنہین فتح نصیب کی چونکہ ہر شے اوسکی ذات سے قایم ہے لہذا "یا قایم" کا نام بہی غیر موزون نہین ہے - اگر تم اُسے مقدر کہو یا قسمت تب بہی صحیح ہے اِس لئے کہ یہ بہی اُسکے قبضہ قدرت مین ہے - وہی ہے جو سب سے اول ہے - اُسکے بعد سب کچہہ ہوا - اور وہی ہے جو سب سے آخر ہوگا - المختصر جسقدر اُسکی ذات مین صفات ہین اُنہین سے ہر ایک کے مطابق اُسکا نام رکہا جا سکتا اور اُسی نام سے وہ پکارا بہی جا سکتا ہے -

## نمبر ۵

بعض خداکو فاور لیبر یعنی یا بدیع الملک کے نام سے پکارتے ہین - اسلیئے کہ اول اول اوسنے تمام چیزین بلانمونہ پیدا کین - تمون مین خاصیت اور قوت روئیدگی بخشی - بعض اسکو بڑا ہی قوت والا کہتے ہین کوئی اُسے یا عدل" کے نام سے پکارتا ہے اسلیئے کہ انصاف کے متعلق جتنے قوانین اور قواعد اسوقت تک مرتب ہوئے ہین اُن سب کا تعلق اُسی کی ذات پاک سے ہے - تم جس نام سے چاہو اُسے پکارو - وہ تمہاری طرف رجوع ہوکر تمہاری دعاؤن کو سُنے گا - اپنے کام پورے کرنے مین وہ کسیکا محتاج نہین اور جو لوگ اُسکا نام "فطرت" رکھتے ہین وہ صرف یہ دکھلاتے ہین کہ کہانتک دیدہ ودانستہ وہ اپنی ناسپاسی کا اظہار کرتے ہین - اگر خدانخواستہ اُنکا یہ یقین بھی ہے کہ یہ تمام نعمتین اُنکو واقعی "فطرت ہی نے دی ہین نہ کہ "خدا" نے تو اُنکے کفر مین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا - میرا نام ای نس - لیوشمس سنیکا ہے اگر میرا کوئی قرضدار یہ کہے کہ مین ای نس یا لیوشمس کا قرضدار ہون تو کیا اس سے مین مراد نہین ؟ میرے عرفی نام لینے سے قرضداری اور قرضخواہی کی حیثیت مین ہرگز فرق نہین پڑسکتا - تم کسیکو اُسکے ذاتی نام سے پکارو - یا عرفی یا صفاتی سے اُس سے وہی اصلی شخص مراد ہوگا - اسیطرح اُس خدا کو مقدر کہو - یا قسمت یا فطرت اِس کہنے سے مراد خدا ہی سے ہے - یہ سب صفاتی نام خدا ہی کے تو ہین جسنے اپنی قوت کو متفرق طور پر استعمال کرکے اپنے لیئے اُسیقدر متفرق

نام بھی پسند فرمائے - جب روح کسی متفرق اجزاء انصاف - یکدلی - یکجہتی - وہ اندیشی
کریم النفسی اور اعتدال کے اسمون سے موسوم ہو کر تمکو مسرت بخشتے ہین -
تو خود روح ایسی لطیف شئے سے جو بذات خاص تمہارے جسم کے اندر موجود
ہے مسرت حاصل نہونا کیا معنی ؟

## انسانیت مین الوہیّت

لیوسی لس ! اگر اپنی تحریر کی طرح تم اپنے قلب کو بھی پاک اور صاف کرنے کی
کوشش کرتے تو تمہارا یہ فعل تمہارے حق بہت ہی بہتر ہوتا - اگر تمکو نیک نفس
ہونے کی نعمت حاصل نہین ہے تو اُسکے حاصل کرنیکے لئے خدا سے تمکو ہر وقت دعا
مانگنا چاہیئے - قبولیت دعا کے لئے یہ لازمی نہین ہے کہ ہاتھ اُٹھائے بغیر
دعا قبول ہی نہو - نہ یہ ضروری ہے کہ داروغہ بتخانہ کی معرفت تمسے اور بتون سے
اول گفتگو ہی ہو جائے - تمکو جاننا چاہیئے کہ خدا ہر وقت تمہارے ساتھ ہے -
تمسے نزدیک ہے بلکہ تم مین ہے (نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد)
لیوسی لس ! تمکو یہ بات جتلا دینا مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ ہم سبھون کے جسم مین
"پاک روح کا قیام ہے - ہمارے افعال نیک یا بد جو کچھ ہمسے سرزد ہوتے
ہین اونکی وہ بخوبی نگرانی کرتی ہے اور اُن پر بطور مبصر کے ہے - ہم جیسا برتاو
اُسکے ساتھ کرینگے اُسکا برتاو بھی ویسا ہی ہمارے ساتھ ہوگا - ہر نیک شخص کے

دلمین خدا کی موجودگی پائی جاتی ہے - بلا امداد خدا مقدسے کوئی شخص سبقت نہین لیجا سکتا - خدا ہی ہمیشہ عمدہ اور نیک خیالات دلمین ڈالکر ہمکو نیکی کی ہدایت کردیا کرتا ہے ہر نیک شخص کے دلمین خدا کی کوئی نہ کوئی صفت پائی جاتی ہے -

یہوسی لس! اگر اتفاقیہ کبھی تم ایسے جنگل مین جانکلو جسمین بڑے بڑے اور بہت ہی پرانے درخت ہون ایسے گھنے اور اونچے کہ جنکی شاخین آپسمین ملکر آسمان کو تمہاری نظر سے ایسا چھپائے ہون کہ وہ کوسون تک نظر نہ آ سے تو اس جنگل کے وسعت - سنسناہٹ اور تاریکی ضرور ایک قسم کا خوف اور رعب تمہارے دل مین پیدا کرکے تمکو خدا کی یاد دلادے گی ؟ ایسی ہی کیفیت اُن گہرے اور عمیق غارون کے دیکھنے سے بھی ہوجاتی ہے جو کسی اونچے اور خوفناک پہاڑ کی کھومین قدرتاً واقع ہوجاتے ہین - اور یہ تو تمہاری دیکھی ہوئی روزمرہ کی باتین ہین کہ بڑے بڑے دریاون کے منبع اور چشمون کی پرستش تو ہزارون آدمی کیا کرتے ہین - کسی گہرے مقام سے یکایک سوتے کا جاری ہوجانا اور تعجب خیز ہونے کی وجہ سے اوسکا قابل پرستش سمجھا جانا کوئی غیر معمولی بات نہین ہے گرم پانی کے چشمون کی پوجا تو ہوا ہی کرتی ہے - گہرے تالابون مین کوئی نہ کوئی بات متبرک مان ہی لیجاتی ہے - یہوسی لس! جب لوگون کی حالت ایسی ہے تو کیا ایسے شخص کے دیکھنے سے جو خطرات آیندہ سے مُبرّا ہو - خواہشات نفسانی جسکے پاس سے ہوکر بھی نہ گزرے ہون - مصائب مین جو مطمئن ہو اور تکلیف

و پریشانی کے زمانہ مین جسکے قلب کو پورا سکون ہو اور جو مزید ان اہلین خوبیون کی وجہ سے اپنے ہمعصرون مین باعظمت بہی سمجھا جاتا ہو تو کیا ایسے پاکباز اور پاک نفس شخص کے دیکھنے کے بعد بہی تمہارے دل مین یہ خیال پیدا ہوگا کہ ایسے متبرک شخص کے جسم مین جو روح ہے وہ واقعی اُس مین خدا کی جانب سے امانت رکھی گئی ہے اور جو اس جسم سے بدرجہا پاک ہے؟ خدا کی برکتین تو روح پر نازل ہوتی ہین - وہ دل جو نکوئی اور اعتدال پسند ہے معاملات دنیاوی کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے - ایسی باتون سے متنفر رہتا ہے جو دلمین بیم و رجا پیدا کرنیوالی ہین - بیشک یہی وہ دل ہے جسمین خدا کے نور کا جلوہ تسکر ملے گا - اتنی بڑی باعظمت شے اور خدا کے نور سے خالی ہو! یہ ہو نہین سکتا

| | |
|---|---|
| پرتو حسنت نہ گنجد در زمین و آسمان | در حریم سینہ حیرانم کہ چون جا کردہ |

ایسے شخص کی طبیعت کا رجحان زیادہ تر خدا ہی کی جانب رہتا ہے جسطرح آفتاب کی شعاعین زمین پر پہیلی ہوتی ہین مگر آفتاب سے علیحدہ نہین ہوتین - یہی مثال اور یہی کیفیت ایک پاکباز اور پاک نفس شخص کی بہی ہے - اسکی روشنضمیری کا کیا کہنا! اپنے آپ مین شان الوہیت کو موجود پاکر اپنی نکوکاری کے علاوہ کسی دوسری شے پر وہ بہروسہ کرے ہی گا نہین - چونکہ کسی ذات مین ہو تو اسکی بابت اُسکی تعریف کیسی؟ اگر کوئی شخص اُس شے کی وجہ سے اپنی تعریف کرانا پسند کرے جو فوراً ہی دوسرون پر منتقل ہو سکتی ہے تو اُس سے زیادہ اُس شخص کی

حماقت اور کیا ہوگی؟ دانہ مین سونے کی لگام لگا دینے سے تو گھوڑے کی حیثیت بدل نہین سکتی - پالو ہو جانے کے بعد دیکھو شیر کیسا خوار او ر ذلیل سمجھا جاتا ہے - خوف کی وجہ سے وہ اپنے پالنے والے کے حکم کے مطابق کام کرتا ہے ایک حالت تو یہ ہے جو محض مصنوعی ہے - دوسری یہ کہ وہ جنگل مین آزاد ہے اِس حالت مین انسان پر اُسی تیزی سے حملہ کرتا ہے جیسے کہ فطرت نے اُسے سکھلایا ہے - اُسکے خوفناک اور خوبصورت ہونے مین ذرا سا بھی شبہہ نہین - مجبوری اور قید کی حالت مین رہنے سے اپنی نیچرل عادت کے ساتھہ اُسکا آزاد رہنا بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے - چاہے وہ کمزور اور ناتوان ہی کیون نہو - ایسے شیر کی مانند انسان کو بھی صرف اُنہین خوبیون کے لئے فخر کرنا چاہیئے جو اُسمین موجود ہون - انگور کی شاخین اسی لئے تو اچھی ہین کہ کثرت سے بار ور ہونیکے بعد اُن انگورون کے بوجھہ سے نیچے ہی کو جھک جاتی ہین - اگر انگور کی پتیان سونے کی ہو جائین تو کیا کوئی سمجھدار شخص صرف سونے کی ہو جانے کی وجہ سے اُنہین پسند کرے گا؟ جسطرح انگور کے درختون کی تعریف انگورون کی وجہ سے کیجاتی ہے - اسیطرح انسان کی تعریف جب ہو سکتی ہے کہ اُسمین انسانیت ہو اور وہ خوبیان بھی جو انسان کے لئے ضروری اور لازمی ہین - کثیر التعداد ملازم رکھنے - وسیع اور نفیس مکان کے مالک ہو جانے - باغ زمینداری یا سیر کے زیادہ ہونے اور سود خوری کے ذریعہ سے دولت کمالینے سے اگر کوئی شخص اپنے آپکو

قابل تعریف سمجھنے لگے تو یہ اُسکی غلطی ہے۔ ایسا خیال کرنیوالے شخص کو جان لینا چاہیئے کہ یہ سب تعریفین اُسکے جسم کی ہین۔ نفس کی نہین۔ اُس خوبی یا اُس نیکی۔ یا اُس بات کی مدح کرنا اور ہونا بھی چاہیئے کہ جو ممدوح کی ذات سے نہ علیحدہ ہوسکین اور نہ اُس سے منتقل۔ جب یہ حالت ہوجائے تو صرف اُسی قوت نیکی کا اصلی ممدوح اور مصداق وہی شخص سمجھا جائیگا کہ جسمین وہ نیکیان ہونگی یوسی لس با ممکن ہے اسموقع پر تمہارے دلمین یہ سوال پیدا ہو کہ آخر وہ کیا شے ہے کہ جو ہمسے نہ چھینی جاسکتی ہے اور نہ منتقل ہوسکتی ہے؟ اسکے جواب مین مین بتلائے دیتا ہون کہ یہ شئے "نیک نفسی" ہے۔ انسان کو عقل سلیم عطا کی گئی ہے اسکے ذریعہ سے اگر اُسنے اپنی زندگی کے تمام فرائض پورے کر لئے تو گویا اُسنے اپنی نکوکاری کو انتہائی درجہ تک پہونچا کر اُسکی تکمیل کرلی۔ عقل نے جو بات حاصل کی وہ یہ ہے کہ قواعد فطرت کے موافق زندگی بسر کرنا بہت آسان امر ہے مگر ہماری حماقتون اور مجنونانہ حرکات نے ثابت کر دیا ہے کہ زندگی خوشی سے بسر کرنا کتنا مشکل ہوگیا ہے۔ ہم ایک سے بدکاریان سیکھتے اور دوسرون کو سکھاتے ہین۔ مگر افسوس کے قابل اُن لوگون کی حالتین ہین جو حقیقت مین بدکار تو ہین مگر زمانہ کی نظرون مین وہ نکوکار سمجھے جاتے ہین۔ ایسے لوگون کو راہ راست پر لانے کی کوئی سبیل نہین ہے۔

## اوسی زندگی سے خوشی حاصل ہوسکتی ہے جو صرف نکوکاری مین بسر ہوئی ہو

لیوسی لس! تمہارے خط نے مجھے مسرور ہی نہین کیا بلکہ تازہ دم بھی کیونکہ اب بوجہ ضعیفی کے مین تھک چلا ہون۔ اس خط نے میری قوت حافظہ کو بھی جو دہیمی اور سست ہو چلی تھی تازہ اور تیز کر دیا۔ لیوسی لس! اس خیال کو اپنے دل مین جگہہ دینے کے لئے کونسی شے تمہین مانع ہے کہ پاک زندگی بسر کرنے کے لئے جو سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے وہ صرف اس بات کا سچا عقیدہ ہے کہ دنیا مین صرف ایک ہی شے نیک ہے یعنی "نیکی" وہی شخص آرام سے رہ سکتا ہے جسنے اپنے کامونکو نیکی کے متعلق کر دیا۔ اسکے علاوہ اگر کسی نے کوئی اور طریقہ اختیار کیا اور کسی اور فعل کو اچھا سمجھا تو گویا اوسنے اپنے آپکو زمانہ کے قبضہ مین دیکر دوسرون کی راے پر اپنی نکوکاری کا انحصار کر دیا۔ دنیا مین پریشانیان صدہا قسم کی ہین۔ ایک شخص اپنی اولاد کے غم مین نوحہ گر ہے۔ دوسرا مریضون کی تیمارداری مین مصروف ہے تیسرا اسلئے مغموم ہے کہ اوسکے ساتھہ کسی نے کوئی دغابازی کا فعل کر کے اوسکو نقصان پہونچایا ہے۔ کوئی دوسرے شخص کی منکوحہ بی بی پر عاشق زار ہے۔ کوئی اسلئے کہ وہ اپنا ہی عاشق ہے۔ کوئی سرزنش یا فہمایش کو اپنے

حق مین برا جانتا ہے۔ بعض کے حق مین اُنکے عہدے ہی بلائے جان ہین۔ مگر سب سے بڑی پریشانی اُن مبتلایان مصیبت کی ہے جنھون نے موت کو اپنا دشمن سمجھ رکھا ہے۔ ہر وقت اُن کو اُسیکا خوف رہتا ہے۔ اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے چارون طرف وہ حلقہ کئے ہوئے ہے۔ کسی سمت سے وہ اپنے آپ کو محفوظ نہین سمجھتے۔ جب تک یہہ خوف اُنکے دل سے نہین نکلے گا وہ ہر وقت ایسے پریشان رہین گے کہ گویا دشمنون کے نرغہ مین پھنس گئے ہین یہ لوگ ذرا سے کھٹکے پر پلٹ کر دیکھنے لگتے ہین اور اسی وجہ سے ہر وقت شکستہ خاطر اور مضمحل رہتے ہین۔ ایسے لوگ بھی تمہاری نظر سے گذرے ہونگے جنکی جائدادین ضبط ہوگئین۔ جلاوطن کردئے گئے۔ اور ایسے بھی جو بہت ہی افلاس کی حالت مین شروع ہی سے ہین۔ افلاس کی یہ حالت واقعی نہایت ہی زبون اور خراب ہے! ایسے لوگون کو بھی تم نے دیکھا ہوگا جو جہاز کے تباہ ہوجانے کے بعد بمشکل اپنی جان بچا پاتے ہین یا ایسے ہی کسی اور صدمہ مین مبتلا ہوچکے ہین۔ یا جو اپنے اعزا اور اقارب کے حسد بیجا کے (جو بہت ہی خطرناک شے ہے) دہوکے ہی دہوکے مین شکار ہوگئے جب آندہی آنے کا موسم نہو اور نہ امید۔ تو آندہی کا آنا اور بجلی کا تڑپنا کیسا غیر معمولی معلوم ہوتا ہے اُسکے زور شور اور کڑک سے تمام لوگ خوف زدہ ہوجاتے ہین اور سبھون پر اُسکا اثر یکسان ہوتا ہے اُسکی تڑپ کی کیفیت کو جو لوگ نزدیک سے

مشاہدہ کرتے ہین وہ بھی ویسے ہی سٹ پٹا کر رہجاتے ہین جیسے کہ وہ جن پر
بجلی گرنے کا سانحہ واقعی گذر جاتا ہے۔یہی کیفیت اُن حوادثات او رصدمات
مین مبتلا ہوجانے والون کی بہی ہوتی ہے جواُن مین اتفاقیہ پہنس جاتے ہین
ایک شخص تو مبتلائے بلا ہے مگر دوسرون پر اُسکا اثر یہ پڑتا ہے کہ وہ بھی خوف زدہ
ہوجاتے ہین۔صرف اس خیال سے کہ کہین وہ بھی ویسی تکلیف مین مبتلا
نہو جاوین۔یکایک مبتلائے بلا ہو جانیوالے اپنے حالات سے مشاہدہ کرنے والون
کو متعجب اور پریشان بنادیتے ہین۔بندوق کی خالی آواز جسطرح طیور کو ڈرادیتی
ہے اوسیطرح جب کسی طرف سے کسی کی کوئی صدائے جگر خراش اتفاقیہ سننے
مین آتی ہے تو اُنکے دل بہی دہل جاتے ہین۔جس شخص کے قلب کی یہ کیفیت ہو
کیا وہ کبھی آرام سے رہ سکتا ہے؟ خوف کے ساتہ زندگی اچھی طرح بسر ہو نہین
ہوسکتی۔ہر وقت مشکوک حالت مین رہنا زندگی کو نہایت خراب طریقہ سے بسر
کرنا ہے۔وہ دل جو حوادثات زمانہ سے اثر پذیر ہوتا رہتا ہے غیر ممکن ہے کہ آرام
اور امن سے رہ سکے۔اطمینان سے رہنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے
کہ کوئی شخص اپنی خوش اقبالی کی پروانہ کرکے صرف اوسی فعل کو اچھا سمجھے جو واقعی
"نیک" ہے۔اسکے علاوہ اگر کسی اور طریقہ پر عمل کیا گیا تو گویا زمانہ نے اوس کو
اپنا دست نگر بنالیا۔محتاجون کی طرح یہ شخص اُسکی عنایتون اور اُسکے عمدہ سلوک
کا منتظر رہے گا۔فرض کرلیجیے کہ لوگون کو جاہ و منصب دولت و عزت اور عمدہ

تقسیم کرنے کا اختیار اگر کسی آسمانی فرشتہ کو دیدیا جاوے اور اُسکو یہ حکم دیا جاے
کہ وہ اوپر سے تقسیم کرے اور یہ بھی فرض کر لیجئے کہ اُسکے حاصل کرنے کے لیے
دنیا مین ایک جم غفیر جمع ہو۔ اگر یہ عہدے وغیرہ مجسم بنا دیئے جائین تو آپ اندازہ کرسکتے
ہین کہ اُن مین سے کتنے صحیح وسالم ہم تک پہونچ سکتے ہین؟ اتفاق سے اگر صحیح
سالم ہم تک پہونچ بھی جائین تو یہ دیکھنا باقی رہ جائیگا کہ ہماری بے ایمان طبیعتون
کی وجہ سے کہانتک آپسمین وہ برابر تقسیم ہوسکین گے؟ اس لوٹ کھسوٹ اور
کشاکشی کے دیکھنے کا اتفاق ہر شخص کو ہوا ہوگا کہ ایسے لوگون کے ہاتھون اور
جسم کی کیا کیفیت ہوجاتی ہے۔ انکے جسمون کو چوٹیل اور ہاتھونکو اکثر لہولہان بھی
دیکھا گیا!! لوٹ مین اکثر چیزین ایسے لوگون کو ملجاتی ہین جنکی قدر انہین قطعی نہین ہوتی
بعض اور زیادہ حاصل کرنے کی کوشش مین ہاتھ مین آئی ہوئی چیزونکو بھی کھو بیٹھتے
ہین اور پھر اسی کی بازیافت کی فکر مین اپنا وقت ضائع کر دیتے ہین۔ یہ بھی ہوتا ہے
کہ جب ایک کا خیال اور زیادہ حاصل کرنے کی طرف ہوتا ہے تو دوسرا شخص موقع
پاکر اُسکو ہاتھ سے چھپٹ لیجاتا ہے! ان سب کا ماحصل یہ ہے کہ اس جم غفیر
مین سے ایک شخص بھی ایسا نہ ملے گا جو خوش ہو۔ نہ تو پانیوالا۔ نہ۔ نپانیوالا۔ عقلاء
جاہ ومنصب کے زہر آلود نقصان سے چونکہ واقف ہین لہذا ان سے احتراز
کرتے ہین وہ خوب سمجھتے ہین کہ ان مین فائدہ کم ہے مگر نقصان زیادہ۔ پیچھے ہٹنے
اور بھاگنے والے شخص سے کوئی نہین لڑتا۔ زور آزمائی کا موقعہ جب ہی ہوتا ہے

کہ جب دونون فریق مقابلہ پر تلے ہون۔ عزت جاہ و منصب اور دولت حاصل کرنیوالونکی یہ حالت ہے کہ وہ سب لوٹنے مین ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنیکے لئے طیار بیٹھے ہین!! اونکی خواہشون نے اِن کو اندھا کر رکھا ہے اور اسی لئے اُنکے حاصل کرنے کی فکر مین وہ سب مبتلا اور پریشان ہین۔ وہ یہ چاہتے ہین کہ اُسکے سیکڑون ہاتھ ہو جاوین تاکہ ہر چہار دون طرف سے بہی اُنہین لوٹکر اپنا گھر بہر لین۔ لیوسی لسس ہم متذکرہ بالا دونون حالتون کا مقابلہ کرکے دیکھو کہ ادنمین سے تمہارے نزدیک کونسی حالت بہتر اور عمدہ ہے۔ وہ چیزین جو ہمارے شوق اور خواہشون کو بہڑکا دیا کرتی ہین ہمارے خیال کے مطابق ہمکو بہت دیر مین ملتی ہین۔ یہ سچ ہے حصہ رسد کے خیال سے وہ بہت ہی کم مقدار مین ہونگے اسلئے کہ اُنکی خواہش سب کو ہے۔ ہم تو چاہتے ہین کہ اور پر سے گرتے ہی تنہا اُنکو اُچک لیجائین۔ اگر پا جائین تو بہت ہی خوش ہوتے ہین۔ اور یہ نہین سمجھتے کہ جن لوگون کو نہین ملے ہین وہ ہمپر کسقدر حسد کرینگے۔ ایسی شئے کے ملنے سے جو ملے تو کم۔ مگر جسکی وجہ سے حاسد پیدا ہو جائین زیادہ اگر سچ پوچھو تو میری رائے مین اُسکا نہ ملنا ہی اچھا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم اُنکو اُنہین لوگون کے لئے چھوڑ دین جو اُنکی خواہش مندان اور جو اُنکے حاصل کرنے کے لئے سرگردان و پریشان ہون۔ اپنا شوق اُنہین پورا کرنے دو یقیناً ایسے موہوم چیزون کے ملنے کی امید کرنے سے وہ کبھی خوش نہ رہینگے خدا کی برکات سے جو مستفید ہونا چاہے اُسکو چاہیئے کہ دنیا مین صرف ایک ہی کام

کرے یعنی "نیکی" اُسکی راے مین اگر یہ عمدہ کام نہین ہے بلکہ کوئی اور ہے
تو اُسکے یہ معنی ہین کہ اُسکو خدا کی قدوسیت مین کوئی شبہہ ہے ممکن ہے کہ اسکا
یہ خیال اسوجہ سے ہو کہ نیکی اگر خدا کے پسند ہوتی تو نیک کیون مبتلاے بلا ہوتے
یا شاید اس سبب سے کہ جو چیزین اُسکی جانب سے ہمکو عطا کی گئین ہین وہ سب
حادث ہین - اگر ان خیالات کو وہ صحیح بھی سمجھتے ہین تو وہ ضرور اللہ جلشانہٗ کے
عطیات کی ناشکری کرتے ہین - وہ گویا اس بات کے شاکی ہین کہ روزمرہ اُن کو
عمدہ عمدہ چیزین کیون نہین دی جاتین اور جو دی بھی جاتی ہین تو وہ اسقدر قلیل کیون
اور پھر انکا ملنا اسقدر غیر یقینی کیون ہے اُسپر یہ اور غضب کہ فوراً ہی واپس بھی لیجاتی
ہین ان تمام خیالات سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہی ہے کہ ایسے لوگ زندہ رہنا بھی
نہین چاہتے اور نہ مرنا - زندگی کی حقارت کرتے اور اُسکو اس وجہ سے ذلیل
سمجھتے ہین کہ تمام دنیا کی عمدہ اور بیش بہا چیزین اُنکے پاس کیون نہین ہین اور
دوسری طرف موت سے بھی ڈرتے ہین - اُنکے یہ خیالات بیکار سے ہین
اور ایسی حالت مین کوئی خوشی اُنکو کبھی تسکین نہین دیسکتی سبب یہ ہے کہ
اُن مین ابھی خوبیون کی پوری تکمیل نہین ہوئی ہے کہ کوئی اور خوبی پھر اُن پر فوق
نہ لیجاسکے - جب کاملیت کا درجہ اُن کو حاصل ہو جائے گا تو اُنکی ناجایز اور
بیہودہ خواہشین اُس حد تک پہونچکر خود بخود رک جائینگی - جو سب سے اعلیٰ ہے
اُس سے اعلیٰ تر پھر کوئی شے ہو نہین سکتی - لیوسی لس تم ضرور یہان یہ سوال

کروگے کہ "نیکی" کو کسی اور شے کی ضرورت کیون پڑتی - اسلیئے کہ "نیکی" صرف
موجودہ باتون ہی سے دلچسپی رکھتی تھی اور آیندہ ہونیوالی باتون سے قطعی نفرت
اُسکی نظر مین کوئی چیز با عظمت نہین ہے اسلیئے کہ ہر چیز اُسکے لئے کافی ہے -
اگر تمکو اس سے اتفاق نہین تو یہ جاننا کہ نور ایمان اور خدا کا خوف تمہارے دلمین
ذرہ برابر بھی نہو گا یہی دونون زیادہ تر بھلائی کیطرف رجوع کراتی اور برائی کیطرف سے
قطعی نفرت پیدا کرادیتی ہین جسنے اِن دونون کے علاوہ کسی اور شے کو اچھا
سمجھکر "ایمان" سے زیادہ اُسکی قدر کی اُسکی طبیعت اور مزاج مین استقلال
قائم نہین رہ سکتا نہ علو حوصلگی کا پتہ ملے گا اس لئے کہ یہ دونون اُس شخص کے
دل اور دماغ مین قایم نہین رہ سکتی جسنے کہ تمام چیزون سے جنکی عموماً عام لوگ
خواہش کرتے ہین نفرت کرنا سیکھ نہ لیا ہو - عنایت شفقت مہربانی اور نیک نیتی
وغیرہ بھی ایسے لوگون مین مشکل پائی جائینگی - قصہ مختصر یہ کہ دو باتین ماننا پڑینگی
یا تو یہ کہ اُن باتون کا جو اچھی کہی یا بتلائی جاتی ہین کہین وجود نہین ہے اگر ہے تو
انسان خدا سے بھی زیادہ نیک ہے - بیقاعدہ مسرتین - دعوت وغیرہ کے واہیات
صرف - بیہودہ شوق جو انسان کو فریفتہ کر کے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہین یا اور
باتین جنکو ہمارے مخالف عمدہ اور اچھی کہتے ہین وہ خدا کی ذات مستجمع صفات مین
پائی نہین جاتین - پس اس سے یہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یا تو خدا کی ذات مین موجود
نہونے سے وہ باتین عمدہ نہین سمجھی جا سکتین یا یہ کہ اُس ذات پاک مین اِن کی

عدم موجودگی سے کتنا معقول ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ چیزین اچھی نہین
ہین - علاوہ اسکے بہت سی باتین جو اچھی بتلائی جاتی ہین بہائم مین زیادہ پائی جاتی
ہین - بمقابلہ انسان کے جانور اور بہائم کہاتے زیادہ ہین - اُنکو آپسمین محبت
بھی زیادہ ہوتی ہے اُنکے شہوانی جوشش بھی بہت بڑہے ہوئے ہین - اونمین
قوت بھی بمقابلہ انسان کے زیادہ ہے اور دیرپا - اور اگر اس سے ہم یہ نتیجہ
نکال لین کہ بمقابلہ انسان کے وہ زیادہ محظوظ ہین تو بیجا نہوگا! اُنکے درمیان
مین دہوکہ بازی اور تصنع قطعی نہین ہے - وہ اپنی خوشیون سے زیادہ لطف
اُٹہاتے ہین - اس لئے کہ اُن سے لطف اُٹہانے کے وقت نہ تو اُنکو
کسی کا خوف ہوتا ہے نہ کسیکا لحاظ نہ شرم - چونکہ یہ باتین خدا مین نہین ہین
اگر کسی انسان مین ہون تو کیا وہ نیک کہا جا سکتا ہے؟ اگر کہا جا سکتا ہے
تو اسکے یہ معنی ہوئے کہ انسان ضعیف البنیان نعوذ باللہ نکوئی مین خدا جل و علا
پر بھی سبقت لے گیا - !! "اصلی نیکی" کو بکوشش حاصل کر کے قلب مین جگہہ دینا
چاہیے جو اُسکا اصلی مقام ہے - اُسکی عظمت اوسیوقت ذلیل ہو جاتی ہے کہ
جب وہ اپنے اصلی مقام سے منتقل کر کے کسی ادنی مقام مین لاکر رکھی جاتی ہے
خصوصاً جبکہ اُسکا مقام بجائے دل کی قوت شہوانی سے کر دیا جائے جو بمقابلہ
انسانون کے جانورون مین زیادہ پیدا کی گئی ہے اصلی درجہ کی جو مسرت ہے
اُسکا تعلق گوشت اور پوست سے نہین ہے وہ ہی باتین عمدہ سمجھی جاتی ہین

جنکو کانشنیس ہی عمدہ قبول کرے یہی وہ دایمی و غیرفانی اطمینان اور تسکین بخش مسرتین ہین ہمیشہ رہین گی۔ اُنکے علاوہ اگر اور کوئی باتین عمدہ ہین تو وہ براے نام ہین۔ اصلی نیکیون کے ساتھہ انکا تعلق کچہہ معمولی سا ہے ان کا سا سرور اور لطف اُن مین کہان!! یون سمجہہ لو کہ اونکا تعلق اصلی نیکیون کے ساتھہ ایسا ہے جیسا کہ ہمارا ہمارے ملازمون کے ساتھہ۔ وہ ہمارے ملازم ہین مگر ہمارے جسم کے جزو نہین۔ ہمارا تعلق اُنکے ساتھہ بالائی رہنا چاہیے ایسا کہ ہم اُنکو اپنے جسم کا جزو نہ سمجھنے لگین۔ اگرچہ وہ ہمارے ساتھہ ہر وقت ہی کیون نہ رہین تاہم اُنکا شمار اُن مین نہ کیا جانا چاہیے جنکی وجہ سے ہم اپنے آپ کو موجب فخر و ناز سمجھتے ہین۔ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہوگی کہ کسی ایسے فعل کے کرنے پر ہم ناز بیجا کرین جو واقعی ہمارا فعل نہو۔ ضروریات زندگی کا اپنے پاس رکھنا جائز ہی مگر اسطرح نہین کہ اونکی محبت مین ایسے غرق ہو جاوین کہ جب وہ ہم سے علیحدہ کی جائین تو علیحدگی کا زخم ہمارے جسمون پر باقی رہجاے۔ ہمکو اُن سے مستفید ضرور ہونا چاہیے مگر نہ اتنا کہ اون پر قابض ہونے کی وجہ سے وہ ہمارے لئے مایہ غرور و ناز بنجائین۔ مانگی ہوئی چیزون کی طرح اونکا استعمال احتیاط سے کرنا چاہیے جو اسکے برعکس کرے گا زیادہ عرصہ تک اُن سے مستفید نہو سکے گا اقبالمندی کے زمانہ مین احتیاط کی بہت ضرورت ہے ورنہ زیادہ عرصہ تک اُسکا قیام ممکن نہین۔ یہ خیال ہی کہ ادبار کے زمانہ مین ہمکو کن مصائب سے

سابقہ پڑے گا ہمارے ہوشیار کرنے کے لئے کافی ہونا چاہیئے - ایسے خوش قسمت اور صاحب اقبال کم گذرے ہین جنہون نے اپنی تمام عمر اقبالمندی کی حالت مین بسر کردی ہو - مگر ایسے تو سیکڑون ملین گے جنکو زمانہ نے اول تو ہمپر حاکم بنائے رکہا اور بعد کو ذلیل کرکے ہمارا ہی اُنکو محکوم بنادیا! جس شے کے سبب سے ہماری نظرون مین وہ بلند دکہلائی دیتے تھے وہ ہی شے ہمارے سامنے اونکی ذلت کی باعث ہوئی! احتیاط کی ضرورت اسی لئے ہے کہ ہماری حالت کو وہ حد سے زیادہ نہ بڑہنے دے گی - بے اندازہ مسرتین دولت کو ہمیشہ نقصان پہونچاتی ہین اور اسطرح اونکو خرچ کراتی ہین کہ اگر فوراً عقل دست اندازی نہ کرے تو زیادہ عرصہ تک اُس صرف کا سلسلہ قائم نہین رہ سکتا - بڑے بڑے شہرون اور سلطنتون کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اون پر جو بادشاہ حکمران تھے اسی اسراف کی بدولت وہ کیسے تباہ اور آخر کار ذلیل ہوئے اس سے یہ سبق ضرور حاصل ہوتا ہے کہ جو سلطنتین نیکی اور نکوکاری کی وجہ سے حاصل اور مضبوط کی گئین تہین وہ عیاشی - اسراف اور بدکاریون کی بدولت برباد ہوگئین - زمانہ کے ایسے انقلابات سے محفوظ رہنے کے لئے ہمین فکر رکہنا چاہیئے - کوئی قلعہ ایسا نہین ہے جسکی دیوارین ہمکو حوادثات زمانہ سے محفوظ رکہہ سکین اونکی روک صرف ایک مضبوط دل ہی کرسکتا ہے - اگر یہ دل مضبوط ہے تو حملہ کا ہونا گو ممکن ہو مگر یہ غیر ممکن ہے کہ ایسا نیکدل انسان پسپا

ہو سکے۔ یلیوسی لس! تم غالباً اسکے سننے کے مشتاق ہوگے کہ عقلا ایسے وقت مین کس قسم کا ہتھیار استعمال کرتے ہین سب سے بڑا آلہ محافظت اونکے پاس یہ ہے کہ جو ہونے والا ہے اسکا خیال قبل از وقت انکو نہین ستاتا۔ جن لوگون سے انکو تکلیف پہونچتی ہے انکی نسبت انکا یہ خیال ہے کہ انتظامات دنیا مین سے وہ بھی انتظام کے ایسے جزو ہین جنکو اس دنیا کی ترتیب اور اسکا دوران ایک روز ختم کرکے فنا کردے گا۔

انسان کو اس بات سے خوش ہونا چاہیئے جس سے خدا خوش ہوتا ہو۔ صرف اس خیال سے اور نیز ان عمدہ باتون کی وجہ سے جو اسمین وقتاً فوقتاً پیدا ہوتی رہین (مثلاً یہ کہ وہ کسی بدکاری سے مغلوب نہین ہوسکتا۔ تمام بدیون سے وہ متنفر رہتا ہے۔ اور عقل کے زور سے جس سے زیادہ قوت والی اور کوئی شے نہین وہ برعکس تقدیر۔ رنج اور نقصان کی پروا نہین کرتا ہے) اگر وہ ناز کرے تو بیجا نہین ہے۔ انسان کو عقل صائب کی پیروی کرنا چاہیئے۔ دنیا مین مصائب برداشت کرنیکے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی طریقہ عمدہ نہین ہے اپنے بچون کی محبت کے سبب سے جنگلی اور درندہ جانور (جو بوجہ خوفناک شکل ہونے کے کسیطرح قبضہ مین نہین آتے) جال مین پھنس جاتے ہین اسلئے کہ انہین عقل سلیم نہین ہے۔ بعض ناتجربہ کار اور شریف النفس شہرت اور ناموری حاصل کرنے کے خیال سے لڑائی اور جنگ مین مرجانا پسند کرتے ہین بعض

نکوکاری کے ایسے مشتاق ہین کہ اوسکی پیروی مین خوشی سے جان دیدیا کرتے ہین مگر غور کرنے سے معلوم ہوجاوے گا کہ عقل اِن دونون سے بڑہکر قوت والی شے ہے وہ خوف اور خطرون کے مقامات مین بڑی بیباکی سے اپنی آمدورفت قائم رکھتی ہے - بعض کہتے ہین کہ اگر ہم اس بات کو مان بھی لین کہ نیکی کے سوا اور بھی باتین عمدہ ہین تو اسمین کیا ہرج ہے - وہ یہ بھی کہتے ہین "کیا نیکی انقلابات زمانہ کے خلاف ہمکو مضبوط اور مستقل رکھ سکیگی؟ سعادتمند اولاد - خداترس والدین - اور وہ ملک بھی جسکا انتظام معقول اور عمدہ ہے نیک اور عمدہ چیزون مین شامل ہین - ان مین سے کسی پر اگر کوئی صدمہ پہونچنے والا ہو مثلاً یہ کہ سعادتمند اولاد انتقال کرنیوالی ہو - یا خداترس والدین قید مین ڈالے جائین - یا یہ کہ ویسے ملک کا محاصرہ کرکے اوسکو برباد اور تباہ کرنے کی فکر کیجاوے تو اوسوقت ہمکو افسوس اور صدمہ ضرور ہوگا - دل کو جب صدمہ پہونچ گیا تو نیکی کا اثر کیا باقی رہا"؟ اسکا جواب اول تو مین دونگا جو اور حکما نے دیا ہے اور اوسکے بعد اپنی بھی راے ظاہر کردونگا - اِس امر سے تو انکار نہین ہوسکتا کہ بعض چیزین ایسی ہین کہ اگر وہ نہ رہین تو بجاے اونکے جو قائم مقام ہوتی ہین وہ نہایت ہی ناگوار اور تکلیف دہ ہوتی ہین مثلاً تندرستی کے قائم نرہنے سے بیماری پیدا ہوجاتی ہے - آنکہ کی بصارت نرہنے سے انسان اندہا ہوجاتا ہے - یا جب کسی جانور کی شہ رگ کاٹ ڈالی جاے تو بیچارہ

چال مین تیزی کے سستی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے - مگر اولاد - والدین
اور ملک کے ضائع جانے مین اس قسم کا خوف جسکا ذکر ابھی کیا گیا ہے نہین ہوتا
مثلاً یہ کہ کسی دوست صادق کے انتقال کر جانے پر ہیجانی - دردنگولی - اور
بے شرمی ہم مین پیدا نہین ہو جاتی - نہ یہ ہوتا ہے کہ سعادتمند اولاد کو دفن کر دینے
کے بعد ہم مین فسق و فجور اور ناخداترسی پیدا ہو جائے - علاوہ برین مردہ اولاد اور دوست
ضایع نہین ہوتے اُنکے جسم البتہ فنا ہو جاتے ہین - نیکی اگر "بدی" مین تبدیل
ہو جائے تو گویا وہ زایل ہو گئی - نیکی خراب ہونے والی شے نہین - اگر ہم ان
بھی لین کہ اولاد اور احباب فنا ہی ہو گئے تو کیا اُنکی جگہہ خالی رہ سکتی ہے؟
ہرگز نہین - تمکو شاید معلوم نہو گا کہ اونکے بجاے کون سے شے قایم ہو جاتی ہے
مین تبلائے دیتا ہون "وہی نیکی" جسنے اُنکو نیک اور سعادتمند بنا دیا تھا -
نیکی کسی قسم کا خلو نہین چھوڑتی - ہماری روح پر پورے طور سے قبضہ کر کے تمام
صدمات کا اثر ہمارے دل سے محو کر دیتی ہے - وہ ہر بات کے لئے کافی
ہے - اسلئے ہرنکو کاری کی جڑ وہی ہے اور سب کو اُسی سے قوت ہے -
اگر بہتے ہوئے پانی کو کوئی چرالیجائے یا جس نالی مین کہ وہ بہ رہا ہے کاٹ کر
اُسے دوسری طرف کو بہادے تو جس حالت مین کہ اوسکا اصلی سوت جاری ہے
اس سے کوئی حرج واقع نہو گا - کوئی شخص اپنی اولاد کے زندہ رہنے کی وجہ سے
منصف یا مر جانیکی وجہ سے ظالم نہین کہا جا سکتا نہ اُنکے مرجانے سے ایماندار

یا عقلمند ہو سکتا ہے - یہی وجہ ہے کہ احباب کی کثرت سے کوئی شخص نہ عقلمند کہا جائیگا نہ اُنکی قلت سے بیوقوف - نہ خوش نصیب نہ بد نصیب - اگر ہم نیکی کی تکمیل ہو چکی ہے تو نقصان کا خیال ہمکو کبھی متوہم ہی نہین کر سکتا - کیا وہ شخص جسکی اولاد اور جسکے احباب کثرت سے ہین لازمی طور سے ہمیشہ خوش رہیگا؟ اگر نہین تو کیون نہین؟ اسکو کیا کمی ہے؟ "نیکی" ہمیشہ ایک حالت پر رہتی ہے اور اُسمین کسی قسم کا تغیر نہین ہوتا - نیک شخص بوڑھا ہو کر مرے یا جوان - اُسکی "نیکی" مین کسی قسم کا فرق نہین ہوتا - دائرہ بڑا کھینچو یا چھوٹا - قد مین فرق ہوگا شکل مین نہین - کسی تختہ دیوار پر کھینچا ہوا دائرہ بمقابلہ زمین پر کھینچے ہوئے دائرے کے زیادہ دیرپا ہو یہ ممکن ہے - مگر شکل مین دونون یکسان ہونگے - جو بات واقعی عمدہ اور اچھی ہے وہ ہر وقت اور ہر مقام پر اچھی ہوگی - اپنی عمدگی مین نہ کم ہو سکتی ہے نہ زیادہ - ایمانداری سے بسر کی ہوئی زندگی گو وہ ایک سال کی ہو یا ایک روز کی برابر ہے - بعض اوقات نیکوکاری اپنے آپ کو وسیع کر کے سلطنت - شہر اور قصبہ مین اپنا لطف دکھلاتی ہے - یہان عمدہ قوانین بنواتی ہے - اور آپسمین محبت اور دوستی قائم کر کے دوستون کی قدر کراتی ہے - کہین والدین اور اولاد کے حقوق قائم کرا کر دونون مین محبت اور الفت پیدا کراتی ہے اور بعض وقت اس سے گھٹکر افلاس - جلاوطنی - اور مرگ اولاد کے ایسے چھوٹے دائرہ مین آجاتی ہے گو اوسنے سلطنت کو لات مار کر

افلاس پسند کیا یا یون کہیے کہ تخت بادشاہت چھوڑ کر ایک غریب جھوپڑے کی وقعت بڑہائی یا یہ کہ رفاہ عام کے کامون سے علیحدہ ہو کر اوسنے ایک غریب کے کونہ کو آباد کیا - مگر تاہم اُسکی قوت اور اثر نے کسی جگہہ کمی نہین کی - وہ ہر حالت مین ویسے ہی باعظمت اور بزرگ پائی جائیگی جہانتک وہ کہین رہے اور گھٹتے گھٹتے جہانتک اتنی گھٹ جائے کہ نیکی کے چار حرفون کے اندر سما جائے - باوجود اس عظمت اور بزرگی کے اوسمین ایک قسم کی شان ہی ہے جو کسیطرح اور کسی سے مغلوب نہین ہو سکتی - دانائی اور عاقبت اندیشی بہی اسیکی جزو ہین - ہمیشہ قائم رہنے والے "انصاف" کا بہی تعلق اُسی سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ نیکی کا برتنے والا شخص کبھی غمگین نہین ہوتا - نیکی لازوال شے ہے اور چونکہ اسکا قیام صرف دل کے اندر ہوتا ہے - وہی سکون قلب کا باعث بہی ہے - یہ سکون تاوقتیکہ ہمکو انسانی اور الوہیت کی باتون کا پورا پورا علم نہ ہو کبھی حاصل نہین ہو سکتا -

اب مین اُسی اعتراض کے متعلق اپنی راے ظاہر کرتا ہون - وہ یہ ہے کہ عقلا اپنے آپکو دولت یا اولاد کے غم مین مغموم نہین بناتے - نہ اونکی موت کا زیادہ افسوس کرتے ہین وہ اُنکی موت کو اُسی جرأت اور استقلال سے دیکھتے ہین جسطرح کہ اپنی موت کو - اپنی موت کا خوف اور اولاد کی موت کا غم ذرا سا بہی اونپر اثر اسلئے نہین کرتا کہ اُسکی "نیکی" ہمیشہ ایک حالت پر قائم رہتی ہے - اُنکے تمام حرکات اور

افعال مین وہی یکرنگی پائی جائیگی۔ اگر خوشی کے زمانہ مین دل بڑہ جاے اور رنج اور مصیبت مین چھوٹا ہو جاے تو پہر یکرنگی کا لطف کہان۔ وہ تمام خدشات جو حالت امید وبیم مین پیدا ہو جاتے ہین اور ہر قسم کی سستی اور کسلمندی گو وہ کسی فعل مین ہو چونکہ نیکوکاری سے متعلق نہین لہذا دینداری کے خلاف ہین جو شے کہ عمدہ ہے وہ ہر قسم کی مضرت سے محفوظ ہے۔ غیر ممکن ہے کہ اِس مین کوئی نقص ہو۔ نیکوکار کسی بلا مین مبتلا ہو جانے سے حیران نہین ہوتے بلکہ ایسے ہی رہتے ہین کہ گویا وہ پہلے ہی سے اُسکے لئے تیار بیٹھے تھے اگر ایسی حالت مین اُنپر تکلیف کا اثر پہونچے۔ یا اُنکے چہرہ کے رنگ مین کوئی تغیر واقع ہو یا اوسپر رنج اور افسوس کے آثار پیدا ہو جاین۔ یا اُنکے اعضا سے خوف کا اثر محسوس ہو تو یہ سب بمقتضاے بشریت ممکن ہے۔ اُنہین اس امر کا خیال ضرور ہوگا کہ انمین سے کوئی بات بہی بُری نہین ہے اور جو بات کہ نیکوکار کی ذات مین نہین ہے وہ ضرور بُری ہے۔ ہر نیک فعل کو وہ خوبی سے کرے گا۔ کون شخص نہین جانتا کہ کسی کام کو بیدلی اور بزدلی سے کرنا۔ دلکو ایک طرف جسم کو دوسری طرف رکھنا اور دو متفرق خیالات کی کشمکش مین ہر وقت رہنا حماقت نہین ہے یہ بہی تو ہماری حماقت ہے کہ جو چیزین واقعی ہماری تحقیر اور ذلت کی باعث ہین اونکو ہم موجب فخر ہی نہین سمجھتے بلکہ اورون سے بہی اونکی تعریفین کراتے ہین۔ اور سب سے بڑہکر حماقت تو یہ ہے کہ جس عمدہ

فصل کے عمدہ ہوجانے پر ہم ناز کرتے ہین اُسکو اگر سچ پوچھیے تو نہ کبھی نیک
ارادہ سے کیا ہے اور نہ کیا تھا - بلکہ شاید وہ اتفاق ہی سے اچھے ہو گئے -
ہائے اگر کہین یہ یقین ہوگیا کہ خدانخواستہ کوئی مصیبت آنیوالی ہے تو پھر آفت
ہے - ہر وقت اوسیکا کھٹکا لگا ہوا ہے اور اسقدر تکلیف اور پریشانی اوسکی وجہ سے
ہوتی ہے گویا کہ وہ مصیبت نازل ہی ہوگئی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو تکلیف
کسی وقت خدانخواستہ پڑتی اُسمین وہ ابھی سے مبتلا ہو گئے ہین - بہتیرے
کسی مرض کی آمد سے پہلے رگون مین ایک قسم کی سنسناہٹ اور اعضا شکنی
اور درد پیدا ہوجاتا ہے اوسیطرح کمزور دل کا آدمی بھی صدمات کی آمد کے خیال ہی
سے لرزان اور ہراسان ہوجاتا ہے - کتنے افسوس کی بات ہے کہ کوئی
شخص مصیبت کی آمد سے بیشتر اوسکے تصور ہی سے پریشان ہوجاوے
اس شخص نے گویا قبل از وقت ہی سمجھ لیا کہ وہ بلائین اوسپر نازل ہی ہوگئین
یہی وجہ ہے کہ پہلے ہی سے اُسکے ہاتھ پاون پھول گئے اور وہ بیکار محض
ہوگیا - اِس بات کی قوت اُسمین ہرگز نہین کہ تکلیف مین مبتلا ہوجانے کے
بعد ہی وہ آہ و بکا کرے - تصور کے ذریعہ سے ایسے اشخاص رنج و الم کو
مہمان کر لیتے ہین اور قبل ہی سے اپنے آپکو مصائب مین مبتلا سمجھ لیتے
ہین یہ نہین خیال کرتے کہ نہین مبتلا نہونا اگر غیر ممکن نہین ہے تو یہ ضرور ممکن ہے
کہ شاید تھوڑے توقف کے بعد پھر یہ بلائین نازل ہون - کتنے افسوس کا

مقام ہے کہ یہ شخص یہی نہین سمجھتا کہ آیندہ کی باتون کے لئے ابھی سے رنج
کرنا کتنا نازیبا فعل ہے اگر کسی شخص سے آج یہ کہدیا جاوے کہ پچاس برس
کے بعد اسکو پھانسی دیجائیگی تو ۵۰ ہی سال کی عمر سے اُسکا اپنی موت کے
لئے افسوس کرنا سچ کہئے حماقت نہین ہے تو کیا ہے -؟ یہی کیفیت اُن
لوگون کی ہے جو کھود کھود کر آیندہ کے واقعات پر غور کرتے اور خود پریشان
ہوتے ہین اور اُن باتون کے لئے غم اور افسوس کرتے ہین جنکو دل سے
محو کردینا چاہیے - اُنکو جاننا چاہیے کہ جو گذر چکا یا جو آیندہ ہونے والا ہے
یہ دونون حالتین چونکہ اسوقت موجود نہین ہین لہذا ہماری ذات سے اون کا
تعلق ہی نہین نہ اُنکا اثر ہمپر ہونا چاہیے خیال اور صدمہ اُسی بات کا ہونا چاہیے
جسکا اثر ہمارے قلب پر پڑ رہا ہو -

## نمبر ۴ - اصلی تونگری

لیوسی لس اسیکڑون مرتبہ جبکہ مجھے کوئی عمدہ بات دریافت ہوئی
تو مین نے کبھی اسکا انتظار نہین کیا کہ تم مجھسے پوچھو - بلکہ خود ہی بلا دریافت
تمکو اسکی اطلاع دیدی اور کیا تعجب ہے کہ میری اس عادت سے تم بھی خوب
واقف ہوگے غالباً اس تحریر پر تم ضرور اپنے دل مین کہوگے کہ دیکھین وہ کیا
شے ہے جو اس مرتبہ والد کو معلوم ہوئی ہے - دیکھو - کیسے نفع کی بات ہے

آج مین تمکو وہ بات بتلاتا ہون جسپر عمل کرنے سے تم یکبارگی دولتمند ہوجاؤگے!
غالباً ایسی بات کے سننے کا تمکو ضرور اشتیاق بہی ہوگا اور ہونا بہی چاہیے
دولتمند ہونے کی بہت ہی ذرا سی ترکیب ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اس ترکیب
سے جو دولت حاصل ہوگی اوسکے لئے تمکو نہ تو کسی مہاجن کی ضرورت پڑے گی
نہ تمسک لکھنے کی نہ کسی دستاویز کی۔ اور نہ دلال وغیرہ کی۔ اگر اسمین سے
کسی ایک کی بہی ضرورت پڑی تو پہر لطف ہی کیا؟ ایسی حالت مین تو بدنامی
کے سوا اور کچہہ بہی نہین۔

دیکہو! مین تمکو ایک ایسا ایماندار مہاجن بتائے دیتا ہون جیسا کہ حکیم کیٹو کو ملگیا
تہا۔ یعنی یہ کہ تم اپنے "مہاجن" خود ہی ہو۔ اس حکیم کا اس مقولہ پر عمل تہا کہ
"کوئی شے چاہے جسقدر ہو ہمکو کافی ہوگی بشرطیکہ ضرورت کا رفع کرنا اُس سے
مراد ہو" یہی بس! میرے نزدیک کسی شے کی خواہش نہ کرنا ویسا ہی ہے
گویا وہ شے تمہارے پاس موجود ہے۔ کیونکہ کسی شے کے ہونے اور کسی
کی خواہش نہ کرنے کا نتیجہ ایک ہی تو ہے۔ یعنی یہ کہ تمکو تکلیف نہ ہوگی۔
اس سے میرا مطلب یہ نہین ہے کہ فطرت نے جن باتون کو تمہارے لئے
لازمی اور ضروری کردیا ہے اُنکے حاصل کرنے کی بہی خواہش نہ کیجائے فطرت
تو کسی طرح مغلوب نہین ہوسکتی بقدر ضرورت اُنہی چیزون کی ضرورت پڑیگی
مگر ساتہی اسکے اِس امر سے واقف ہونا بہی تمہارے لئے بہت ضروری ہے

کہ تمہارے پاس جو شئے فطرت کی ضروریات سے زیادہ ہے اُسکا باتم پر بوجہ قرضہ کے ہے اور محض بیفائدہ۔ بہوک رفع کرنے کے لئے کہانا کہانا ہی پڑے گا روٹی جلی ہو یا بغیر جلی بہوک کو اس سے کوئی بحث نہین۔ خوشی اور مسرت پیٹ نہین بہر سکتی۔ روٹی سے شکم پُر ہو جانے کے بعد بہوک رفع ہو جائیگی۔ اسیکا نام فطرت ہے۔ پیاس کے وقت پانی پی لینے سے پیاس جاتی رہتی ہے۔ فطرت کو اس سے ذرا بہی تعلق نہین ہے کہ پانی برف کا تہا یا کنوین کا یا تالاب یا جہیل کا پیاس کا بجہا دینا فطرت کا اصلی کام ہے۔ پانی پینے کا پیالہ سونے کا ہو۔ چینی کا ہو۔ بلور کا یا محض چلو ہی سے پیا جائے۔ فطرت کے نزدیک سب یکسان ہے۔ ہر شئے کے انجام پر نظر رکہنے سے فضولیات سے ہر شخص خود ہی پرہیز کرنے لگے گا۔ جب بہوک لگے جو چیز موجود ملے کہالو بہوک اُسی شئے کو مزیدار کر دے گی۔ بہوک کے وقت پیٹ مین جو کچہہ پڑ جائیگا اچہا معلوم ہو گا۔ اور طبیعت کو اُسی سے خوشی ہوگی۔ اگر تم مجہسے پوچہو کہ مجہے کیا چیز اچہی معلوم ہوتی ہے تو مین تمکو بتلادونگا کہ عقلا ہمیشہ فطرت کی برکتون ہی کی تلاش مین رہتے ہین۔ تم یہ سنکر یہی لس! غالباً ہنسوگے کہ مین خالی خولی باتون مین ٹہالنا چاہتا ہون اور شاید یہ بہی کہو مجہے کوئی خزانہ نہ بتادیا جہان سے ضرورت کے وقت حسب ضرورت لے لیا جایا کرتا۔ نہ کوئی ایسا راز بتایا جس سے دولت حاصل ہو جاتی۔ نہ کوئی ایسی ترکیب تبلائی جس سے اسباب تجارت

گئے مانگنے دامون بکتا۔ نہ کوئی دریا بتلایا جسکے ذریعہ سے تجارت کرنے
سے بہت سی دولت ہاتھ آجاتی۔ عجیب بات ہے کہ تمہید تو دولتمند بنانیکی
بڑی زور شور سے اُٹھائی تھی مگر بتلائین باتین افلاس کی۔

لیوسی لس! تمہین بتلاؤ کہ جس شخص کو کسی شے کی حاجت نہو تمہارے
نزدیک وہ غریب ہے یا دولتمند؟ تم ضرور اسکا یہی جواب دوگے کہ ایسی
دولتمندی کو سلام۔ صبر کی بدولت فرضی دولتمندی ہوئی بھی تو کیا؟ ٹکا تو پاس
ہی نہین! اس کہنے سے کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ جس شخص کی دولت کا
سلسلہ کبھی منقطع نہو وہ امیر نہین ہے؟ بھلا یہ تو بتادو کہ تم کیا پسند کرتے
ہو یہ بات کہ تمہارے پاس ہر شے ضرورت سے زیادہ ہو یا کہ ضرورت کے
موافق ہو؟ جسکے پاس روپیہ زیادہ ہوتا ہے اوس سے زیادہ کی خواہش
اوسکو ہر وقت رہتی ہے دوسرے لفظون مین جسکے یہ معنی ہین کہ جسقدر دولت
اسوقت تک اسکے پاس ہے اُسکو وہ اپنے لئے کافی نہین سمجھتا! اگر بخلاف
اِسکے وہ شخص اپنی موجودہ حالت دولتمندی کو کافی سمجھ رہا ہے اُسے وہ بات
حاصل ہو گئی ہے جو امرا کو کبھی نصیب نہو گی۔ کیا تم اسلئے اُسکو امیر نہین سمجھتے کہ
امرا اور دولتمندون کی طرح محسود زمانہ ہو کر وہ جلاوطن نہین کیا گیا؟ یا اسلئے کہ اُسکی
خاص اولاد نے اوسکو زہر کھلا کر مار ڈالنے کی کوشش نہین کی یا اسلئے کہ اُسکی منکوحہ بی بی
نے دولت پانے کے لئے اُسکے قتل کرانے مین سازشش نہین کی۔

یا شاید اِسلئے کہ وہ جنگ کے زمانہ مین محفوظ اور صلح کے زمانہ مین امن سے
رہتا ہے۔ یا شاید یہ وجہ ہو کہ اپنی موجودہ دولت سے وہ پورے طور پر مستفید
ہوتا ہے اور اُسکے خرچ کرنے مین اُسے ذرا سا بھی تکلف نہین ؟ جسکو
سردی۔ گرمی۔ بھوک۔ اور پیاس نہ ستا سکین کیا تمہاری راے مین ایسا
شخص غریب ہے ! خدا کے پاس کیا ہے ؟۔ اوسکے پاس بھی تو کچھ نہین !
تم کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ جو چیز تمہارے کُل ضروریات کے لئے کافی ہے
وہ تمہارے لئے کسیطرح کم نہین ہے اور جو شے کافی نہو وہ ہرگز زیادہ نہین ہے
دیکھو کہ سکندر اعظم باوجود تمام ملک ایشیا اور انڈینس کو فتح اور مغلوب کر لینے
کے بعد بھی اپنے آپکو غریب ہی سمجھا کیا ! وہ وہ شے تلاش کرتا تھا جسکو وہ اپنی کہہ سکتا
اور باوجود اِسکے کہ ہزارون دریا اور سمندر کھنگال ڈالے مگر یہ شے اوسکو ملنا تھی نہ ملی
اگر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہو جائیگا کہ اوسنے دنیا کی حد سے باہر جا کر بھی اس
شے کو ڈھونڈھا مگر نہ پانا تھا نہ پایا۔ جو شے فطرتاً سب کے لئے کافی ہے کیسے
افسوس کا مقام ہے کہ وہ اِس انسان کے لئے محض ناکافی سمجھی جاتی ہے !
ایسے لوگون کے دیکھنے کا بھی اتفاق ہر شخص کو پڑا ہو گا کہ جن کی سیکڑون
خواہشین پوری ہو چکی ہین مگر پھر بھی صدہا ارمان اُنکے دلین بھرے ہوئے ہین
انسان کیسا اندھا اور بھلکڑ ہے کہ دولتمند ہوتے ہی اُسنے اپنے اُس حالت
برہنگی کو جسمین پیدا ہوا تھا کتنی جلد بُھلا دیا !! سکندر اعظم جو چھوٹے سے خطہ یونان

کا شہزادہ تھا اسقدر ملکون اور قومون کے فتح کر لینے کے بعد ہی جب اُسے اسپنے وطن کو واپس آنا پڑا تو اس سلئے افسوس کرتا واپس آیا کہ اور کوئی ملک اُسے فتح کرنے کے لئے باقی نہ تھا! دولت سے کوئی شخص دولتمند ہوا ہی نہین۔ سبب یہ کہ جسکے پاس دولت جسقدر زیادہ ہے اوسیقدر اوسکو اور زیادہ کی فکر لگی ہوئی ہے۔ تم تمام دنیا مین سے کسی ایک ہی شخص کو انتخاب کرکے بتلاو جسکے پاس دولت کثیر ہو اور زیادہ کی خواہش اوسے نہو فرض کرلو کہ ایسا شخص قارون ہے اگر اوس سے ہی پوچھا جائے کہ اب اُسکو اور دولت کی ضرورت تو نہین ہے تو وہ کبھی انکار نہ کرے گا۔ بلکہ یہ ہوگا کہ جسقدر اور زیادہ کی وہ خواہش کریگا وہ تعداد بمقابلہ اوسکی موجودہ دولت کے کہین زیادہ ہوگی! اور اسیوجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ بہ حالت موجودہ وہ اپنے آپ کو غریب ہی جانتا ہے! مگر وہ شخص جو بہ لحاظ ضرورت قواعد فطرت کے تعمیل کرتا ہے عقلمند ہی نہین ہے بلکہ ایسا شخص ہے جسپر افلاس اپنا اثر ڈال نہین سکتا۔ غالباً تمکو اب یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ اپنی خواہشون کو فطرت کی حد مین رکھنے اور اس سے باہر نہ جانے مین طبیعت پر کتنا صبر اور جبر کرنا پڑتا ہے اور ایسا شخص جو اسطرح مشکلات برداشت کر کرکے اور اپنی خواہشات نفسانی کو روک روک کر اونپر قبضہ حاصل کر چکا ہو وہ کس خاص صفت اور خوبی کا شخص ہوگا۔ تم چاہے اُسے غریب ہی سمجھتے ہو مگر اوس مین شان دولتمندی یعنی استغنا

کی جہلک آجائے گی جسکے لیے ہر شخص اوسکی تعریف کرے گا عوام الناس
دولت کے پیچھے اندہون کی طرح پڑجاتے ہین - کسی دولتمند کے گہر تو دون
کو آتے جاتے اور اُسکے مکان کی چہتون اور چہتگیرون کو سُنہرا دیکہکر اور
اُسکی بی بی اور لڑکون کو عمدہ پوشاک اور زیور سے آراستہ پاکر وہ بہی ویسے
ہی دولتمند ہونے کی خواہش کرنے لگتے ہین - مگر کیا ایسے شخص نہین جانتے
کہ یہ سب ٹیم ٹام نمائشی ہین - مگر اُن صفات کا شخص جسکا ذکر ابہی ہمنے اوپر کیا
ہے ایسا شخص ہوگا جسپر کسی انسان کی نظر بد لگ نہین سکتی اور نہ قسمت
کا زبردست ہاتہ اُسے کبہی مغلوب کرسکتا ہے - یہ شخص اندر سے بالکل
مطمئن ہوگا - وہ لوگ جو امیر ہین سچ پوچہو تو غریب ہین اونکا یہ خیال کہ دولت
اُنکے قبضہ مین ہے ایسا غلط ہے جیسے کوئی شخص جسپر بخار چڑہا ہو - یہ
کہے کہ مین بخار مین ہون - حالانکہ اصل مین تو بخار اوسپر قبضہ کیے ہوئے
ہے - اسیطرح دولت اوسکے قبضہ مین نہین ہے - بلکہ دولت نے اوسپر
قبضہ کرلیا ہے - جو بات قابل یاد رکہنے کے ہے اور جسکی وجہ سے کبہی
کوئی شخص پشیمان ہوا ہی نہین وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ مین وہ خواہش
ہی پیدا ہونے دی جو فطرت کے خلاف ہے - جو فطرت کے موافق ہین اُنکو
پورا کرنے کے لئے بہت ہی خفیف چیزون کی ضرورت پڑتی ہے - اِس
بات کی احتیاط بہت ضروری ہے کہ بدکاری اور رفع ضرورتین جو فرق ہے

وہ قائم رہے - بہوک کے وقت میز - کرسی - نوکر - اور برتنوں وغیرہ کی
قطعی ضرورت نہین پڑتی صرف غذا کی ضرورت پڑتی ہے - شلجم بہ زنقرہ
خام - اشتہا ہماری طرح حریص نہین ہے اُسکا مطلب پیٹ بہر جانے
سے ہے اس سے نہین کہ کسطرح اور کس چیز سے بہرا جائے - زیادہ
کہا لینے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ پہر بہوک معلوم ہونے کے لیئے دوائین اور
معجونین استعمال کرنا پڑتی ہین اور یہ کوشش کیجاتی ہے کہ کسیطرح بہوک
لگے تاکہ کچہ پیٹ مین پہونچا دیا جائے - ابہی پانی پی چکے ہین مگر فکر مین
ہین کہ کسیطرح پہر پیاس لگے - ہوریس کا یہ مقولہ بہت صحیح ہے
کہ پیاس کے وقت یہ نہین دیکہا جاتا کہ پانی کا پیالہ کیسا ہے - پلانے والا
صاف ستہرا ہے یا میلا کچیلا - اُسکے بال صاف ہین یا نہین - پیالہ میلا ہے
یا صاف پیاسا اگر اُن باتون پر غور کرے تو سمجہ لو کہ وہ پیاسا نہین ہے
فطرت کی یہ عین عنایت ہے جسنے ہمکو یہ سکہلا دیا ہے کہ واقعی ضرورت
رفع کرنے مین تاناشاہی اور نازک مزاجی کو ذرا بہی دخل نہین - عیش طلبی کا
تعلق مسرت سے ہے - عیش پسند ہی لوگ کہا کرتے ہین کہ آج فلان
چیز کم ہے - فلان کہانا اچہا نہین بنا - فلان شے کے دیکہنے سے
طبیعت مالش کرتی ہے اور آنکہون کو تکلیف ہوتی ہے ! اور خالق مطلق
نے ہماری زندگی کے لیئے قواعد مقرر فرما دیئے ہین اور یہ بہی حکم دیدیا ہے

کہ حتی المقدور تندرست اور صحیح الجثہ رہنے کی ہم کوشش کرتے رہین نہ یہ کہ عیش مین پڑکر لطف اور مزے اُڑانے مین اپنی تندرستی کو بھی ضایع کردین - جو چیزین ہمکو تندرست رکھنے کے لئے ضروری ہین وہ ہمکو بلا دقت اور مفت ملا کرتی ہین - ہمارا عیش پسند ہونا چونکہ اُس خدا سے ذوالجلال کو منظور نہ تھا - لہذا لطف اور عیش پسندی کے سامانون کے بہم پہونچنے مین دقت پیدا کردی ہے - خدا کے اِس منشا سے ہمکو مستفید ہونے کی کوشش کرنا چاہئیے جو ہمارے حق مین یقیناً نفع بخش ہے - اور سب سے بڑھکر اس بات کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے کہ اُسنے ہم مین یہ مادہ پیدا کردیا ہے کہ ضرورت رفع کرنے کے لئے جو باتین ہم کرتے ہین یا جن چیزون کی ہمکو ضرورت پڑتی ہے اُن سے ہمکو نفرت اور کراہیت پیدا نہین ہوتی -

## نمبر ۵ - غصہ کی بُرائیان

### نمبر ۱

عقلا غلطیون کے سرزد ہونے سے ناراض نہین ہوتے - کیا کوئی عقلوالا ایسے شخص سے ناراض ہوگا جو بیچارہ اندھیرے مین ٹھوکر کھا کر گرے یا جسنے بہرے ہونے کے سبب سے تعمیل حکم مین سستی کی یا اُن احکام کو پورے طور سے سمجھہ نہ سکا - لڑکون اور ناتجربہ کار بچون پر خفا ہونا چاہئیے

جو اپنے ہمجولیون کے ساتھہ کھیل کود مین پڑکر بھول جاتے ہین کہ اُن سے کس کام کے لئے کہا گیا تھا۔ بیمارون۔ بڈھون اور کمزور آدمیون پر بھی غصہ نہ کرنا چاہیئے۔ ضعیفی مین جہان اور مصیبتین ہین وہان ایک یہ بھی ہے کہ سہو اور نسیان قدرتاً انکین پیدا ہوجاتے ہین۔ اگر غلطیون کی وجہ سے غلطی کرنے والے پر تم ناراض نہین ہوے تو اُسکے یہ معنی ہین کہ تمنے اُسکے قصور کو معاف کردیا۔ اور اِس طریقہ سے گویا تم نے ثابت کردیا کہ تم الانسان مرکب من الخطاء والنسیان والے مقولہ سے بخوبی واقف ہو۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔

## نمبر ۲

اگر فوج کا کوئی سپاہی تنہا کوئی نافرمانی کرے تو وہ ضرور قابل سزا سمجھا جاےگا مگر جہان کل فوج کی فوج اپنے جرنیل کو چھوڑکر علیحدہ ہوجاے وہان تو معافی مجبوراً دینا ہی پڑےگی۔ کیا شے عقلا کا غصہ رفع کردیا کرتی ہے؟ صرف خطاکارون کی کثرت ا۔ وہ سمجھتے ہین کہ ہزارہا خطاکارون پر وہ کہانتک خفا ہوسکتے ہین۔ حکیم ہیریکلی ٹس جب باہر نکلتا تھا تو انسانون کو بدکاری کرتے اور اُنکو گنہگار مرتے دیکھکر بہت رویا کرتا تھا۔ اور اُن لوگون پر جنکے چہرے بشاش نظر آتے تھے گنہگاری کا خیال کرکے اُسے بہت ہی

رحم آتا تھا۔ بخلاف اسکے حکیم ڈیماکرٹیز دنیا کی حالت کو دیکھکر ہنسا کرتا تھا۔ اُسکی نظر مین اُن چیزون کی قطعی وقعت نہ تھی جنکو ہم لوگ اِس قدر محبت اور جانفشانی سے حاصل کیا کرتے ہین۔ اِن دونون حکما کے افعال پر غور کرنے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غصہ کرنے کا کونسا موقعہ ہے۔ معاملات دنیا پر یا تو ہنسی آنا چاہیئے یا رونا۔ سمجھدار انسان غلطی کرنے والون پر ناراض نہین ہوتے۔ اسلیئے وہ جانتے ہین کہ ماں کے پیٹ سے کوئی عقلمند پیدا نہین ہوتا۔ دنیا مین اگر سب عقلمند ہو جاتے ہین۔ ہر زمانہ مین دو ہی چار آدمی عقلمند ہوتے ہین۔ وجہ یہ ہے کہ وہ خلقت انسانی کو پورے طور سے سمجھ لیتے ہین۔ اور اِس سے وہ یہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ فطرت پر خفگی کرنے سے کیا نتیجہ۔ اگر بیری کے درخت مین سیب پھلنے لگین یا ہٹلکٹیا کے درخت مین میوہ پیدا ہو تو ہر شخص کو تعجب ہوگا جب کسی مین کوئی نقص پیدائشی معلوم ہو جائے تو پھر اوس پر خفا ہونے سے کیا فائدہ! اگر کسی کے مزاج مین سہولیت ہے اور وہ عفو کا بھی عادی ہے تو وہ ضرور سمجھدار ہے۔ وہ دشمن انسان نہین ہے بلکہ اُن کا ناصح دنیا مین ہر قسم کے انسان ہین۔ کوئی شرابی کوئی محسن کش۔ کوئی حریص۔ کوئی طامع ان سب کے ساتھ وہ شخص ایسا ہی برتاؤ کرے گا جیسا کہ اطبا اپنے مریضون کے ساتھ کرتے ہین۔ وہ ناخدا جسکے جہاز مین تختہ کے کمزور

اور ڈھیلے ہوجانے سے پانی آنے لگا ہے کیا ایسے مشکل وقت مین اپنے ملاحون سے ناراض ہوکر اُس سوراخ کے بند کرنے مین اُنکی مدد نہ کرے گا؟ میرے خیال مین تو وہ اُنکی مدد برابر کرتا رہے گا تاکہ جہاز غرق ہونے پائے نہ لہرون کا طمنچہ وہ برابر پانی نکالتا رہے گا۔ جو سوراخ موجود ہین اُنکو بند کرے گا اور جس مقام پر نئے سوراخ ہوجانے کا اندیشہ ہے اُسے مضبوط کرنے کی فکر کرے گا۔ اوسکی اس مدد سے ملاحون کی ہمت نہ ٹوٹے گی۔ جب تک کہ اُسکا جہاز کنارہ پر نہ جا لگے گا وہ برابر اسیطرح محنت مین مصروف رہے گا پُرانی بیماریون کے اچھا کرنے مین جو جڑ پکڑ چکی ہین بہت زیادہ زمانہ درکار ہوتا ہے علاج کرنا اسلیئے ضروری ہوتا ہے کہ مریض جا ہے دیر مین اچھا ہو مگر یہ تو نہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ مرض بڑھجائے اور مریض بھی ہاتھہ سے جائے۔

## نمبر ۳

غصہ کے رفع کرنیکی تدابیر کیا ہین؟ ہمکو اونپر غور کرنا چاہیے۔ اکثر یہ اتفاق ہوا ہے کہ دوسرے شخص کی حقارت آمیز ہنسی یا چہرہ پر شکن پڑی ہوئی دیکھکر ہمکو یہ غلط خیال قایم ہوگیا ہے کہ وہ شخص ہمسے ناراض ہے ہم دوسرون سے کہتے ہین کہ دیکھیئے نا" آج اُنھون نے ہمارے سلام کا جواب اُس اخلاق سے نہین دیا جیسا کہ دیا کرتے تھے" نہ آج اُس تپاک سے ہمارے ساتھہ

پیش آئے جیسے کہ روز آتے تھے" "فلان جواب کس ترشروئی سے دیا ہے" "آج کھانے کے لئے بھی نہین پوچھا" "اُنکی باتون سے آج ویسی محبت نہین معلوم ہوتی تھی" "فلان امر روزمرہ کی عادت کے بالکل خلاف ہے" ہم یہ سوچ سوچ کر شبہات قائم کرلیا کرتے ہین۔ شبہہ کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہین۔ مگر ہمکو یہ کسیطرح مناسب نہین کہ دوست کے کسی فعل کو بُرائی پر محمول کرین۔ اعتبار صرف اُسی بات کا کرنا چاہیئے جسکا وقوع اپنی آنکھون کے سامنے ہو رہا ہو۔ اگر کسی طریقہ سے ہمارے شبہات ثابت نہون تو اپنی سریع الاعتقادی پر ہمکو لعنت کرنا چاہیئے۔

## نمبر ۴

خدا کی جانب سے جو باتین ہون اونپر خفگی کا اظہار بیجا ہے۔ وہ رحمٰن ہے اور رحیم اپنی ذات پاک کیطرح وہ کسیکو نقصان نہین پہونچاتا۔ پاگل ہین وہ لوگ جو سمندر مین طوفان کے آنے یا بارش کی کثرت یا گرمی اور جاڑے کی سختی کا باعث اوسکو قرار دیتے ہین اِن باتون کو ہمارے نقصان اور فائدہ سے کیا غرض۔ انہین سے تو ایک سے بھی ہمارا نقصان نہین ہوسکتا۔ موسم کے تغیرات کے باعث ہم کسیطرح نہین ہوسکتے۔ یہ خدا کے حکم سے خودبخود بہ لحاظ وقت تبدیل ہوتے رہتے ہین۔ اگر ہماری سمجھ کے موافق اُنکے باعث

ہم ہین تو اسکے یہ معنی ہوے کہ ہم بہت بڑے شخص ہین! ان مین سے
ایک کی بہی غرض نقصان ہوپچانا نہین ہے بلکہ یہ سب ہمارے حق مین مفید ہین

## نمبر ۵

ہمکو یہ بات ہرگز فرا موش نہ کرنا چاہیئے کہ ہم ہی تو پاک صاف نہین - ہمنے بہی
تو بہت سی جَو فروشی اور گندم نمائی کی ہے بعض خاص معاملات کے متعلق
ہم شاید بیگناہ ہون مگر اُسکی وجہ یہ ہے کہ اُن تک ہماری رسائی نہین -
اسی پر قیاس کرکے جو لوگ سہو اور قصور کرتے ہین اونپر ہمکو رحم کرنا چاہیئے
یہ معلوم ہونے پر کہ فلان شخص نے ہماری بُرائی کی تمکو فوراً سمجہہ لینا چاہیئے
کہ اس سے پہلے تم بہی تو لوگون کی بُرائیان کرچکے ہو - اگر تمہارے ساتہہ
بہی کوئی بُرائی کرے تو یہ سمجہہ لینا چاہیئے کہ اوسنے تمکو صدمہ پہونچانیکی کوشش
نہین کی بلکہ یہہ بدیکا عوض بدی مین دیا گیا - یہ بد نما فعل بعض لوگ بوجہ عداوت بعض
بغرض عوض لینے اور بعض ناواقفیت کی وجہ سے کر بیٹہتے ہین - اگر کسی شخص
کی نسبت کوئی بُرے خیالات ظاہر کرے یا اُسکے اچہے کامون مین کوئی
فیہ نکالے - یا اُنمین بُرے معنی لگائے - تو کیا ہر بات کے عوض یہ کہکر
اپنی وہ تسکین نہین کرسکتا کہ کچہہ پروا نہین اور دنکی نسبت مین نے بہی تو ایسا ہی
کیا ہے " کتنے آدمیون سے جنسے پہلے ہمکو نفرت تہی اب وہ ہمارے

دوست خالص ہین ؟ دوسرونکے عیبون کو ہم دیکھہ سکتے ہین مگر اپنے عیبون
کو نہین - صدہا آدمیون کو دیکھا گیا ہے کہ گنہگارون سے نفرت کرتے ہین
مگر گناہ سے نہین - ہماری حالت بہت کچھہ سنبھل جائے اگر اپنے دل سے
ان افعال کی نسبت مشورہ لیکر اسطرح سے جانچ کرلیا کرین کہ اگر دوسرے
شخص نے کیا تو کیا ہوا ہمنے بھی تو ویسی ہی بدگوئیان کی ہین اور ویسے ہی سہو
اور خطائین ہمسے بھی تو سرزد ہوئی ہین - اس حالت مین اورون کی توسرزنش
کرنا اور اپنی نسبت کچھہ بھی نہ کرنا ہرگز مناسب نہین ہے - غصہ کا سب سے
بہتر علاج یہ ہے کہ اُسوقت کسی فعل کے کرنے مین جلدی نہ کی جائے معافی
کی کوشش کرنے کے بجائے یہ سوچنا چاہیئے کہ غصہ آنیکی وجہ کیا تھی اگر غصہ
آنے کے بعد ذرا سا بھی توقف ہوگیا تو پھر اُسکا جوش باقی نہ رہے گا - غصہ مین
فوراً ہی نقصان کر بیٹھنا اچھا نہین - اُسکی پہلے شورش تو غضب ہی کی ہوتی ہے
اُسپر پورا قبضہ اسی طریقہ سے ہوسکتا ہے کہ رفتہ رفتہ اُسے کم کرنے کی کوشش
کیجائے -

## نمبر ۶

غصہ دلانے والے شخص کی حالت پر بھی غور کرنا چاہیئے - اگر وہ بچہ ہے
تو اُسکی شکایت ہی کیا - اوسکو تو یہی نہین معلوم ہوتا کہ وہ کیا کررہا ہے - اگر وہ
اس شخص کا باپ ہے تو ضرور درگذر کرنے کے لائق ہے اس لیئے کہ ہر شخص

پر باپ کے اسقدر احسانات ہوتے ہین کہ باپ کے کسی فعل کو بُرا
سمجھنا سعادتمندی کے خلاف ہے - علاوہ برین ممکن ہے کہ اُسکی خفگی
جائز ہو اور ہمارا غصہ ہی ناجائز - اگر وہ عورت ہے تو ممکن ہے کہ اُسکی غلطی ہو
اگر کسی افسر اعلی کیجانب سے حکم کی تعمیل مین غصہ کا اظہار کیا گیا ہے تو یہ خفگی شاید ضرورتاً
اور مصلحتاً ہو - اگر کسی کی چغلخوری یا شرارت سے تمکو کوئی صدمہ پہونچا ہو تو
اسکا رنج ہی کیا - تمنے بھی تو ایسا ہی کیا ہے - اگر وہ حاکم ہے تو تمکو چاہیے
کہ اُسکی بات کو اپنی رائے سے بہتر سمجھو - اگر وہ بادشاہ ہے اور اُسنے تمکو قصوروار
سمجھکر سزا دی ہے تو انصاف سے انحراف کیون ؟ اگر انمین سے کوئی
بھی حالت نہین ہے اور تم واقعی بیقصور ہو تو ایسی حالت مین صبر سے بڑھکر کوئی
نعمت نہین - اگر کسی کا دل بالکل بے اثر پتھر یا ایسی ہی کسی اور شے کے
مانند ہے تو تم اپنے چہرہ سے اپنے غصہ کا اُسپر اظہار کر دو - اگر کسی اور سبب
مثلاً بیماری وغیرہ کے باعث سے تمکو غصہ آگیا ہے تو بجاے غصہ کے
اگر تم صبر سے کام لوگے تو بہت ہی آسانی سے یہ زمانہ مصیبت یا علالت کا
گذر جائیگا - اگر تم خدا سے ناراض ہو تو سمجھ لو کہ اپنے پڑوسی کے لئے بددعا
کرنے مین جتنا وقت تمہارا ضایع ہوا ہے اُتنا ہی اب اِس بیہودہ بڑبڑاہٹ
مین ضایع ہوگا - نیک ہو کر کوئی شخص کسیکو نقصان پہونچانے کی کوشش
کرے اسکا تو یقین ہی نکرنا چاہیئے - تو پھر کیا ایسا نقصان پہونچانیوالا شخص

برا اور بدکار ہوگا؟ ہان - اگر ایسا ہو تو عجب نہین - یاد رکہو کہ جو کوئی تمہارے ساتہہ برائی کرے گا اگر تم اس سے بدلہ نہ لوگے تو کوئی دوسرا لے لیگا - اور سچ پوچہو تو جب اُسنے تمہارے ساتہہ برائی کی پہلے اُسنے اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری -

## نمبر ۳

ہمکو اپنے ساتہہ جو محبت ہے دشمنون کے مصائب مین مبتلا ہونے کے وقت وہی محبت اُنکی طرف سے ہمارے دل مین رحم کے خیالات پیدا کر دیتی ہے - اور انہین خیالات کی وجہ سے یہ خواہش بہی پیدا ہوتی ہے کہ ہمارے دشمن ہمکو کوئی نقصان نہ پہونچا سکین - ہر شخص کا خیال ہے کہ اُسکے سینہ مین بادشاہون کا سا حکومت پسند دل ہے اور اسلئے وہ چاہتا ہے کہ وہ سب پر حکومت کرے اور خود کسیکی حکومت نہ سہے - خود سری اور ناواقفیت دونون ملکر غصہ کے افروختگی کے باعث ہوجاتی ہین - ناواقفیت تو یہ کہ اُسوقت تک ہم یہ نہ جان سکے کہ بُرون سے ہمیشہ برائی ہی ہوگی - اُن سے اسیکی توقع رکہنا چاہیے - یہ تو کوئی نئی بات نہین ہے اگر ہمارے دشمن دشمنی کے سبب سے ہمکو سخت سے سخت نقصان پہونچانا چاہین - اگر احباب ہمارے کسی فعل ناشایستہ کو بہلادین - یا اگر ہماری اولاد اور نوکرون سے کوئی قصور ہو جاے - کوئی شخص کتنا ہی بااخلاق کیون نہ ہو مگر کسی نہ کسی بداخلاقی کا کبہین

نہ کہین اُس سے ظہور ہو ہی جائیگا۔ دغابازی محسن کشی۔ طمع۔ حرص اور بدکاریان معافی ہی تو انسان کی سرشت مین داخل ہے۔ رہی خودسری وہ اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اپنے ملک کو نقصان پہونچانے کی کوشش کرنا گناہ کبیرہ ہے مگر لوگ باز نہین آتے اس سے لازم آیا کہ اپنے ملکی بھائیون کو بھی کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچانا چاہئیے اس لئے کہ یہ بھی اُسی ملک کے جزو اعظم ہین۔ اگر کل پاک ہے تو اُسکے اجزا بھی پاک ہونگے۔ اور اسلئے انسان انسان کا لحاظ فرض ہے۔ کیونکہ سب اسی دنیا کے رہنے والے ہین ؎

| | |
|---|---|
| بنی آدم اعضاے یک دیگر اند | کہ در آفرینش ز یک جوہر اند |

کیا یہ تعجب کی بات نہین ہے کہ ہاتھ پاؤن کو نقصان پہونچائین یا آنکھین ہاتھون کو قطعی امداد نہ دین۔ جسم کے تمام اعضا اگر درست نہون تو جسم کبھی تندرست نہ کہلائیگا۔ یہ ظاہر ہے کہ جسم کے تمام اعضا جسم کے تندرست رہنے مین مدد دیتے ہین۔ اسیطرح ہم بھی چونکہ ایک ہی سوسائٹی کے ممبر ہین اور ہم سب کو ایک ساتھ رہنے کی ضرورت ہے لہذا ہمپر بھی فرض ہے کہ ہم بھی آپسمین ایک دوسرے کی امداد کرین کیونکہ اگر کسی سوسائٹی کے ممبر فرداً فرداً ایک دوسرے کی امداد نہ کرین تو وہ سوسائٹی قائم نہین رہ سکتی۔ ہمکو لازم ہے کہ کسی شخص کو اس خیال سے سزا نہ دین کہ وہ قصوروار ہے بلکہ اس لئے کہ آیندہ ویسا نہ کرے۔ جو قصور ہو چکے یا جو ہونے والے ہین اُنکے لئے سزا نہین دیجاتی۔ غصہ کو قائم

رکھنے کا حکم تو شریعت نے بھی نہین دیا ہے بلکہ اگر ہے تو اسکا کہ جہانتک ہو سکے ضبط کیا جائے۔ وَاِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ - خدانخواستہ اگر یہ قاعدہ مقرر ہی ہو جاے کہ ہر خطا کار اور سہو کرنے والے کو ضرور ہی سزا ملنی چاہیئے تو تمام دنیامین ایک شخص بھی یقیناً ایسا نہ ملے گا جس نے سزا نہ پائی ہو ٥

ظ آدمی اُسکو نہ جانیئے گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش مین یاد خدا نرہی جسے طیش مین خوف خدا نرہا

## نمبر ۸

ہمکو چاہیئے کہ غصہ کو ضبط کرین خواہ وہ ہمارے افسر کے کسی فعل کا نتیجہ ہو یا برابر والے کا۔ یا ماتحت کا۔ برابر والون سے لڑنا چاہیئے یا نہین ابھی تک اسکی نسبت حکما اور عقلا نے کوئی صحیح راے قائم نہین کی ہے۔ افسرون سے لڑنا حماقت اور مغلوب الغضبی ہے۔ اور ماتحتون سے کمینہ پن۔ یہ نہایت ہی ذلیل اور کمینہ شخص کا فعل ہے کہ جو اُسے کاٹے اُسکو وہ بھی کاٹنے کی کوشش کرے۔ اگر ہم یہ سوچین کہ جس شخص سے ہمنے رنج پیدا کر لیا ہے اگر محبت سے اُسکے ساتھ رہتے تو کہانتک آپسمین ایک دوسرے کو فائدہ پہونچتا۔

قصورات عفو کرنے کے لیے رحمدلی کی ضرورت ہے - اگر ہم کسی کا قصور معاف کرنا نہین چاہتے نہ سہی - مگر یہ تو سوچیے کہ اگر ہمارے ساتھہ بہی لوگ ایسا ہی کرین تو پہر کیا ہو؟ افسوس کتنے مرتبہ وہ شخص خود ہی معافی کا خواستگار ہوا ہے جسنے اورونکو معاف نہین کیا تہا! اور یہ بہی دیکہنے والون نے دیکہا ہی ہوگا کہ جو لوگ عفو تقصیرات نہین کرتے تہے زمانہ نے آخر کار اُنکو انہین لوگون کے پاؤن پر لا گرایا - جو اُن سے معافی کے خواستگار تہے - اِس سے بڑہکر تو دنیا مین اور کوئی لطف بہی نہین ہے کہ دشمن کو دوست بنا لیا جاوے - اگر کوئی شخص تمسے ناراض ہو تو تم اُسکو نفع پہونچانے کی کوشش کرو اِسکا ملال ضرور ہی رفع ہو جاوے گا - اگر ایک طرف سے بہی سلسلہ اتحاد قائم رہے تو لڑائی ہرگز نہ ہو - ہان جہان مقابلہ کی کوشش کیجاویگی وہان لڑائی ضرور ہی ہوگی - اگر خدانخواستہ ایسا ہی اتفاق ہو کہ دونون طرف سے چہڑ جاوے تو جو خود بخود پہلے ہٹ جاویگا وہی اچہا رہے گا - جو اپنے آپکو غالب سمجہے گا عقلا کے نزدیک تو کیا ہر شخص کے نزدیک وہی مغلوب الغضب سمجہا جاویگا - اگر تمپر حملہ کرکے کوئی شخص تم کو مضروب کرے - تو تم اُسکا پیچہا نہ کرو - تمہارے حملہ کرنے سے اُسے دوبارہ تمپر حملہ کرنے کا موقعہ ملیگا - اور جب دو طرفہ چلنے لگیگی تو اُس وقت اگر تم ہٹنا بہی چاہوگے تب بہی ممکن نہ ہوگا -

## نمبر ۹

نیک آدمیون کو اگر تم سمجھا دو گے تو تم سے وہ خوش ہونگے ۔ نصیحت سے تو بدکار اور شریر ہی ناراض ہوتے ہین ۔ دعوتون مین لوگون کے مُنہ سے اکثر الفاظ لایعنی اور غیر مہذب نکلجاتے ہین اور مذاق ہی تمام مین طوالت ہوجاتی ہے ۔ بُری صحبت سے ہمیشہ بچنا چاہیئے ۔ شراب پینے کے بعد جو باتین ایسے لوگون کے مُنہ سے نکلتی ہین وہ سب بیہودہ ہوتی ہین ۔ شرابیون کی ظاہری متانت اور سنجیدگی محض مصنوعی اور نمائشی ہے ۔ دعوت مین اگر کوئی شخص ایسی جگہہ بٹھا دیا جاسے جو اُسکی شان اور عزت کے مناسب نہین ہے تو وہ اُس شخص سے غالباً ناراض ہوگا جو یا تو اُسکے پاس بیٹھا ہے یا جسنے اُسے مدعو کیا ہے ۔ یا اُس سے جو اُس سے بہتر جگہہ بٹھایا گیا ہے ۔ مگر میری راے مین اسکا خیال حماقت آمیز ہے ۔ اسکی پرواہی کیا ۔ مسند اور تکیہ کسیکی اقتدار کو بڑہا نہین سکتین ۔ مثل ہے کہ "صدر ہرجا کہ نشیند صدر است"

## نمبر ۱۰

وقتاً فوقتاً اگر ہم اُن برائیون پر نظر ڈالتے رہین جو غصہ سے پیدا ہوتی ہین تو ہمکو کبھی غصہ نہ آئے اور اگر ہم اُسپر معہ اسکے تمام متعلقات اور نتیجون کے کماحقہ غور کرینگے

تو معلوم ہو جاے گا کہ اُسمین کسقدر بُرائیان ہین - اگر اور بُرائیون کے ساتھ ہم اسکا مقابلہ نہ کرینگے تو اسکے اصلی نقائص کا انکشاف بہتر نہ ہوگا - اور نہ ایسی حالت مین پورے طور سے اُسکے متعلق تمام بُرائیون سے ہم واقف ہو سکین گے -

ایک ایماندار شخص جو لالچی نہین ہے ممکن ہے کہ اُسمین لالچ پیدا ہو جانے سے لالچی بن جائے - مگر تاہم وہ حریصون کے سے بدنما افعال نہ کرے گا - غصہ آتا سب کو ہے مگر سواے نقصان کے اُس سے فائدہ کسیکو نہین ہوتا بغض عداوت اور کینہ کشی سے بھی غصہ بدتر ہے - اگر دو شخص آپسمین رنجیدہ اور ناخوش ہین تو ایسا ہی انکو ہونا بھی چاہیئے یہی عداوت کا نتیجہ ہے کہ غصہ اُن دونون کو ہمیشہ ناخوش اور غمگین رکھے - کینہ - عداوت اور بغض سے گاہ گاہ ہی خراب نتائج پیدا ہو جاتے ہین مگر غصہ سے ہمیشہ - جو غصہ کو دوست رکھتا ہے وہ اُسیکا دشمن ہے اور اُس شخص کو نقصان پہونچنے سے وہ بہت ہی محظوظ ہوتا ہے فطرت انسانی مین سب سے ذلیل شے غصہ ہے - فطرت دو شخصون مین محبت پیدا کرانے کی کوشش کرتی ہے مگر غصہ نفرت فطرت ایک دوسرے کی ہمدردی کی کوشش کرتی ہے مگر غصہ اسکے برعکس - فطرت سے فائدہ پہونچنے کی امید ہوتی ہے اور غصہ سے نقصان کی - غصہ کی بنیاد شبہہ پر ہے جو بظاہر بہت ہی مضبوط معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت مین نہایت ہی کمزور ہے - اسلیے کہ جس شخص کی نسبت شبہہ کیا جائے منزہ ہے

کہ اُسمین بمقابلہ شبہہ کرنے والے شخص کی کمزوریان زیادہ ہونگی۔ وہ شخص واقعی بہادر ہے جو اپنی کیفیت سے بخوبی واقف ہے اور کسیکو عوض لینے کے خیال سے نقصان نہین پہونچاتا۔ اُسکو کسی بات کا رنج ہی نہین ہوتا۔ جسطرح سخت اور پتھریلی شے پر تیر لگتے ہی پلٹ جاتا ہے اور اُسیکے پھل کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہوتا ہے اسیطرح جب کسی مستحکم اور مضبوط دل پر کوئی شخص حملہ کرتا ہے تو آخر کار حملہ کرنے والا ہی پشیمان اور شرمندہ ہوتا ہے جب صدمہ کو دل نے برداشت کرلیا وہ صدمہ کی صفت سے گر گیا اور بمقابلہ دل کے وہ بہت ہی ضعیف اور کمزور پایا گیا۔ یہ کتنی بڑی ہمت اور تعریف کی بات ہے کہ تمام مصائب اور صدمات کو دل برداشت کرسکے۔ اس سے اسکے دل کی علو ہمتی ظاہر ہوتی ہے۔ بدلا لینے کا خیال پیدا ہونا گویا رنج پہونچ جانیکی رسید ہے۔ وہ دل جو بدلا لینے کی ترغیب دے اُسکے دون ہمتی مین کچھہ بھی شبہہ نہین وَالَّذِينَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ۔ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا۔ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ۔ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ۔ ترجمہ اور جو ایسے غیور ہین کہ جب اُنپر کسی کی طرف سے بیجا زیادتی ہوتی ہے تو وہ واجبی بدلہ لے لیتے ہین اور بُرائی کا بدلہ ہے ویسی ہی بُرائی۔ اسپر بھی جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اُسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے بیشک وہ ظلم کرنے والونکو پسند نہین کرتا۔

تکلیف دو ہی شخص سے ہوپنچ سکتی ہے زبردست سے یا زیردست سے
زیردست یا کمزور کو تکلیف پہونچانا جیسا ہے وہ ظاہر ہے - اگر زبردست سے ہے
تو اللہ مع الصابرین کا وعدہ تمہاری اشک شوئی کر رہا ہے -

## نمبر ۱۱

اس مختصر زندگی کے مختصر زمانہ کو اپنے لیئے اور اورونکے لیئے صلح کل اور امن پسند بنانے کی کوشش کرتے رہو - زندگی مین ایک دوسرے سے اسطرح سے میل جول رکھو کہ مرنے کے بعد تمہاری موت پر ہر شخص افسوس کرے اسطرح جی کہ بعد مرنے کے یاد کوئی تو گاہ گاہ کرے - اپنے ملازمان - اپنے افسر اور اپنے بادشاہ وقت - اور اپنے متعلقین سے کیون ناراض رہتے ہو تھوڑے دن کا معاملہ ہے - موت نزدیک ہے - اور عنقریب ہم سب کو برابر کردے گی - اِس بات کی کوشش ہمیشہ کرنا چاہیئے کہ اس زندگی کا باقی حصّہ بھی آرام اور اطمینان سے کٹ جائے تاکہ مرنے کے بعد ہماری موت کی خبر سُنکر کسی کو مسرت نہو - جب بڑی بڑی بدکاریون کا خوف تمکو ہر طرف سے گھیرے ہے تو چھوٹی بدکاریون سے نپٹنے کی فرصت کہان ؟ لڑائی کرنے اور بناہ کے لیئے مقامات بنانے سے کیا نتیجہ ؟ جس سے تم ناراض ہوتے ہو آخر کار اُسکی حق مین موت ہی کی تو دعا کرتے ہو - اگر ایسا نکرو تب بھی ایک نہ ایک

روز اُسکا انتقال ہوئے گا۔ بد دعا کرنے مین تمہارا وقت اور تمہاری محنت دونون رائیگان جاتی ہین۔ جس بات کی تم خواہش کرتے ہو ایک روز وہ خود ہی ہوجائے گی۔ جب تک ہم جامۂ انسانیت مین ہین۔ انسانیت سے خارج ہونے کی کوشش ہمکو نہ کرنا چاہیئے۔ ہم اسطرح سے زندگی بسر نہ کرین کہ ہر شخص ہمکو مخدوش سمجھنے لگے ۵

| | |
|---|---|
| تو چنان زی کہ جو میری برہی | نہ چنان کر تو بمیری برہند |

فقرات لایعنی۔ صدمہ اور تکلیف پہونچانے کے خیال ہی سے ہمیشہ متنفر رہنا چاہیئے۔ جتنی عالی حوصلگی اس معاملہ مین ہم ظاہر کرین گے اُتنی ہی تکلیف اور پریشانی ہمکو کم ہوگی۔ اتنی سی دیر مین کہ مڑ کر کسی دوسری طرف دیکھین موت کا آجانا ممکن تو کیا یقینی ہے۔ پھر ایسی زندگی کے لئے اتنے جھگڑے ۵

| | |
|---|---|
| آئے ہوئی اذان سے چلے جب ہوئی نماز | اِس عرصۂ حیات مین کیا آئے کیا چلے! |

# ۶- تسکین موت

یوسی لس! تمہارے خط سے جسمین تمنے اپنے ایک دوست کی موت پر اظہار افسوس اور رنج کیا ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گویا تمہارا منشا یہ تھا کہ ابھی چند روز اور وہ زندہ رہتا تو بہتر تھا۔ اِس خط کو پڑھکر اِسلئے مجھے افسوس ہوا کہ تمہارا دل ابھی اسوقت تک انصاف اور اطمینان سے بالکل خالی ہے اور

اور جو بات کہ تمام انسانون مین نہین ہے وہ تم مین بہی نہین ہے - انسانون کے ساتھہ انصاف کے معاملہ مین تو مین نے اکثر دیکھا ہے کہ انصاف کرنے کی بہت کوشش کیجاتی ہے اور اُنکے حق مین اکثر انصاف ہی ہوتا ہے مگر خدا کے معاملات مین جب کبھی انصاف کی ضرورت پڑی ہے تو انسان ہمیشہ غیر منصف ہی ثابت ہوا ہے - قسمت کے شاکی ہم ہمیشہ رہتے ہین اور جوان موت کی خبر سُنکر ہم فوراً ہی کہہ اُٹھتے ہین کہ ہائے ایسے بھرے شباب مین اُسے موت آگئی بجاے اُسکے فلان شخص گر مرجاتا تو اچہا تہا - وہ کمبخت قبر مین پاون لٹکائے بیٹھا ہے مگر اُسے موت نہین آتی - اُسکے جینے سے سب دق ہین"

لیوسی لس ! ذرا انصاف تو کرو کہ خدا کو نعوذ باللہ تم اپنا مطیع کرنا چاہتے ہو تمکو چاہئے کہ تم اُسکے مطیع فرمان رہو - جب ایک دن مرنا ہے تو جلد مرے یا دیر مین اس سے کیا ؟ ۵

| | |
|---|---|
| رہا گر کوئی تا قیامت سلامت | پھر آخر کو مرنا ہے حضرت سلامت" |

تمکو طول عمری پسند ہے یا ایسی عمر جو تمہارے فرایض پورا کرنے کے لئے کافی ہو ؟ طول عمری خدا کی مرضی پر منحصر ہے اگر کسی طریقہ سے یہ نصیب ہوجاے تو اسکے لئے پہر ہمت کی ضرورت پڑے گی - طول عمری اُسیوقت تک اچہی معلوم ہوتی ہے کہ وہ ہر طرح سے مکمل ہو - مکمل سے میرا یہ منشا ہے کہ روح اپنی تمام قوتوت کا اظہار اُس زمانہ مین پورے طور سے کرچکی ہو - اسّی برس تک اگر کسی نے بیکاری

اور سستی مین زندگی بسر کر دی تو ایسے جینے کا کیا نفع ؟ اس شخص کی نسبت زندہ رہنے کا اطلاق نہین ہوسکتا بلکہ یہہ کہ وہ دنیا مین موجود ہے - ایسا شخص تجربہ کار بڈہون کیطرح نہ مریگا بلکہ بچون کی طرح - گو دیکہنے والے کہین گے کہ وہ تو اسّی سال زندہ رہا - مگر یہ عمر تو اُسوقت صحیح مانی جاے گی جب ہم یہ یقین کر لین کہ موت سے قبل جو زندگی اُسنے بسر کی ہے وہ مُردون کیطرح نہ تہی بلکہ زندون کی طرح - مگر اسکا یقین آنا بہت مشکل ہے - کسی جوان العمر مرجانے والے کی نسبت یہ افسوس کیا جاسکتا ہے کہ وہ جوان مرا لیکن اگر اُسنے نمک حلال رعایا - سچے دوست اور نیک اولاد کے فرایض کو پورے طور سے ادا کر دیا اور کوئی نقص یا بُرائی کسی قسم کی اُسمین نہ تہی تو گو اُسنے عمر بڑی نہ پائی مگر زندگی اچہی بسر کی - جس شخص کی نسبت تم سمجہتے ہو کہ اسّی برس تک زندہ رہا - یعنی یہ کہ اسّی سال اُسنے دنیا مین کاٹے میرے نزدیک یہ زمانہ اُسنے ویسے ہی کاٹا جیسے کہ جنگلی درخت اتنے عرصہ کے بعد یہی تو پُرانے کہلاتے ہین - خدا کیواسطے لیوسی لس - اپنی زندگی مین تم ایسے افعال کیجیو کہ قیمتی پتہرون کی مانند زندگی گو مقدار مین کم ہو مگر قیمت مین بیش بہا - ! پوچہنا اور دیکہنا یہ چاہیے کہ مرنے والے کے افعال کیسے تہے - تمکو شاید معلوم نہین کہ اُس شخص مین جو ضعیف ہو کر مرا اور اُسمین جسنے دولتمندی کی تحقیر کر کے اپنی پاک زندگی کے فرایض پورے طور سے ادا کر لینے کے بعد نیک نفس اور نیک طینت ہونے کی شہرت

حاصل کی دونون مین کیا فرق ؟ یہ فرق ہے کہ گو آخر الذکر شخص مر چکا مگر ہنوز زندہ ہے اور اول الذکر گو زندہ ہے مگر مردہ سے بدتر ہے - آخر الذکر شخص کی ہمکو تعریف و توصیف کرکے اُن خوش قسمتون مین اُنکا شمار کرنا چاہیئے کہ جنکو گو زمانہ نے بہت مختصر عمر عطا کی تہی مگر اُسے اُنہون نے نیکو کاری مین بسر کی - یہی وہ لوگ ہین جنپر خدا کے نور کا عکس پڑ چکا ہے اور جسکے نور کا مشاہدہ بہی اگر اُنہون نے کر لیا ہو تو عجب نہین ہے - ایسے لوگ معمولی آدمیون کی طرح نہین ہوتے وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہین - کل بہی زندہ تہے - کل بہی رہینگے اور پرسون بہی بلکہ ہمیشہ - اُنہون نے اِس دنیا کے لطف اُٹہائے اور انقلابات زمانہ کے مزے بہی چکہے - ایسے لوگون کی نسبت یہ سوال محض فضول ہے کہ وہ کب تک زندہ رہینگے - مین کہتا ہون کہ وہ ہمیشہ زندہ رہین گے - گو وہ مر چکے ہین مگر اپنی یاد آنے والی نسلون کے لیے چہوڑ گئے - اگر مجہے معلوم ہو جاے کہ میری زندگی کے افعال خدا قبول فرمالئے تو کوئی یقین کرے یا نکرے مین سچ کہتا ہون کہ اگر میری زندگی کا بقیہ حصہ نذرانہ مین قبول ہو کر مجہے جلد موت آجائے تو مین خوش ہون اور بہت خوشی سے جان دیدون ! اسلیے کہ مین نے کسی ایسے دن مرنے کے لئے خواہش نہین کی ہے جس روز کہ میرے تمام ارمان پورے ہو جائینگی بلکہ ہر ہفتہ کے ہر دن کو مین اپنی زندگی کا آخری دن سمجہتا ہون یہ سوال کسی شخص سے کیا جاتا کہ وہ کب پیدا ہوا تہا یا یہ کہ وہ اپنے آپ کو جوان

سمجھتا ہے یا نہین فضول ہے اسلئے کہ یہ اُسکے ذاتی معاملات ہین جسطرح
یہ ممکن ہے کہ پستہ قد آدمی کے سب اعضا صحیح اور تندرست ہون اوسیطرح یہ بھی
ممکن ہے کہ کسی شخص کی مختصر سی زندگی بھی نیکیون ہی سے مملو ہو - عمر نمایشی شے
ہے مین کب تک زندہ رہونگا محض اتفاقات پر مبنی ہے مگر کب تک مین
اچھے افعال کر سکتا ہون یہ میرے اختیار کی بات ہے
اور خدا مجھکو اسکی توفیق دے - سوچنے اور دریافت کرنیکی
یہ بات ہے کہ جو عمر فسق و فجور مین بسر کیجاے اُسکا شمار کس مین ہوگا ؟ مجھکو کوشش کرنا
چاہیئے کہ اس زندگی کو مین بسر کرون نہ یہ کہ وہ مجھے بسر کرے - اگر مجھسے پوچھو کہ کون
شخص دنیا مین سب سے زیادہ زندہ رہا - تو مین کہونگا کہ وہ جسنے اپنی عمر دانائی مین بسر کی
جسنے ایسا کیا اُسنے یقیناً سب سے اعلیٰ درجہ کی بات اپنی زندگی مین حاصل کرلی
ایسے شخص کو اسکا فخر کرنا چاہیئے اور خدا کا شکر کہ یہ بات منجانب اللہ تھی نہ کہ اُسکی
کوشش سے حاصل ہوئی - اگر اُسنے ایسا کیا تو بہت ہی اچھا کیا اسلئے کہ جیسی
پاک زندگی لیکر وہ دنیا مین آیا تھا اُس سے زیادہ پاک لیکر واپس گیا - اُسنے نیکبخت
ہونے کے لئے اچھی مثال قائم کی اور دکھلا دیا کہ وہ کیسا عالی حوصلہ شخص تھا - اگر
اُسکی عمر کچھہ اور زیادہ ہوتی تو وہ بھی گذشتہ زندگی کیطرح نیکی سے پُر ہوتی - کیا ہماری
یہ عمرین کچھہ کم ہین ؟ اسمین دنیا کے راز تو ہمپر منکشف ہوچکے - ہمنے جان لیا کہ
خدا اپنی کبریائی سے تمام دنیا پر کسطرح حکومت کرتا ہے - سال اپنے مقررہ زمانہ مین

کسطرح پورا ہوجاتا ہے - فطرت کیسے اُن چیزون کا خاتمہ کردیتی ہے جوکسی وقت
مین موجود تہین اور یہ کہ ان سب موجودات کو ختم کرکے ایک روز اپنے آپ کوبہی وہ
فنا کردے گی - ہم یہ بہی جانتے ہین کہ سیارے کسطرح اپنی قوت سے حرکت کرتے
ہین - سواے زمین کے اور کوئی چیز ساکن نہین - باقی متحرک اشیا کس تیزی کے
ساتہہ گردش کررہے ہین - ماہتاب کسطرح آفتاب کے قریب ہوکر گذرجاتا ہے
اور کسطرح باوجود اپنی سست چال کے تیز چلنے والے آفتاب کو پیچہے کردیتا ہے
ماہتاب کسطرح گہٹتا بڑہتا ہے - رات کسطرح ہوتی ہے اور دن کیسے - دنیا کی یہ
باتین توہم جان چکے اسکے بعد ہم اُس مقام پر جاینگے جہان ان چیزونکے بذات خاص
مشاہدہ کرنیکا موقع ملے گا - اور ہر شخص کے نزدیک وہان کا جانا ضروری ہے - خصوصاً
عقلا اسکے بہت ہی شایق ہین اسلئے کہ وہ سمجہتے ہین کہ خدا تک پہونچنے کا ذریعہ
یہی موت ہے جو نیک اور عمدہ افعال اس زندگی مین کئے گئے ہین وہی ساتہہ
لیجانے کے لئے کافی ہین - وہ یہ بہی سمجہتے ہین کہ اس جسمانی حالت مین بہی تو وہ
خدا سے علیحدہ نہین ہے اسلئے کہ اُنکا کوئی فعل اُسکی مرضی کے خلاف سرزد ہی نہین
ہوا - اپنی روح کو اپنی زندگی ہی مین اُنہون نے خدا کے پاس بہیجدی تہی اور اُسکے
عوض مین اُسکے نور کی شعاعون نے اُنکے دلون کو روشن کردیا ہے - غرض کرلو کہ
مرنے کے بعد پہر کچہہ نہوگا اور انسان فنا ہوجانے کے بعد پہر زندہ نہوگا مگر دنیا کے
قائم رہنے تک تو یہ کہا جائیگا کہ فلان شخص کیسا نیکوکار تہا گو وہ اُتنے دنون زندہ نہ رہا

جتنا کہ اُسے زندہ رہنا چاہیئے! افسوس کہ اُسکے صفحۂ زندگی مین چند ہی سطرین ہین - مگر خوشی کی بات ہے کہ جتنی ہین وہ نہایت ہی پاکیزہ اور سفید خلاق تہاری راے مین جو شخص کہ فن سپہ گری کے دکھلانے کا شائق ہے وہ کسوقت مرنا پسند کرے گا؟ آیا اُسوقت کہ جب وہ اپنے سب کرتب دکھلا چکے یا اُسوقت جبکہ اُنکو دکھلا رہا ہو -؟ کیا دنیا مین لوگ زندگی کے اسقدر شائق ہین کہ لڑائی کے وقت نہین بلکہ لڑائی ختم ہو جانے پر وہ مرنا پسند کرینگے؟ عقبیٰ مین جانے کے لیے ہمکو زیادہ عرصہ کی ضرورت نہین - موت کا گذر ہر مقام اور ہر راستہ مین ہے ہماری توجہ چھوٹی چھوٹی باتون پر بہت ہے - کیون ایسی بات سے بچنے کی کوشش کرین جسکو تجربہ اور یقین نے دکھلا دیا ہے کہ اُس سے بچنا سخت غیر ممکن ہی نہین بلکہ بالکل محال -

## ۷ - مرگ احبّا

پیارے لیوسی لس - تم اپنے دوست فلے کس کے انتقال کی وجہ سے بہت ہی پریشان معلوم ہوتے ہو - تمہارے والد ہونے کی حیثیت سے کیا تم کہہ سکتے ہو کہ تمہاری اس بیجا پریشانی کا اثر مجھپر نہوتا ہوگا؟ مین تمسے یہ تو نہین کہہ سکتا کہ تمکو اپنے دوست کی موت کا غم کرنا ہی نہ چاہیئے مگر یہ ضرور کہونگا کہ اگر اُسکا غم تم زیادہ نکرو تو بہتر ہے - گو مین جانتا ہون کہ ایسے وقت طبیعت پر استقلال

کسیکو حاصل نہین ہوسکتا - جو لوگ کہ مقدر کی چندان پروا نہین کرتے وہ بہی تو ایسی باتون سے متاثر ہوجاتے ہین ضبط کرنے پربہی اگر انکی آنکھون سے دو چار آنسو ٹپک پڑین تو خیر ایسا رونا جائز ہے مگر اس سے زیادہ نہین کسی دوست کے مرنے کی خبر سُننے پر ایک آنسو بہی نہ گرے یہ بہی ٹہیک نہین - نہ یہ کہ ہر وقت کوئی اُسکے لئے رویا ہی کرے - ایسی خبر کے سُننے پر آنکھون سے آنسوون کا گرنا ضروری ہے مگر ہر وقت افسوس کرنا غیر ضروری کیا اس تحریر سے تمہاری راے مین مین تمکو کسی سخت قاعدہ کی پابندی کرانا چاہتا ہون ؟ یہ بات نہین ہے - تمکو شاید معلوم نہین کہ یونان کے ایک مشہور شاعر نے رونے کے لئے صرف ایک ہی روز مقرر کیا ہے اور اسکا تذکرہ اُس فقرہ مین ہے جہان اُسنے نی اُوبی[ع۵] کے متعلق بیان کیا ہے - تم جانتے ہو کہ آنسوؤن کے نکلنے اور رونے کی کیا وجہ ہے ؟ آنسوؤن سے ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ہمکو اپنے مرحوم دوست سے محبت تہی اور اُسکے لئے ہم رنج کر رہے ہین - اور اس رنج کو مجسم ہم آنسوؤنہی کی شکل مین دکہلا سکتے ہین - کتنے بڑے افسوس کا مقام ہے کہ انسان اپنے لئے تو افسوس نہ کرے - اگر کرے بہی تو اورون کے لئے ! کیسی حماقت ہے -

ع۵ یونانی دیوتون کے قصون کی کتاب مین اس عورت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اپنی کثیر التعداد اولاد ذکور پر اسکو اسقدر ناز تہا کہ اوسنے اپالو وغیرہ سے جنگ آزمائی کا خیال کرکے اونکو چہیڑنا شروع کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسکی اولاد سب قتل کی گئی اور خود پتہر کی مورت ہوکر آج تک اُنکے رنج مین رو رہی ہے -

ذ رنج کی کوئی حد بھی ہے ؟ یہ سنکر ممکن ہے کہ تم یہ کہہ بیٹھو کہ کیا مین اپنے دوست کو بھلادون ؟ مین بجواب اسکے یہی کہونگا کہ اگر مرحوم دوست کی یاد اور خدمت تمہارے نزدیک خالی رونے سے ہی ہوسکتی ہے اور اسکے علاوہ کسی اور طریقہ سے نہین تو تمہارا رونا ضرور مناسب ہے بلکہ انسب - مگر یاد رکھو کہ یاد کرنے کا یہ طریقہ زیادہ عرصہ تک نبہ سکیگا - تہوڑے دنون رونے کے بعد تم ہر وقت موقعہ ہی ڈہونڈتے پہروگے کہ اس کمبخت رونے سے کسیطرح نجات ملے - اور ایسا کوئی موقعہ نہ ملنے پر تم سخت پریشان ہوجاؤگے - رہا - زمانہ - اُسنے تو بڑے بڑے صدمات کو مٹا کر چھوڑا ہے - اِس صدمہ کا کیا ذکر ہے - رنج کا خیال چھوڑتے ہی تمہارے چہرہ سے اوسکی علامات زائل ہوجائنگی کیا تم رنج اور غم کو ہمیشہ کے لئے اپنے جسم مین مقید رکھنا چاہتے ہو ؟ اگر تمہاری خواہش یہی ہے تو یاد رکھنا کہ چاہے جسقدر سخت تم اُسکی نگرانی کرو ہمیشہ کے لئے اُسکا تمہاری حراست مین رہنا غیر ممکن ہے وہ جلد نکلنے کے لئے بہت ہی خواہشمند ہے اور ایسا ہی ہوگا - کوشش کرنے کی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے مرحوم دوست کی یاد ہمکو خوش رکہ سکے - اسلئے کہ رنج دینے والی شئے کی یاد زیادہ عرصہ تک کرنے مین طبیعت پریشان ہوجاتی ہے اگر یہ غیر ممکن ہو کہ اپنے بچھڑنے والے دوست کی یاد رنج کے بغیر نہ ہوسکے تو خیر مجبوری مختصر سے رنج کرنے مین ہی ایک قسم کا مزا ہے حکیم ایٹلس ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ مجھے اپنے متوفی دوست کی یاد مین جو رنج کی تلخی معلوم ہوتی ہے وہ ویسی ہی مزیدار ہے

جیسی کہ سیب کی ترشی یا پُرانی شراب کی تیزی ہے اور اس تلخی یا تیزی کے رفع ہوجانے کے بعد جو لطف اور مزا آتا ہے اُسکا کیا کہنا! اگر ہم یہ تصور کرلین اور اس خیال پر قائم بھی رہین کہ ہمارے مرنے والے احباب تمسے زیادہ لطف اور امن کی جگہہ پر پہونچ گئے ہین تو فی نفسہ یہ خیال ہی ہمکو بشاش و محظوظ رکہنے کے لیے کافی ہوگا۔ بقول بعضے حکما کے ایسے دوست کی یاد سے جسمین رنج کی چاشنی نہو کچہہ لطف نہین غالباً اُنکا یہ خیال اسوجہ سے ہوگا کہ جس چیز مین ذراسی بھی چرپراہٹ نہین وہ لذیذ نہین ہوتی ـ مگر میری راے اسکے برعکس ہے مجھے تو اپنے مرحوم دوستون کی یاد بہت ہی لطف دیتی ہے۔ اسلئے کہ جب تک وہ زندہ تھے اس خیال سے اُنکو عزیز رکہتا تھا کہ کہین مجہسے علیحدہ نہوجاین اور اب جبکہ وہ مجہسے علیحدہ ہوگئے ہین تو اُنکی یاد مجھے یہ یقین دلاتی ہے کہ وہ میرے پاس ہین اور اب کبھی مجہسے علیحدہ نہوسکین گے ـ پیارے لیوسی لس - اب دونون مقولون مین سے جس مقولہ کو تم پسند کرو اُسکے مطابق عمل کرنا تمکو لازم ہے مگر ہرحال مین یہ بات یاد رکہنے کے قابل ہے کہ خدا کی عطا کی ہوئی نعمتون کی ناشکری کبھی نہ کرنا - اور نہ اوسپر بیہودہ اور جھوٹے الزام لگانے کی کوشش کرنا - کچھہ شبہہ نہین کہ اوسنے تمسے تمہارا عزیز دوست چھوڑا دیا مگر یاد تو کرو کہ دیا بھی تو اوسی نے تھا - احباب سے زیادہ محبت نہ کرنا چاہیئے اِسلئے کہ ہم نہین جانتے کہ وہ ہمسے کب علیحدہ کرلئے جاینگے - اگر ہم اِس امر پر غور کرین کہ کتنی مرتبہ اپنی ضروریات کی وجہ سے وہ

ہمسے کتنے کتنے عرصہ تک علیحدہ رہے ہے کتنے عرصہ تک دور دراز سفر مین رہے۔
یا جبکہ ہم اور وہ دونون ایک ہی مقام مین تہے تاہم کتنا کم ایک دوسرے سے ملتے
تہے اگر ان تمام دنون کو جو اسطرح ہم مین اور ہمارے احباب مین علیحدگی رہی ہم جمع کرین
تو معلوم ہو جاے گا کہ برسون آپسمین ایک دوسرے سے ملاقات ہی نہین ہوئی۔
تو کیا یہ تعجب اور افسوس کا مقام نہین ہے کہ جب تک یہ مرنے والے دوست زندہ
رہے ہمنے کبھی اُن سے اُس عنایت او شفقت اور محبت کا اظہار نہین کیا جسکے
لیئے آج اُنکے مرنے کے بعد اُنکے لیئے رونے بیٹھے ہین اور محبت سابقہ کے
اظہار کے لئے آج موٹے موٹے آنسو گراتے ہین تاکہ دیکھنے والے دیکھین کہ
ہمکو اُن سے کسقدر محبت تہی۔ افسوس اسکا طریقہ سے اپنے اظہار رنج کے لیے
گویا ہم شہادت پیدا کرتے ہین!!۔
اپنے اُن دوستون کے ساتھہ جو زندہ ہین آج جو کچہہ ہمارا برتاؤ ہے وہ ظاہر ہے۔
ہم انکا مذاق اُڑاتے ہین۔ اُنکی بُرائیان کرتے ہین اور بُرائیون کے ساتھہ غیبت
اور عیب جوئی بہی۔! جسکے یہ معنی ہین کہ گویا وہ ہمارے مرحوم دوستون کی طرح گار ہے
اور خالص دوست نہین ہین۔ دوست ہونے کی حالت مین تو یہ کفران نعمت اور
کسی دوست کے نہونیکی حالت مین تو خدا کے شاکی رہکر ہمنے اُس سے زیادہ اپنا نقصان
کر لیا یعنی یہ کہ اُس کے گنہگار ہوگئے۔ مان لیا جاے کہ مقدر نے ہمسے ہمارے
ایک لائق دوست کو جدا کر دیا مگر ہمنے بہی تو کچہہ نہین کیا ایک کے بعد دوبارہ پہر کسیکو

ولیسا دوست سچا نہ بنا سکے۔ اصل یہ ہے کہ جب ایک ہی شخص کے ساتھہ کامل طور پر ہم محبت کا برتاؤ نہ کر سکے تو دوسرے کے ساتھہ کیونکر ممکن ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس ایک ہی انگرکھا ہو اور وہ چوری جاسے تو دوسرا بنانے اور جسم کے ڈھانکنے کی فکر کرنے کے بجاسے اگر اُسی کے لئے وہ روتا پھرے تو تمہاری رائے مین کیا وہ احمق نہین ہے؟ جس سے تمکو سچی محبت تھی وہ تو زمین مین مدفون ہو چکا اب دوسرے کی ضرورت ہے جسکے ساتھہ اُسی سچے دل سے محبت کیجاوے مردہ دوست کے لئے روسے جانا اور دوسرے کی فکر نہ کرنا بہت ہی خراب بات ہے بس بس۔ یہ نصائح جو مین تمکو تحریر کر رہا ہون کچھہ شبہہ نہین کہ نئے نہین ہین مگر پُرانے ہونے کے خیال سے یہ بھی لازم نہین آتا کہ مین انکی تحریر سے باز رہون جن لوگون کو کسیطرح تسکین نہین ہوتی زمانہ اُنکو تسکین دیکر ہی مانے گا۔ سمجھدار شخص کے لئے یہ کیسی شرمناک بات ہے کہ غم غلط کرنے کی ترکیب بجز تھک جانے اور مجبور ہو کر صبر کرنے کے اور کوئی نہ ہو!

ہمارے بزرگون نے بیوہ عورتون کے لئے سوگ کا زمانہ ایک سال کا مقرر کیا ہے۔ اسکے یہ معنی نہین ہین کہ اتنے زمانہ تک ضرور ہی سوگ کیا جاسے بلکہ یہ کہ اس سے زیادہ رنج کرنا جایز نہین مردون کے لئے کوئی میعاد اسلئے مقرر نہین کی کہ اُنکے لئے کوئی حد مقرر نہین ہو سکتی تھی۔ قاعدہ ہے کہ جس فعل کے کرنے سے انسان باز نہین آتا زیادہ عرصہ تک وہ اُسکو کر ہی نہین سکتا!۔

وہ عورتین جو اپنے شوہرون کی نعش کے پاس سے ٹالی نہین ٹلتین نہین اُنمین سے
ایک کو بھی بتلادو جسنے اُسکے جلنے کے بعد پورے ۳ دن بھی غم کیا ہو!! تازہ صدمہ پر ہر شخص
ہمدردی کرتا ہے مگر صدمون کے پُرانے ہوجانے کے بعد ان مبتلایان غم پر ہنسی
آتی ہے اور اُنکا مضحکہ اُڑایا جاتا ہے اسلئے کہ ہمیشہ غم کرنا یا تو حماقت کی نشانی ہے
یا مصنوعی ہوتی - لیوسی لس - یہ باتین مین تمکو اس وجہ سے تحریر کئے دیتا ہون
کہ جب تمہاری سی عمر میری تھی تو میرے بھی ایک عزیز دوست اینٹس ویری نس
نے انتقال کیا تھا - اُسکی موت کا غم مجھے اسقدر ہوا تھا کہ لوگ مجھے مذاق مین
رنج مجسم کہا کرتے تھے - مگر اب جو غور کرتا ہون تو اپنی اس حرکت سابقہ پر مجھے خود
افسوس آتا ہے - میرے اسقدر رنج کھنے کی وجہ یہ تھی کہ اول تو وہ بمقابلہ میرے جوان تھا
دوسرے میرا خیال تھا کہ مرنے والے بحساب پیدائش مرا کرتے ہین - افسوس کہ اس
سے پہلے مین نے اسپر کبھی غور نہین کیا تھا کہ وہ مجھسے پہلے مر سکتا تھا ورنہ میرے
خیالات ایسے بیہودہ نہ ہوتے اول اول - اس معاملہ مین مقدر نے ناتجربہ کار پاکر ہو کہ مین میرے
اوپر اپنا وار کر لیا - مگر اب مجھپر بخوبی روشن ہو گیا ہے کہ تمام چیزین دنیا مین فانی ہین بلکہ
ساتھ یہ بھی کہ کسی شئے کے فنا ہونے کا وقت بھی کسیکو معلوم نہین ہے - جس امر کا
ہونا ہر وقت ممکن ہے تو کیا آج اُسکا ہوجانا غیر ممکن ہے؟ عزیز لیوسی لس تمکو
یہ کبھی فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ جہان اپنے دوست کے جانے کا آج تم غم کر رہے
ہو وہان تمکو بھی تو کل یا پرسون یا کسی روز جانا ہے اور اگر عقلا کا یہ کہنا صحیح ہے کہ ہمارے لئے

وہان مقامات عمدہ عمدہ بنائے گئے ہین توجس شخص کی نسبت ہم یہ سمجھتے ہین کہ وہ مرکر فنا ہوگیا وہ اسوجہ سے نہایت ہی خوش قسمت ہے کہ ہمسے پہلے اُن عمدہ مقامات پر پہونچکر اُنپر قابض ہوگیا۔

## ۸۔ ضعیفی کی تسکین

مین اپنے باب مین جس بات پر اب غور کرتا ہون تو اُس سے ضعیفی ہی کے آثار پائے جاتے ہین۔ تہوڑا زمانہ گذرا کہ مین اپنے فلان دیہات والے مکان مین جاکر ٹہیرا تہا جو شہر سے نزدیک ہے۔ اُسکی روزانہ مرمت کا خرچ دیکھکر ایک روز مین نے کارندہ سے پوچہا کہ باوجود اسقدر صرف کے مکان ایسا بے مرمت کیون ہے؟ اُسنے کہا کہ اسمین میرا قصور ذرا بھی نہین۔ اِسکے درست رکہنے مین حتی المقدور مین نے کمی نہین کی مگر عمارت چونکہ پُرانی ہو گئی ہے اسلئے میرا بس نہین چلتا۔ مجہے یہ سُنکر نہایت سخت تعجب ہوا اِس لئے کہ اُس مکان کو خود مین نے ہی بنوایا تہا لیوسی لس۔ اب تم میری عمر کا اندازہ کر سکتے ہو جبکہ میرے وقت کے پتہر اور میرے سامنے کی بنی ہوئی اینٹون مین اسقدر کہنگی آگئی ہو! اُسکی اس بات سے متاثر ہوکر مین چپ ہو رہا اور مکان اور باغچہ کے متعلق اور باتون پر خفا ہونے کا موقعہ تلاش کرتا رہا۔ درختون کے پاس جاکر مین نے کارندہ سے کہا کہ دیکہو اسکے پتے کیسے خشک ہو رہے ہین۔ شاخین بہی کمہلائی ہوئی ہین اور اسکے تنہ پر مٹی اور غلیظ لگا ہوا

ہے۔ اگر تمکو ذرا سی بھی فکر ہوتی تو انکی حالت ایسی نہوتی۔ تمکو چاہیئے تہا کہ انکے چارون طرف گڈہا کہودوا کر پانی بہروا دیتے۔ اُسنے میرے ہی سر کی قسم کہاکر کہا کہ مین یہ سب باتین کرچکا ہون مگر درختون کے پُرانے ہوجانے کی وجہ سے میری کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی تہی۔ درختون کو پُرانا کہنے پر مجہے یاد آگیا کہ مین نے ہی تو اُنہین لگائے تہے اور اُنہین بیل اور پتیان میرے ہی سامنے آئین تہین! دروازہ کیطرف مُڑکر دیکہا تو معلوم ہوا کہ ایک نہایت ہی ضعیف العمر شخص مردہ کیطرح پڑا ہوا ہے۔ مین نے پوچہا کہ یہ شخص کون ہے اور کہان سے آیا۔ اُس سے مخاطب ہوکر دریافت کیا کہ اسے شخص تجہے ایسی زندگی سے کیا مزا ملتا ہے کہ نعش کا ایک بوجہہ اور اپنے اوپر لئے پہرتا ہے؟ بجواب اِسکے اُسنے کہا کہ کیا تمنے مجہے نہین پہچانا؟ مین فلیسیو ہون جسکے پاس بچپن مین تم بیٹہکر اپنے کہلونون سے کہیلا کرتے تہے مین تمہارے ساتہہ کہیلا ہون اور تمہارے کارندہ فلاسی ٹس کا لڑکا ہون مین نے غور سے دیکہا تو وہ بالکل ضعیف ہوگیا تہا۔ ہنسکر مین نے اوس سے کہا کہ تم تو دوبارہ بچے ہوگئے۔ تمہارے مُنہ مین تو ایک دانت بھی نہین رہا اور اسکے بعد ہنسی مین یہ بات ٹل گئی۔ لیوسی لس اگر سچ پوچہو تو مجہے اپنی ضعیفی کی یہ حالت اِس مکان اور اِس باغیچہ نے یاد دلادی۔ لہذا اِس ضعیفی سے ہمکو اب اُنس اور محبت کرنا چاہیئے۔ اگر ہم لوگ چاہین تو عمر کے اس حصہ سے بھی لطف حاصل کرسکتے ہین۔ سیب مین جب تک کہ وہ خشک نہین ہوتا شیرینی پیدا ہی نہین ہوتی۔

بچپنے کا لطف اُس زمانے کے ختم ہو جانے کے بعد ہی آتا ہے - شرابیون کو اُنکے آخری جام کا پہلا گھونٹ ہی جو نشہ مین چور کر کے دنیا و مافیہا سے اُنہین بیخبر کر دیتا ہے بہت ہی مزا دیتا ہے - جو چیز زیادہ مزیدار ہوتی ہے مُنہ کا ذائقہ درست کرنے کے لئے وہ بعد ہی کو کھائی جاتی ہے - گذرنے والی عمر اسلئے زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے کہ ابھی وہ بالکل بے مصرف نہین ہوئی ہے - اُس شخص کی عمر بھی جو قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھا ہے مسرت سے خالی نہین - اُسکے لئے یہی ایک مسرت کیا کم ہے کہ اُسکے بعد پھر کسی شئے کی ضرورت اُسے نہو گی اور نہ وہ کسی کا محتاج ہو گا - اپنے جسم کو ہر قسم کی حرص اور ہوسون سے پاک دیکھکر پھر ایسے شخص کو کتنی بڑی خوشی کا موقعہ ہے! لیکن بس ممکن ہے کہ تم یہان پر یہ کہو کہ ضعیف العمری کیا خاک اچھی ہے جسمین موت سے ہر وقت کا سامنا ہے! مگر سب سے پہلے تم مجھے یہ تو بتا دو کہ موت کسکے لئے نہین ہے؟ جوان آدمیون کو اُسکا خوف ویسا ہی ہے جیسا کہ بڈہون کو اسلئے کہ عمر کے لحاظ سے ہم لوگ نہین مرتے - ضعیف سے ضعیف عمر والا شخص بھی یہی چاہتا ہے کہ ایک دن اور وہ زندہ رہجائے کیونکہ ایک دن بھی تو زندگی کا کوئی نہ کوئی حصّہ ہے اور انہین حصون سے ملکر ہماری یہ عمر بنتی ہے - اِس عمر مین بہت سے دائرہ ایک دوسرے کے اندر ہین اور سب سے بڑا دائرہ وہ ہے جسے زندگی سے موت تک کے زمانہ کو گھیر رکھا ہے - اُس سے چھوٹا وہ دائرہ ہے جسکو زمانۂ شباب کہتے ہین اور اوس سے چھوٹا لڑکپن کا - دونون کے

ضرب دینے سے سال بنجاتے ہین اور یہ حاصل ضرب ہی تو ہماری "زندگی" ہے - سال کے دائرہ مین مہینے شامل ہین اور مہینون مین دن - جو عمر کا نہایت ہی قلیل زمانہ ہے - دنون کا آغاز ہوتا ہے اور اختتام - جو دن ختم ہو جائے تو اُسکی نسبت یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہماری عمر کا شاید وہ آخری دن تھا - اور اُسکو اس یقین کے ساتھہ ختم کرنا چاہیئے کہ سب سے اچھا حصہ زندگی کا وہی ہے - اگر دوسرے روز بھی ہم زندہ رہ گئے تو ہمکو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے - یہ دوسرا دن بھی اسیطرح اور اسی خیال کے ساتھہ جسنے کاٹ دیا اُسنے گویا دل پر پوری فتح پالی اور ہر ایسا شخص نہایت ہی خوش نصیب ہے "مین آج بھی زندہ رہا" علی الصباح یہ سمجھکر پلنگ پر سے جو شخص اُٹھیگا وہ ضرور وہ دن نکوکاری مین صرف کرلے گا -

لیوسی لس - اب مین اس خط کو ختم کرتا ہون - تم کہوگے کہ والد کا خط آیا تو - مگر خالی خولی !! نہین بالکل خالی نہین ہے - اسکے ساتھہ "کچھہ نہ کچھہ" ہے - "کچھہ نہ کچھہ" مین نے ناحق کہا اسکے ساتھہ تو "بہت کچھہ" ہے - اس خط کے یہ فقرات ہی کہ "کسی شئے کا طلبگار رہنا بہت برا ہے اور نہ کسی شئے کی امید مین ہر وقت رہنا چاہیئے - اپنی زندگی انسان کو آزادی سے بسر کرنا چاہیئے جسکا طریقہ یہی ہے کہ کسی کا پابند رہے اور نہ محتاج - اگر کوئی ایسا کرنا چاہے گا تو اُسکے لئے چار و نطرف راستے کُھلے ملینگے - اگر اسپر کوئی عمل کرے تو یہ باتین دنیا کی ہزار ہا نعمتون سے بڑھکر ہین - یہ کتنے بڑے شکر کا مقام ہے کہ کوئی شخص زندہ

رہنے کے لئے مجبور نہین کیا گیا اور اُمیسر پہ آزادی کہ اپنی ضرورتون کو دبا دینا یا کم کر دینا ہر شخص کے لئے جائز قرار دیکر اُسکے اختیار مین دے دیا گیا ہے۔ شاید تم کہو کہ یہ قول "اپی کیورس" کا ہے میرا نہین۔ مگر تمکو اس سے کیا مطلب کہ میرا قول ہے یا دوسرے کا۔ اگر سچا ہے تو میرا ہی ہے اسلئے کہ "اپی کیورس" کے اس قول کو امانت رکھکر تم تک پہونچانے والا اور اُسکے متعلق تم مین جوش پیدا کر دینے والا تو مین ہی ہون۔ وہ لوگ جو بزرگون کے اقوال پر بلا خیال اِسکے کہ وہ کسکا قول ہے عمل کرنیکو تیار ہین اُنکو اس بات کا پورا پورا یقین ہے کہ جو اقوال زبان زد خاص و عام مین وہ ضرور سچے۔ عمدہ اور مستند ہین۔

## نمبر ۹

## تعلیم و تربیت اولاد

(۱)

اولاد کی تعلیم اور تربیت کا خیال شروع ہی سے رکھنا مناسب بلکہ انسب ہے مگر طریقہ تعلیم و تربیت نہایت ہی مشکل شے ہے۔ اس امر کا لحاظ نہایت ضروری ہے کہ بچون کے مزاج مین غصہ اور کاہلی اور بزدلی پیدا نہ ہونے پاوے۔ ایک بڑی دقت یہ ہے کہ جن باتون کے لئے بچون کو سراہنا یا جنسے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے بعض وقت اونمین زیادہ فرق نہین ہوتا اور کسی بدیہی

فرق کے ہونے سے ہوشیار آدمی بھی بسااوقات غلطی کر بیٹھتے ہین - تعریف
سے بچون کا دل بڑہتا ہے اور دہمکانے سے وہ سست اور بزدل ہوجاتے ہین
زرا سی بھی تعریف کردیجیے اور پہر دیکھیے کہ اُنکے دلون کی کیا کیفیت ہوجاتی ہے
خوشی سے شگفتہ ہوکر سیکڑون امیدین اونمین سماجاتی ہین - مگر اسکے لئے احتیاط
کی بھی ضرورت ہے اسلیے کہ یہی خوشیان اور امیدین بچون کو غصہ ور اور شوخ
بھی کردیتی ہین - ہمارا فرض ہے کہ اُنکی تربیت مناسب طریقہ سے کرین - ایسی -
کہ اُنکی حالت دونون کے بین بین رہے گھوڑے کو بعض وقت جسطرح کانٹا مار کر
تیز کرنا پڑتا ہے وہی طریقہ بچون کے نرم دلون کے ساتہہ برتنا چاہیے تاکہ خراب
اور بُری باتین اونمین جاگزین نہ ہونے پائین اور اگر ہوگئی ہون تو نکل جائین -
عاجزی سے مانگنے کا اُنکو عادی نہ ہونے دینا چاہیے - منع کرنے پر بھی اگر باز
نہ رہین تو شئے مطلوبہ اُنکو ہرگز نہ دیجائے - اونپر ظاہر کردینا چاہیے کہ جو شئے اُنکو
دیجاتی ہے یا دیجاے گی اُسکے پانے کے وہ مستحق ہین اس لئے کہ اُنکے
عادات اور خصائل اچھے ہین اور یہ کہ آیندہ بھی ویسے ہی اچھے رہین گے - ہمکو خیال
رکہنا چاہیے کہ ہمارے بچے محنت کرنے مین اپنے ساتھیون کے برابر ہون اور
یہ کہ اُنکے ساتہہ وہ بے لطفی سے پیش نہ آئین - اپنے جن ہم مکتبون سے اونکو
اپنے سبق کے متعلق بحث کرنے کی ضرورت پڑے اُن سے اُنکو بے تکلف
رہنا چاہیے - اسکی سخت احتیاط چاہیے کہ نقصان پہونچانے کا خیال اُنکے دلین

پیدا انہونے پائے تحمل اور بردباری کے عمدہ نتیجونسے اونکو مطلع کرو نیا والدین کا فرض ضروری ہے اگر وہ کوئی اچہا اور قابل تعریف فعل کرین تو اُنکو آگاہ کردینا چاہیئے کہ اُسکی وجہ سے اُنکو فخر اور ناز کرنا نہ بیجا ہے۔ اسلئے کہ شیخی کرنے والا ہمیشہ مغرور اور خودسر ثابت ہوا ہے۔ اُنکو تفریح کی ضرورت ہے مگر نہ ایسی کہ جس سے وہ سست و کاہل اور عیش طلب ہوجائین۔ دولار۔ اور پیار کے ساتہہ تعلیم دینے سے طبیعت مین غصہ پیدا ہوتا ہے اور غصہ سے خودسری اور آزادی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے خود مختار ہوکر آوارہ مزاج اور خراب خستہ ہوجاتے ہین۔ وہ صاحبزادے جو اپنی ہی ضد رکہنے کے عادی ہوگئے ہین یا جنکی آنکہون سے اُنکی مائین اپنی ہی چادرون سے آنسو پاک کیا کرتی ہین۔ نیز وہ بہی جو اُستاد اپنی مرضی کے موافق تلاش کیا کرتے ہین۔ یہی وہ صاحبزادے ہین جو آیندہ کسی صدمہ کو استقلال سے برداشت نہ کرسکین گے۔ غصہ غریبون کو تو نہین آتا اگر آتا ہے تو اُنہین کہ جو اپنے آپ کو امیر سمجہتے ہین۔ یا شریف یا حاکم۔ غصہ ہی ایسے لوگون کی دماغی حالت اُنکی نخوت اور اُنکے چہچھورے پن کو ظاہر کردیا کرتا ہے۔

خوشامد خورسے دولتمند ونکو غصہ ور بنا دیتے ہین۔ اور یہ کہہ کرکہ "بہلا اِس شخص کی کیا مجال تہی کہ آپ کو ایسا جواب دیتا۔ مگر آپنے تو خود اپنے آپ کو ایسا ذلیل کررکہا ہے۔ کہان آپ اور کہان وہ" اُنکو خودسر بہی کردیتے ہین۔ اور سچ پوچہو تو یہ خوشامد ایسی ہی بُری چیز ہے جسنے بڑے بڑے عقلمندون کو

بھی بیوقوف بناکر چھوڑا - ایسے خوشامدیون کو بچون کے قریب بھی نہ جانے دینا چاہیئے اسکی بڑی احتیاط چاہیئے کہ اُنکے کانون مین بجز حق بات کے کوئی اور آواز نہ پڑنے پائے بزرگون کا خوف - ادب اور لحاظ کرنا اور اُنکی تعظیم و تکریم اُنکا پہلا فرض ہونا چاہیئے - جس شے کے لئے وہ ضد کرین وہ اُنکو ہرگز نہ دیجائے اگر رونے پر بھی کسی چیز کے دینے سے انکار کر دیا گیا ہے تو خاموش ہوجانیکے بعد اگر دیدیجائے تو مضایقہ نہین - اپنے والدین کی دولتمندی سے انکا آگاہ ہوجانا اتنا بُرا نہین ہے جتنا کہ بحالت بچپن اُس دولت سے اُنکا مستفید ہونا - شرارت یا بداعمالی پر اُنکی گوشمالی کرنا یا اُنکو سزا دینا نہایت ضروری ہے -

(۲)

یہ نہایت ضروری امر ہے کہ لڑکون کے لئے ملازم اور اُستاد ایسے تجویز کئے جائین جو شریف النفس اور امن پسند ہون اسلئے کہ جو شے نرم و نازک ہوتی ہے وہ اپنے سے نزدیک والی شئے کا اثر جلد قبول کر لیتی ہے - اور اسیکے ساتھہ نشوونما پاکر آخرکار ویسی ہی ہوجاتی ہے - تجربہ مین آیا ہے کہ بڑے ہوجانے پر صدہا بچون سے وہی عادتین ظاہر ہوئین جو اُنکی مان اور اُستادون کی تھین - ایک بچہ جو حکیم افلاطون کے پاس تعلیم پاتا تھا مکان واپس آنے پر اپنے باپ کو ایک شخص پر غصہ کرتے دیکھکر کہنے لگا - کہ "یہ عجیب بات ہے مین نے افلاطون کو کسی پر غصہ کرتے کبھی نہین دیکھا" مگر مجھے پورا یقین ہے کہ

کہ اس واقعہ کے بعد بمقابلہ افلاطون کے اُسنے اپنے باپ ہی کی عادت کا تتبع کیا ہوگا۔ بچون کی غذا ہمیشہ نرم اور زود ہضم ہونا چاہیئے۔ اور پہننے کے کپڑے صاف اور سادہ۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جس بچہ کو شروع ہی سے اُسکے ہم مکتبون کے برابر رکہا گیا ہو اُن سے بعد کو وہ کسی امر مین کسی وقت شرمانے کا نہین۔

## نمبر ۱۰

| | | |
|---|---|---|
| فرق رکہا تہا کہ وہ سہ مین نہ کچہہ اسلام نے | | ستے برابر نفقہ و کسوت مین آقا اور خدم |

## نوکرون کے ساتہہ کس قسم کا برتاؤ ہونا چاہیئے

لیوسی لس۔ تمسے ملکر جو لوگ یہان آئے ہین اُنکی زبانی مجکو معلوم ہوا ہے کہ اپنے نوکرون سے تم بہت بے تکلفانہ برتاؤ رکہتے ہو یہ سُنکر مجہے نہایت خوشی ہوئی۔ تمہارا یہ فعل مبنی بہ احتیاط و ہوشیاری ہے اور نہایت ہی اچہا۔ سچ پوچہو تو وہ نوکر نہین ہین بلکہ ہماری طرح آدمی ہین۔ اور اُس شخص اور اس خاندان کے جسمین وہ نوکر ہین ساتہہ یار ہین۔ اُنکو ملازم نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ ایسے اطاعت گذار دوست جو اپنے دوست کی اطاعت کرنے کو اپنا فرض سمجھتے ہین تم مین اور اُنمین کچہہ بہی فرق نہین ہے اسلیئے کہ مشیت کا حکم تپر اور اونپر یکسان اثر رکہتا ہے۔ مجہے یہ دیکہکر سخت تعجب ہوتا ہے کہ دنیا مین ایسے بہی لوگ ہین

جو اپنے ملازمون کے ساتھ بیٹھکر کہانا کہانا ناپسند کرتے ہین اسکی وجہ غالباً وہی
قدیم رسم ہے کہ آقا کے سامنے جب تک کہ اُنکے کُل ملازم دست بستہ
حاضر نہ رہین اُنکو کہانا ہضم ہوتا ہی نہین۔ کہاتے مین چاہے جسقدر وہ بے چینیان
کرین مگر کسیکی مجال ہے جو زبان کہول سکے۔ زبان کُہلی نہین کہ جوتہ لات موجود
اگر خدانخواستہ کہین کہانسی۔ چہینک یا ہچکی آگئی توگویا قیامت ہی آگئی۔
اُنکے بولنے سے گویا خاموشی کا لطف جاتا رہتا ہے۔ اُنکے نزدیک نوکرون کا
فرض ہے کہ بہوکے پیاسے تمام دن اور رات ہاتہہ باندہے حاضر رہین یہی ملازمان
جنکا مُنہ اسطرح بند کیا جاتا ہے پیٹہہ پیچہے اپنے اپنے آقا کی بُرائیان کرتے ہین
اور جو کچہہ جی مین آتا ہے بکتے ہین۔ بخلاف اسکے وہ ملازمان جو اپنے آقاؤن
کے سامنے بلا تکلف بات چیت کر لیتے ہین۔ مشورہ اور صلاح دینے کی جنہین
عزت حاصل ہے۔ یہی وہ ملازم ہین جو اپنے مالکون کے لئے جان سے بہی
دریغ نہین کرتے اور تمام آفات مین سینہ سپر رہتے ہین۔ دعوتون اور جلسون وغیرہ
مین ان لوگون کا بہی جی ہنسنے اور بولنے کو چاہتا ہوگا مگر بیچارے کیا کرین جب
بولنے بہی پائین۔ اُنکے ساتہہ اسطرح کا بیہودہ برتاؤ کیجانے سے وہ ہماری جان
کے دشمن بنجاتے ہین۔ پُرانی مثل ہے۔ کہ "جتنے نوکر اُتنے ہی دشمن"۔
وقت ملازمت تو وہ ہمارے دشمن نہین ہوتے مگر بعد کو ہوجاتے ہین اُن کو وہ
وہ مغلظات گالیان دیجاتی ہین جنکو جانورون کی نسبت استعمال کرنے سے بہی

حاضر ہونا چاہیئے کہانا کہانے کے لئے دسترخوان اور میزون پر جب یہ لوگ بیٹھتے
ہین تو تہوک اور کہنکار کے لئے اوگالدان لئے ہوئے ایک نوکر کو حاضر رہنا چاہیئے
دوسرا دسترخوان پر سے فضلات صاف کرنے کے لئے - اور تیسرے کی
ضرورت اسلئے ہوتی ہے کہ عمدہ طور سے ران کے کباب اور مرغ مسلم وغیرہ
بکا سکے کیسا بدنصیب وہ شخص ہے جو مرغ - چڑیون - مرغابیون کو صرف ذبح اور صاف
کر کے پکانے کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اور اس سے زیادہ بدنصیب وہ
شخص ہے جو زبان کے ذایقہ کے لیئے اِن چیزون کا پکانا سیکہنا یا سکہانا
جائز رکہے - اِسکے علاوہ ملازمون کی اسلئے بہی ضرورت پڑتی ہے کہ وہ زنانہ
کپڑے پہن کر ساقی کا کام کرین اور اِسلئے بہی کہ مسخرہ بنکر ہنسین اور ہنسائین - اِن
مین باورچی خانہ کے ملازم بہی شامل ہین جنکا اِس امر سے واقف ہونا نہایت ضروری
ہے کہ اُنکے آقا کس قسم کا پلاؤ یا گوشت رغبت سے کہاتے ہین - نیز وہ کس
کہانے سے زیادہ خوش ہوتے ہین یا یہ کہ انکا معدہ کس قسم کی غذاؤن کو قبول
کر کے جلد ہضم کر سکتا ہے اور روزانہ کس وقت کہانے کا معمول ہے کیسے تعجب
کی بات ہے کہ ایسے ملازمان کے ساتہہ بہی جو اپنے آقاون کے اتنی ذرا
ذراسی باتون سے کماحقہ واقفیت رکہتے ہون اُنکے آقا کہانا کہانا پسند کرین
یہ اُمرا کبہی سوچتے بہی ہین کہ یہ لوگ جو ملازم کہلاتے ہین کیا کسی اور دوسرے
طریقہ پر پیدا ہوئے ہین - کیا وہ - ہوا جس سے امرا سانس لیتے ہین اُنکے سانس

لینے کے کام مین نہین آتی - یا یہ - کہ بخلاف اِسکے دوسرے طریقہ پر وہ تندرست اور مرتے ہین - غور کرنے سے اِن ملازمان مین ویسی ہی شرافت پائی جائیگی جنکی کہ اُنکے آقا مدعی ہین اور ان آقاؤن مین وہی کمینہ پن پایا جاویگا جسکے لئے یہ ملازم بدنام ہین - بلکہ پیری کے زمانہ انقلاب مین کتنے مجسٹریٹ بلکہ اس سے بھی بڑہکر وہ لوگ بھی جنکو مجلس شوریٰ مین داخل ہونے کی امیدین تھین تباہ اور برباد ہوکر بھیڑون کے گلّہ کی حفاظت اور دروازہ کی پاسبانی پر مقرر کئے گئے تھے - جب انسان ذراسی دیر مین بادشاہ سے فقیر اور امیر سے دربان ہوسکتا ہے تو اُن غریبون کی حالت پر اسقدر اظہار نفرت کیون؟ ممکن ہے کہ کل یہ شخص بھی ویسا ہی ہوجاوے - انقلاب زمانہ کا کیا اعتبار ہے ؎

| | |
|---|---|
| بیک گردش چرخ نیلوفری | نہ نادر بجا ماند نے نادری !! |

اِس معاملہ مین زیادہ بحث کرنا فضول ہے - خلاصہ یہ ہے کہ ماتحت اور ملازمان کے ساتھ ہمارا برتاؤ ویسا ہی ہونا چاہئیے جیسا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہمارے افسر ہمارے ساتھ رکھین - ہرچہ برخود نہ پسندی بر دیگران مپسند -

## اصلی اور سچّی شرافت

بیوی لِسں - اِس خط مین دوبارہ تمنے اپنی بزدلی اور طبیعت کی کمزوری کا اظہار کیا جس سے مجھکو افسوس ہوا - تمہاری تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تم قانون

فطرت اور مقدر دونون کے شاکی ہو اور خیال یہ ہے کہ یہ دونون تمہارے مخالف
ہین! تم یہ چاہتے ہو کہ تمام دنیا کی عیش وعشرت جو انسان کو یہان میسر آسکتی
ہے تمکو تنہا ملجائے - سبحان اللہ یہ عجیب خواہش ہے - فلسفہ مین بڑی خوبی یہ
ہے کہ وہ بلا قید شرافت وقومیت ہر شخص کو عزیز سمجھتا ہے - اور نہ فلاسفرون کے
لیے شرافت یا نجابت کی ضرورت ہے - اگر انسان اپنی اصلیت کو ڈہونڈیگا
تو اُسکا سلسلہ اُس ذات پاک تک لگجائیگا جو وحدہ لاشریک ہے اگر کوئی صاحب نائٹ کا معزز
خطاب کسی بادشاہ کی بارگاہ سے حاصل کئے ہوئے ہین تو یہ اوس شخص کی
ذاتی محنت اور جان فشانی کا نتیجہ ہے - مگر ایسے صدہا ہین جنکو
کوئی ذاتی اعزاز اور وقعت حاصل نہین ہے نہ جنہین کوئی خاص قسم کی خصوصیت
ہے - یہ قیودات صرف شاہی محلات اور دعوتون کے شرکت کے لئے مخصوص
ہین - عمومیت ہی ایسی عمدہ شے ہے جسے کسی خصوصیت کی ضرورت نہین -
انہین عام لوگون مین سے ترقی کرتے کرتے لوگ صاحب "خصوصیت" ہوجاتے
ہین - خدا کا شکر ہے کہ پاک قلب رکھنے اور نیک ارادہ ہونے کے لیے کوئی
خاص قوم یا ذات مخصوص نہین کی گئی - اور جنہین یہ صفات ہونگے وہ ہی شریف
کہے جانے کے قابل ہوسکتے ہین فلسفہ کو کسی امتیازی حالت کی ضرورت نہین -
سب کے حق مین وہ یکسان مفید ہے - سقراط کہین کا بادشاہ تہا - کلین تھیز Clanthes
اپنے باغیچہ مین اپنے ہاتہ سے پانی بہر کر ڈالا کرتا تہا - اللہ جل شانہ نے افلاطون

کو فلاسفری کے لئے اسوجہ سے انتخاب نہین کیا تھا کہ وہ شریف تھا بلکہ فلاسفر ہوجانے کے بعد وہ شریف بنا۔ پھر کوئی نا امید کیون ہو۔ ہر شخص ان فلاسفرون کی طرح فلاسفر بنکر شریف ہوسکتا ہے۔ انکے قدم بہ قدم چلنا گویا انکے افعال کی پیروی کرتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ اپنی پیروی کرنے والون کے بزرگ ٹھیرینگے اور یہ پیرو انکی اولاد۔ ایسے شخصون کو جو ایسے بزرگون کی اولاد ہون کون کمینہ کہہ سکتا ہے۔ اُنکی طرح یہ بھی شریف ہونگے۔ ہمسے پیشتر سیکڑون مرکر فنا ہوگئے اور یہ بات کہ کون اونین سے شریف تھا اور کون کمینہ اور کسکا نسب کس سے ملتا ہے یقینی طور پر ثابت ہوجانا آج بالکل غیر ممکن ہے۔ افلاطون کا قول ہے کہ دنیا مین کوئی بادشاہ ایسا نہین ہے جسکا سلسلہ نسبی کسی غلام سے نہ ملتا ہو اور نہ ایسا کوئی غلام ہے جو شاہی خاندان سے نہو۔ یہ معاملات نہایت عجیب و غریب ہین اور قدرت نے قومون اور خاندانون مین کچھہ عجیب گڑبڑ اور خلط ملط پیدا کردیا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ کون شریف ہے اور کون کمینہ۔ جسکی طینت اور فطرت مین اوس خالق نے نیکی اور نکوکاری کا مادہ پیدا کردیا ہے وہی عندالناس اور عنداللہ شریف ہے۔ اور اصلی شرافت کی شناخت یہی ہے۔ ورنہ اپنے پچھلے پُشت نامون پر اگر کوئی شخص سرسری طور سے بھی نظر ڈالی تو اپنے آپکو شریف کہنے اور سمجھنے والے اپنے دلون مین سمجھہ لینگے کہ وہ واقعی شریف ہین یا نہین۔ اور ساتھہ اونکو یہ بھی معلوم ہوجاے گا کہ اُنکا سلسلہ بالآخر ایسے شخص سے

مل گیا ہے جو اول محض گمنامی کے پردہ مین تھا - دنیا کی آغاز سے اسوقت تک یہی
قاعدہ رہا ہے کہ رذالت اور شرافت اُس زمانۂ خاص کے لوگون کے افعال نیک
او بد پر منحصر رہی ہے - اگر کوئی شخص صدہا غلامون کا مالک ہو تو کیا غلامون کے
مالک ہونے سے وہ شریف کہا جائیگا؟ ظاہری شان وشوکت سے کوئی شخص
شریف نہین ہوسکتا - اور وہ بہی ایسی ناپایدار جسکے قیام کی امید ہی نہین - اُسپر
شرافت کا دارومدار محض فضول - انسان کا پاک قلب ہی اُسکو شریف بنا سکتا ہے
یہی ہمکو حضیض ذلت سے نکالکر طبقہ اعلی پر پہونچا دیگا - تہوڑی دیر کے لیے
اگر کوئی شخص فرض کرلے کہ وہ شریف خاندان سے نہین ہے بلکہ غلامون کے
خاندان سے مگر اپنے آپ کو شریف اور خاندانی کہنے والون مین آزادی اور عزت
سے رہنا ایسے شخص کے لئے کوئی بڑی بات نہین ہے - طریقہ صرف یہی ہے
ہے کہ نکوکاری اور بدکاری کا اندازہ اورون کی راے اور قیاس سے نہ کرے
بلکہ اپنی تمیز اور ریاضت سے - قابل غور یہ بات نہین ہے کہ کسکا تعلق کس خاندان
سے ہے بلکہ یہ کہ شریف اور کمینہ کی صورت مین بہی کچھہ فرق ہوتا ہے یا نہین - اگر نہین
تو پہر کیا فائدہ؟ - خالص نکوکاری اور نیکی ہی انسان کی زندگی کو مسرت بخش بنا سکتی
ہین - اسلئے کہ پہروہ بدکاری مین مبدل نہین ہوسکتی - انسان غلطی یہ کرتا ہے کہ
زندگی کو مسرت بخش بنانے کے جو ذرائع ہین اُنہین کو وہ اصلی مسرت سمجھہ لیتا ہے
اور اِس غلطی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اصلی مسرت کی تلاش مین ایک طرف تو وہ سرگردان

اور پریشان ہے اور دوسری طرف غلط راستہ پر چلنے کی وجہ سے دور ہوتا جاتا ہے اور بالعوض اسکے کہ ایسے شخص کو سچا اطمینان نصیب ہو جو مبارک اور پاک زندگی کا نتیجہ ہے چارون طرف سے تفکرات اور پریشانیان اُسکو گھیر لیتی ہین جن سے جیتے جی رہائی پانا اوسے نصیب نہوگا - اور ایسی زندگی اُسے وبال جان نہو تو کیا ہو - جتنی جلد اصلی بہشت تک ایسی لوگ پہونچنا چاہتے ہین اُتنا ہی اُنکو پیچھے ہٹنا پڑتا ہے - اُنکی تیزی اُنکے قدمون کو ڈگمگا دیتی ہے - اور یہ بڑا سبب ہے کہ جس شے کی وہ تلاش کر رہے ہین نزدیک ہونے کے عوض اوس سے روز بروز دور ہوتے جاتے ہین !

## سیر و سیاحت

یوسی لس - یہ خط مین تمکو موضع نومن سے لکھ رہا ہون یہان آکر مین اُسی مکان مین مقیم ہون جسکو ایسی ہی ضرورتون کے لئے تعمیر کرایا تھا تم یہ نہ خیال کرنا کہ شہر کی آب و ہوا سے گھبرا کر مین یہان بھاگ آیا - ہرگز نہین - بلکہ اس سبب سے کہ مجھے وہان بخار آنے کو تھا بلکہ آ ہی گیا تھا - تمہاری مان میرے شہر چھوڑنیکی سخت مخالف تہین مگر یہ مین نے منظور نہین کیا اور فوراً سوار ہوکر یہان چلا آیا - آج میری نبض کی حرکت خلاف معمول تیز پاکر حکیم صاحب نے صبح ہی فرما دیا تھا کہ یہ بخار کی آمد کا پیش خیمہ ہے - مگر مین نے اُنکے اِس کہنے کی بھی پروا نہ کی -

اس خیال سے اور بھی کہ مجھے اپنے پیرو مرشد حضرت گیلیو کی ہدایت یاد آگئی۔ اشایا۔ کے قیام کی حالت مین اُنھین جب ایک مرتبہ بخار آیا تھا تو وہ بھی وہان سے چلے گئے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ بخار شہر کی آب وہوا خراب ہو جانے سے آیا ہے۔ جسم مین کوئی خرابی یا نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے نہین۔ تمھاری والدہ سے جب مین نے یہ ذکر کیا تو اُنھون نے زیادہ مخالفت کرنی مناسب نہ جانی اور مجھے یہان آنے کی اجازت دیدی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ میری تندرستی سے تم سب کو عموماً اور تمھاری والدہ کو خصوصاً بڑا تعلق ہے اور تمھین سب کے خیال سے مجھے اپنی صحت اور تندرستی کی فکر زیادہ ہو گئی ہے اِس ضعیفی اور بڑھاپے مین اگر اب کچھ لطف ہے تو یہی کہ تم سب کو صحیح اور تندرست دیکھکر مین خوش ہو اکرون۔ اور کوئی وجہ بھی نہین کہ عمر کے اِس آخری درجہ مین یہ مسرت کیون میری باعث تسکین نہو۔ تم جانتے ہو کہ تمھاری والدہ کو کس حد تک مجھسے محبت ہے اور یہ اُس محبت کا تقاضا ہے کہ بمقابلہ سابق کے مجھے اپنی حفاظت اور تندرستی کا بار اپنے ذمہ زیادہ لینا پڑا۔ سچی محبت کرنے والون کا کہنا ماننا گویا اُنکی سچی محبت کی قدر کرنا ہے۔ اور چاہے کسیکے دم ہی پر کیون نہ بنجائے ایسے قابل قدر لوگون کے لئے نزع کے وقت بھی دو چار سانسین اگر کام آجانے کے لئے روک لی جائین تو جائز ہے۔ نیکو کار کا زندہ رہنا ضروری ہے۔ یہ نہین کہ جب تک چاہے زندہ رہے بلکہ کم سے کم اُسوقت تک تو ضرور ہی

جب تک اُسکی ذات سے فائدہ پہونچنے کی توقع ہو۔ جو شخص بال بچون اور احباب کا بھی خیال نہ کرکے یہ خواہش کرے کہ اپنی زندگی جلد ختم کر ڈالے اور اس غرض کے لئے موت کی ہر وقت تمنا کرتا رہے وہ بڑا ہی بے حمیت ہے روح کو بھی کم سے کم اپنے مین اتنی قدرت تو رکھنا ہی چاہیئے کہ اپنی مرضی کے خلاف وہ اُس شخص کے جسم سے نکلنے مین توقف کرے تاکہ اسکا توقف اِن لوگون کے لئے مفید ثابت ہو جنکا اُس جسم پر احسان رہا ہے اور جسمین وہ مدت تک مقید رہ چکی ہے۔ بلکہ اگر یہ قدرت ہو تو پھر کیا کہنا کہ دوبارہ جسم مین داخل ہو کر اُن احباب کے کام آئے جو کسی وقت اُسکے کام آچکے ہین۔ اور یہ بہت بڑا احسان ہوگا۔ اور اونکے نفع کے لئے مُردہ قالب مین اپنی روح ڈالکر مُردون کو زندہ کر دینا اولیا اللہ کا فعل ہے۔ اور اکثر لوگ اسطرح سے زندہ بھی کئے گئے ہین۔ اسیطرح ضعیفی مین تندرست رہکر اپنے احباب اُنکے بچون اپنی اولاد اور بی بی کے کام آنا مردانگی اور ہمت کا کام ہے کسی بوڑھے کو غیر ممکن ہے کہ یہ معلوم نہ ہو کہ اُسکے دوستون اور اولاد مین سے اُسکی زندگی کسکے لئے مفید ہوگی اور کون اُسکے اس بڑھاپے مین اُسکی درازی عمر اور حیات ابدی کا دعاگو ہے علاوہ برین اس امر کے دریافت ہو جانے سے کہ اُسکی ضعیف العمری کے ساتھ بھی سیکڑون امیدین وابستہ ہین اُس ضعیف شخص کو کسقدر مسرت ہوگی! دنیا مین اُس شخص کی مسرت سے بڑھکر کس کی مسرت ہو سکتی ہے جسکی بی بی بچے

اسپنے شوہر اور باپ کو جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہون اور کوئی تعجب نہین اگر ایسے
لوگ صرف اور روشنکے خیال سے اپنے جسم اور زندگی کی قدر کرکے اُسے عزیز
سمجھنے لگین یہی سبب ہے کہ تمہاری ماں تمہاری اور اپنی پریشانیون کو مجہ سے
کہا کرتی ہین اور میری تکلیفات اور پریشانیون کو سُنکر وہ اور ہم دونون ایک
دوسرے کی ہمدردی کرتے رہتے ہین - تمکو ضرور فکر ہوگی کہ مین اب کیسا ہون -
اللہ کا شکر ہے کہ روم کی خراب ہوا سے بچکر مین یہان آگیا - وہان کے پتلی گہرون
کی لانبی لانبی چمنیون سے جسقدر کالک اور دہوان نکلتا ہے وہ ہوا مین ملکر
اُسکو نہایت ہی خراب کردیتا ہے یہان آتے ہی مجھے ایک قسم کی صحت
معلوم ہوئی اور مکان پر پہونچتے پہونچتے تو جسم مین طاقت سی آگئی - یہ معلوم ہوتا
تھا کہ گویا کمزوری تھی ہی نہین - اپنے گانون کے کھیتون مین ایک مرتبہ گشت
لگانے کے بعد جس رغبت سے مین نے کہانا کہایا اُسے خدا ہی خوب جانتا
ہے - اُس کہانے کا لطف اسوقت تک زبان پر ہے - بفضلہ اب مین بالکل
تندرست ہون اور بخار نام کو بھی نہین ہے - اور مین حسب معمول اسوقت اپنی
کتابون کے مطالعہ مین مشغول ہون - اگر جسم کی قلب امداد نہ کرے تو صرف
تبدیل مقام سے زیادہ فائدہ کی امید نہین ہے اور دنیا کی جہقلشون اور جھگڑون سے
تو نجات ملنا ہی غیر ممکن ہے - جو سمجھتے ہین کہ مقام کے تبدیل کردینے سے دنیا
بہر کے عیش و آرام میسر آجائینگے اون سے کہدو کہ یہ امر غیر ممکن ہے - سقراط سے

سے کسی نے کہا کہ مین اتنا گھوما مگر مجھے آرام کہین نہین ملا۔ اس حکیم نے جواب دیا کہ اے رفیق طریق تو تم خود ہی تھے! اگر انسان اپنے خیالات بد سے روگردانی کرے تو خوش اور مسرور رہنا غیر ممکن نہین ہے۔ بلکہ یقینی۔ اُسکو تو اس بات کا تجربہ ہے کہ بدکاری کی حالت مین وہ کیسا خوف زدہ غیر مطمئن اور پریشان رہتا ہے پھر معلوم نہین کہ کیون اوسکو پہلی حالت مین رہنے سے نفرت اور اس دوسری سے رغبت ہے۔ دریاؤن اور ملکون کی سیر اور تفریح سے بظاہر تو کوئی فائدہ کسیکو پہونچتا نہین ہے۔ تکلیف وہ چیزون کو اگر ساتھ رکھو گے تو تکلیف ضرور ہی ہوگی۔ اور اگر ان کو علیحدہ کردوگے تو دوسرے مقام مین جانے کی ضرورت نہین۔ یہ تغیر قابل حیرت ہوگا۔ فرض کرو کہ تم یونان۔ روم۔ یا کہین اور چلے گئے۔ تو کیا نتیجہ۔ تمہاری بدعادات اگر قائم ہین تو اور لوگون کے اخلاق اور عادت سے تمکو مستفید ہونے کا ہرگز موقع نہ ملے گا۔ اگر دولت تمہارے نزدیک عمدہ شے ہے تو دولتمندی کے خیالات سے تمکو ہمیشہ آرام ملے گا۔ افلاس کا خیال برعکس اسکے تمکو نہایت ہی تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ گو تمہارے پاس روپیہ کافی ہو۔ مگر یہ خیال کہ دوسرا تمسے زیادہ دولتمند ہے۔ مقابلہ پر ہمیشہ تمکو اپنی نظرین ذلیل رکھکر علاوہ غربت ثابت کرنے کے صدمہ بھی پہونچاتا رہے گا۔ اسکا بھی تمکو رنج ہوتا ہوگا کہ فلان شخص حاکم ہے اور تم نہین ہو۔ فلان شخص فلان عہدہ اور رتبہ پر پہونچ گیا اور تمکو ایک مرتبہ اُسکے قائم مقامی کی بھی نوبت نہین پہونچی۔ فلان شخص کی

تعریف فلان وجہ سے کیجاتی ہے مگر تمہاری نہین - فلان شخص فلان کام کرسکنے کے
لئے مشہور ہے مگر تم نہین - اس رنج اور حسد کی آگ اسقدر تمہارے سینہ مین شتعل ہے
کہ تم اللہ جلشانہٗ کا اس امر کا شکر کرنا بھی بھول گئے کہ اب بھی تم ہزارون سے اچھے
ہو اور گھٹیون کے پیچھے ہو مگر سیکڑون سے آگے - انسان موت کو بھی
انہین توہمات کی وجہ سے برا سمجھنے لگتا ہے - جو کچھ ہے اُسکا خوف ہی خوف ہے
مگر حقیقتاً اوسمین کوئی برائی نہین - مصائب اسوجہ سے بڑے معلوم ہوتے ہین
کہ انکا خیال برا ہی پریشان کن ہے - مصائب مین مبتلا ہوجانے پر انسان کسیقدر
مطمئن بھی ہوجاتا ہے مگر اُنکی آمد کا خوف - الامان - سوتے جاگتے - اُٹھتے بیٹھتے
ہر وقت اُنہین کا تصور رہتا ہے حتیٰ کہ خواب بھی دیکھتا ہے تو انہین کا - اسقدر
بھاگنے سے بھی تو فائدہ نہین کہ بھاگتے بھاگتے دشمن کے قبضہ اور ملک ہی مین
کوئی شخص پہونچ جاوے - قلب کو جہان ایک مرتبہ جنبش ہوئی اور اسمین بزدلی
سمائی تو پھر ممکن الوقوع باتون کے سرزد ہونے کا بھی یقین نہین آتا - جہان توہمات
نے انسان کو گھیرا پھر اطمینان اور آرام کہان - مصائب اور اطمینان - آپسمین ایک
دوسرے کی ضد ہین - دونون کا اجتماع غیر ممکن بلکہ محال - ہم مصائب سے جسقدر گریز کرین
گے وہ ہمکو اوسیقدر پریشان کرینگے - اُن احباب کے مرنے کا اُنکو ضرور صدمہ
ہوگا جنسے انکو محبت تھی - مگر میری راے مین مکان کے درختون کے پت جھڑ
سے اگر کسی کو صدمہ پہونچے تو اُسکی سخت حماقت ہے - درخت کے پت جھڑ ہوجانے

سے یہ لازمی نہین ہے کہ اسکی پتیان پہر نہ نکلینگی - آج پت جہڑ ہے کل ممکن ہے کہ دوست کا انتقال ہوجاے - پتون کے گرجانے کا اس خیال سے رنج نہین ہوتا کہ عنقریب وہ پہر نکل آئینگے اسیطرح دوست کے انتقال کا صدمہ بہی نہ ہونا چاہیے اس خیال سے کہ انشاء اللہ ہم اور وہ عنقریب ملینگے - اور ضرور ملینگے - یہ احباب جو آیندہ ملینگے گو اس شکل وشباہت مین نہو نگے جسمین تم انہین دیکہنے کے عادی تہے مگر تم بہی تو اس جسمانی شکل مین نہ رہو گے - تمہاری اور انکی حالت برزخ بالکل یکسان ہوگی نہین آج دن بلکہ ہر گہنٹہ - ہم مین ایک نہ ایک قسم کی تبدیلی پیدا کردیا کرتا ہے مگر ہم اُسے دریافت نہین کرسکتے - اسلیے کہ اوسے دیکہہ نہین سکتے - دوسرون کے تغیرات چونکہ ہم دیکہہ سکتے ہین لہذا انہین معلوم بہی کرسکتے ہین - ہم دیکہتے ہین کہ فلان شخص کیسا ضعیف اور لاغر ہوگیا ہے - اُسکے چہرہ پر جہریان پڑ گئی ہین - ہاتہہ پاؤن مین رعشہ پیدا ہوگیا ہے - مگر یہی تغیرات ہم مین نہایت ہی لامعلوم طریقہ سے پیدا ہوتے رہتے ہین مگر ہمکو بمشکل ظاہر ہوتے ہین - ہزارہا آدمی ہماری نظرون کے سامنے مرتے چلے جاتے ہین جنکو دفن ہوتے ہم ہر روز دیکہتے ہین اور خود ہم بہی ایک لامعلوم ذریعہ سے موت کے قریب ہوتے چلے جاتے ہین مگر یہ حال اُسوقت بہی ہمکو شاید ہی معلوم ہو جب کہ موت ہمارے سر پر آکر کہڑی ہو -

الیوسی لس - تمنے کبہی ان باتون پر غور بہی کیا یا نہین - کب تک امید ہونا اسی

کے جھگڑون مین پھنسے ہوئے ہم ان تکلفات اور پریشانیون کے شکار ہوتے رہنگے
جو اُنکے یقینی نتایج ہین - تمکو چاہیئے کہ ان سے علیحدہ ہوکر اپنے جسم کی خدمتگاری
اور غلامی سے بچو - اگر تم سمجھدار ہو تو ہمیشہ تم امید مین نا امیدی شامل کرتے رہوگے
اور اسکا نتیجہ تمہارے حق مین بہتر ہوگا - انسان سفر کرنے اور ادہر اُدہر گھومنے سے
کبھی کوئی فائدہ نہین اُٹھا سکتا - خواہشات نفسانی اس سے کم نہونگی - نہ عیش طلبی
کے سامانون کو فراہم کرنے سے ہم باز رہ سکینگے - غم اور پریشانیون کا علاج
اس سے ہو نہین سکتا - عشق کے پھندون اور جذبات مین اس سے کمی آنا غیر ممکن
قصہ مختصر یہ ہے کہ ہمارے قلب مین جو بدکاریان جگہہ پکڑ چکی ہین سیر وسیاحت
اُنکو نکوکاری مین کسیطرح تبدیل نہین کرسکتی - علاوہ برین نہ تو تمیز مین پختگی ہوگی اور نہ
غلط کاریون مین درستگی - ہان اگر ہوگا تو یہ کہ قلب کو تھوڑی دیر کے لیے سکون
ہو جایگا جسطرح کہ بچے نئی چیزون کے دیکھنے سے بہل جاتے ہین - اس آمد ورفت
سے ہمارے خیالات خام مین ایک قسم کی حرکت اور جنبش پیدا ہو جایگی -
اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ان چیزون سے جنسے ہم خوش ہو رہے تھے بہت جلد اور ہمیشہ کیلیئے
اُکتا جاینگے اور طیور کی مانند جس مقام پر ہم جلد پہونچ جانیکی کوشش کرتے تھے
وہان سے بھاگنے کی بھی ویسی ہی جلد کوشش کرینگے - سیر وسیاحت سے
ہم بہت سے ملک - مختلف قوم - پہاڑ - دریا وغیرہ کو بچشم خود دیکھ لینگے اور یہ
بات بھی ہماری نظر سے گذر جایگی کہ فلان شاعر نے اپنے شعر مین جس دریا اور

جس پہاڑ کا تذکرہ کیا ہے اُسکی وجہ کیا تھی سیاح یہ بھی دیکھ لیتا ہے کہ فلان دریا کا منبع کہان ہے جہان وہ جاکر گرا ہے ہاتھی کا سین کیسا پرلطف ہے دریای نیل مین سالکی مقرر زمانہ مین سیلاب آکر تمام زمین کی سطح سیراب کردیا کرتا ہے اور اوسکی کیا وجہ ہے مگر ان تمام واقفیتون نے فائدہ کیا۔ ایسی واقفیتین تو کسی سیاح کو عقلمند ہی بنا سکتی ہین اور نہ اُسکی تندرستی ہی قائم رکھہ سکتی ہین۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی زندگی کتب بینی اور عمدہ اور مستند مصنفون کی تصنیفات پڑھنے مین صرف کردے تاکہ وہ باتین جان جائے جو اسکو جاننا چاہیئے اور وہ باتین دریافت ہوجائین جو اسوقت تک اُسسے دریافت نہین ہوئی ہین اس ذریعہ سے انسان کو چاہیئے کہ اپنے تئین جسم کے اس ذلیل غلامی سے آزاد کرے۔ جبتک کہ پورے طور سے کوئی شخص اس بات سے واقف نہ ہولیگا کہ کس شئے سے اُسے نفرت کرنی اور کس سے رغبت کرنے کی ضرورت ہے اور کون کون فضول ہین۔ انصاف کسنے کہتے ہین اور ایمانداری کیا شئے ہے اُسوقت تک اُسے سیر وسیاحت سے کوئی فائدہ نہین۔ ایسی حالت مین سفر نہین ہے بلکہ سقر ہے انسان ایک طرف تو اپنی بدعادات اور دوسری طرف جسم کی زیادہ قدر اور نگہداشت کی فکرون مین پڑکر کچھ عجب کشمکش مین پڑجاتا ہے۔ اور اُسکی پریشانی قابل رحم ہے۔ یہ شان و شوکت کس مصرف کی جبکہ انسان اُسنے آرام و آسایش نہ حاصل کرسکے اور یہ بات اُسوقت تک غیر ممکن ہے جب تک کہ بدکاری کے مرض مین وہ مبتلا رہے گا۔ اور بدعادتین اُسکا پیچھا نہین چھوڑینگی۔ اگر تپ پیچھے ہی رہین تو بھی غنیمت ہے۔

اسیلئے کہ اُنہین اعنہ تم مین کچہہ فرق تو ہے گا نقص تو یہ ہے کہ تم اُنکو اپنی بدشیہ پر لادے
پہرتے ہو۔ اور اس بوجہہ کی وجہ سے تمہاری طبیعت ہر وقت پژمردہ رہتی ہے
یہ گا۔ اور دولتمندون کو علاج کی ضرورت ہے نہ کہ تبدیل مقامات کی۔ اگرکسی دولتمند
یا غریب آدمی کی ہڈی ٹوٹ جاے یا ہاتہ جوڑ سے اُکہڑ جاے تو وہ کیا کرے گا
کیا اسکا علاج یہ ہوسکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر یا حکیم کے بلانے کے عوض مین جو ہڈی
جوڑ سکتے اور ہاتہ کو بٹہا سکتے ہین اپنی بگہی اور جوڑی پر سوار ہوکر سیر و تفریح کرتا پہرے
یا جہاز پر سوار ہوکر دریا کا سین دیکہنا اور ملکون کی سیاحت کرنا شروع کر دے
ہرگز نہین۔ پہر کیا یہ عقل کے خلاف نہین ہے کہ اپنے زخم رسیدہ اور مجروح دل کا
علاج کوئی شخص تبدیل مقام اور گہومنے پہرنے سے کرنا چاہیے؟ مریض کو ادہر
اُدہر لیے پہرنے سے مرض مین ترقی کی صورت ہے یا کمی کی۔ گہومنے سے نہ تو انسان
حکیم ہوسکتا ہے اور نہ فصیح اور بلیغ بلکہ

| | | |
|---|---|---|
| | جہان دیدہ بسیار گوید دروغ | |

کا مصداق بن سکتا ہے۔ کوئی ہنر اور فن ایسا نہین ہے جسکا سیکہنا سیر و سیاحت
پر منحصر رکہا گیا ہو۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ "تجربہ" جو سب سے عمدہ شے ہے
صرف سفر کرنے سے حاصل ہوسکتا ہے میری راے مین ہرگز نہین۔ یہی بس
تم یقین ماننا سفر کرنے سے یہ ممکن ہی نہین کہ تم اپنی خواہشات نفسانی کو روک سکو
اپنے غمون سے نجات پا سکو اور اپنے خطرات کو علیحدہ کرسکو۔ اگر ایسا کوئی مقام

ہوتا جہان سے یہ برکتین حاصل ہوسکتین تو ممکن ہی نہتا کہ لوگ جوق جوق وان
ہونچکر اس بار عظیم سے سبکدوشی نہ ہوآتے۔ رنج اور پریشانی کے یہ اسباب
جب تک تمہارے ساتھ ہین تمکو آرام اور چین ہرگز نصیب نہ ہوگا۔ تمکو بعض وقت
تعجب ہوتا ہوگا کہ اس گریز اگریز سے بھی تمکو کوئی نفع نہین پہونچتا۔ مگر اسمین تعجب
کی کوئی بات نہین۔ نفع نہ پہونچنے دینے کے جو سامان ہین وہ تمہارے ساتھ
ہی ساتھ ہین۔ انکو پہلے علیحدہ کرو۔ اور اس بوجھ کو دور پھینکو اور کم سے کم یہ کرو کہ اپنی
خواہشات نفسانی کو ایک خاص پیمانہ کے اندر محدود کرلو۔ قلب کو تمام بدیون سے
پاک کرو۔ اور اس طریقہ سے جہان تمہارا یہ رفیق طریق سنبھل گیا پھر کیا پوچھنا۔ تمہارا
سفر جیسا مبارک ہوگا اُسکے لطف سے تمہین واقف ہوگے اور لیس حریص کے
ساتھ رہنے سے حرص مین ہرگز کمی نہ ہوگی۔ مغرور آدمی کی صحبت مین تم بھی مغرور
اور خودسر ہوجاؤگے۔ یہ غیر ممکن ہے کہ جلّاد کے ساتھ رہکر انسان شقی القلبی
اور بے رحمی نہ سیکھے۔ زناکاری زانیون کی صحبت سے انسان سیکھ جاتا ہے
اگر بدیون سے بچنا چاہتے ہو تو بدکارون سے دور بھاگو۔ ہوا وہوس اور بانی
شقی القلبی۔ بیرحمی اور دھوکہ بازی یہ سب ہم مین جاگزین ہین۔ ان کو مغلوب
رکھنا بڑی ہی بہادری کا کام ہے۔ اچھے لوگون کے حالات پڑھو۔ کیٹو۔ لی لی اس
اور تو بیرو۔ ایسے بزرگون کیطرح زندگی بسر کرو۔ اگر یونانی حکما پسند ہون تو سقراط
اور زینو کے قدم بہ قدم چلو۔ سقراط نے دکھلا دیا ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو انسان

کسطرح صبر او شکر کے ساتھہ بسر سکتا ہے اور زینو نے موتوا قبل ان تموتوا کے
مسئلہ کو حل کر دیا ہے - علم آلہی کے متعلق اگر تم سیکھنا چاہتے ہو تو کرلیس سجا پس
اور پاسی ڈوونی اسس کی تصنیفات پڑہو - یہ بزرگ تم کو سکہلا ینگے کہ تعلیم ختم ہوجانے
کے بعد تم یا اور شخص عالم با عمل کیونکر ہو سکتا ہے - چرب زبانی کے فنون سے
بچنا بہی تم انہین لوگون سے سیکہو گے - کیونکہ انسان کو چرب زبانی بہت ہی بہلی
معلوم ہوتی ہے - صدمات مین دل کو مضبوط رکھنے اور انقلابات زندگی پر صبر
کرنے کے قواعد ان سے بہتر کوئی بتلا نہین سکتا - اس انسانی زندگی کا وہی حصہ پیارا
کہا جا سکتا ہے جسمین ہم بیگذر جانے والے صدمات کی سہنے حقارت کی ہو -
یا جسمین سہنے استقلال اور مضبوطی کی عمدہ مثال دکہلائی ہو - یا سینہ سپر ہو کر جسمین افلاس
کے تیرون کی بوچہار سہنے روکی ہو - میدان سے بہاگ نکلنا اور منہ پر تلوار نہ کہانا
بزدل سپاہی کا کام ہے - اللہ جلشانہ نے اپنی مخلوق مین کسیکو غضبناک بنایا ہے
اور کسیکو زود فہم - انسان کو اس قادر مطلق نے قوت عطا فرمائی ہے اور بہادری بہی
اور ساتھہ ہی اسکے اسکو ایک عالی حوصلہ اور بلند مرتبہ روح بہی بخشی ہے - اس
علو حوصلگی کی وجہ سے یہ روح ایسے مقامات کی تلاش کرتی رہتی ہے جہان وہ راستی
اور دیانتداری سے رہ سکے - اور باوجود انسانی کمزوریون کے جہانتک ممکن ہوتا
ہے وہ انسان کو نکوکاری اور اللہ جلشانہ کے احکام پر چلنے کے لئے انسان کو
مجبور کرتی رہتی ہے - اور اس کی خوبیان دکہلا کر اسطرف راغب کرہی لیتی ہے

اور اسی لیئے وہ ذات مقدس قابل حمد وثنا ہے۔ روح وہ لطیف شے ہے
جسکے دیکھنے کا ہر شخص مشتاق ہے۔ تمام چیزین اُسکے دامن سے وابستہ ہین
اور وہ سب سے اعلی ہے۔ وہ کسیکی مطیع نہین۔ اُسکے سامنے سب چیزین بیحقیقت
ہین۔ اور اسیکی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات کہا گیا ہے کسی کا مقولہ ہے کہ محنت
مشقت اور موت بہت ہی بُری چیزین ہین۔ مگر مین کہتا ہون کہ ہرگز نہین۔ انسان
اُن سے ہرگز نہ گھبرائے اگر سامنے سے تاریکی دور کر کے دوسری طرف کے
واقعات اُسکو دکھلائے جائین۔ تجربہ ہوا ہے کہ جن چیزون سے انسان رات کو بوجہ
تاریکی کے ڈرتا ہے ان کی روشنی مین وہی کیسی بے حقیقت اور ذلیل معلوم ہوتی
ہین۔ ورجل نے سچ کہا ہے کہ موت اور محنت ظاہری مین خراب معلوم ہوتی ہین
مگر حقیقت مین وہ ایسی نہین ہین۔ سمجھ مین نہین آتا کہ وہ ایسی خوفناک کیون کہی جاتی
ہین۔ مشقت اور موت مین لیوسی لس۔ تمہین تبلاؤ کہ ایسی کونسی بات ہے جس
سے لوگ ڈرتے ہین۔ دنیا مین ایسے لوگ بھی ہین جنکا یہ خیال ہے کہ جو کام
اورون سے نہین ہو سکا وہ ان سے بھی نہ ہو سکے گا۔ جو کچھ اُنکی راے اپنی نسبت
ہو مجھے عذر نہین مگر میری راے یہ ہے کہ وہ ہر کام کو کر سکتے ہین بشرطیکہ کرنا چاہین
ان نصائح پر عمل کرنے سے کوئی کہہ تو دے کہ اُسے کسی قسم کا نقصان پہونچا۔
یہ خیال تھا کہ نصیحت کرنا سہل ہے اور عمل کرنا مشکل مگر یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی
ہے کہ فعل ہی کو مشکل اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے لئے ہم ہمت ہی نہین کرتے۔

یہ نہیں ہے کہ وہ مشکل ہے اس وجہ سے ہم کر نہیں سکتے۔ مثلاً ہم سقراط کو تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں اس جوانمرد پر کیا کیا مصائب گذر گئے۔ ہزارہا مضرات۔ اُسپر جان کے لالے۔ مفلس قلاش۔ خانگی معاملات کی پیچیدگیاں۔ جنگ کے صعوبات۔ بی بی زبان دراز اور بدخو۔ اولاد ماں کی مانند جاہل اور ناتربیت یافتہ تنک مزاج اور غصہ ور۔ وہ یا تو جنگ کے میدان میں رہا کرتا تھا اور اگر کبھی فرصت ملتی تو خانہ جنگیوں میں بی بی سے مشغول رہتا۔ ۲ برس تک تلوار اُسکی کمر سے نہیں کھلی۔ بعدازاں اُسے ۳۰ ظالم بادشاہوں کی رعایا بنکر رہنا پڑا جنمیں سے ہر ایک اُسکا جانی دشمن تھا اور سکی ہمت پر ہزار آفرین کہ لائق اور جھوٹے الزام اُسپر لگائے گئے وہ مخرب دین وایمان قرار دیا گیا۔ زانی اور بدکار کہا گیا۔ اسپر بھی ظالموں کو چین نہ پڑا جان ہی لیکر اُنہیں صبر ہوا۔ باوجود ان سختیوں کے اس جوانمرد کے چہرہ پر شکن بھی نہ پڑی اور جس جوانمردی سے اسنے جان دی ہے آج زمانہ اُسکا مقر ہے۔ اُسکے چہرہ سے عجیب استقلال ظاہر ہوتا تھا۔ کبھی کسی نے نہ تو اُسے خوش پایا نہ غمگین۔ زمانہ کے سخت سے سخت انقلابات اُسپر اپنا کوئی اثر ہی نہ ڈال سکے۔ کیٹو ساکن یوٹیکا کے حالات بھی سقراط کے حالات سے بہت ہی ملتے جلتے ہیں۔ زمانہ کی بے انتہا مخالفتوں نے اُسے خودکشی پر مجبور کر دیا۔ اُسنے دکھلا دیا کہ ایک غریب مگر بہادر اور مستقل مزاج شخص دنیا میں کیا کر سکتا ہے سقراط کی طرح اسکو بھی خانہ جنگیوں میں مصروف رہنا پڑا۔ اپنی زندگی غلامی میں سقراط کی طرح اسنے بھی بسر کی۔ حکومت جمہوری جس کا

یہ بات تھی ہزار ہا مرتبہ زوال میں آئی مگر یہ اپنے خیالات پر قائم رہا فتح - شکست - وطنی - جلاوطنی - زندگی - موت سب میں اسکے خیالات - اسکے اقوال - اسکے افعال یکسان رہے - سیزر اور پامپی مین جو جنگ وجدل بعد کو ہوئی انمین بعض ایک کے طرفدار تھے اور بعض دوسرے کے - مگر کیٹو حکومت جمہوری کا ویسا ہی دلدادہ اسوقت بھی پایا گیا - دو اولوالعزم بادشاہون کے درمیان مین جنگ وجدل اور انکے خراب نتایج کی تصویر اپنے دل مین کھینچکر اس زمانہ کی بربادی اور تباہی کا اندازہ ناظرین فرمالین جسمین کہ پامپی اور سیزر ایسے دو جنگجو بادشاہ ایک دوسرے کی جان کے دشمن ہو رہے تھے - مگر اسکو کسی سے کوئی سروکار نہ تھا - نہ اسکو مفتوح ہونے کی شرم نہ فاتح ہونے کی عزت کا فخر - اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرکے اسنے دکھلا دیا تھا کہ انسان کہانتک بے خوف اور جفاکش ہوسکتا ہے - افریقہ کے ریگستانی صحرا مین سے اپنی فوج کو پیادہ پا نکال لیجانے کے صعوبات اسنے برداشت کین - اپنی فاتح فوج کو بوجہ سے بچانے کے لئے اپنے ساتھ سامان ضروری بھی بہت کم لے گیا جسکی وجہ سے پیاس کی اس شدت کی تکلیف اٹھانی پڑی کہ زبانین چٹخ چٹخ گئین - خود - بکتر - اور زرہون کے پہننے کی وجہ سے گرمی اور پیاس کی جو شدت تھی وہ ہر شخص قیاس کرسکتا ہے - مگر باینہمہ پانی جب اور جہان ملا - خود پینے مین کبھی سبقت نہین کی - سب کو پلا کر پیا - اور نہ بچا تو کچھ پروا بھی نہین - نہ فتح کی خوشی - اور نہ شکست کا رنج - صبح بادشاہ - شام کو نفر

نہ اُسکی شادی نہ اسکا غم - ان باتون سے ظاہر ہوگا کہ شان اور حکومت والے
بھی ذلیل ہوتے رہتے ہین اور نیز یہ کہ ایسے زبردست لوگون سے جنکی
حالت مین ایسے ایسے تغیرات جلد جلد واقع ہوتے ہین کسیکو خوف کا کیا موقع ہے
یکہ وتنہا وہ کبھی سیزر کا مخالف ہوتا تھا اور کبھی پامپی کا جنسے مخالفت کرنا ذرا
کام رکھتا تھا - مگر اُسنے دکھلا دیا کہ موت اور جلاوطنی کی اُسکے سامنے کوئی حقیقت
نہ تھی - اُسنے لڑائی سے قبل اور لڑائی کے زمانہ مین سمجھ لیا تھا کہ مین یا تو مارا جاؤنگا
یا جلاوطن کیا جاؤنگا - ہم بھی تو انسان ہین - ایسا ہی کر سکتے ہین - مگر افسوس کہ
ہمت نہین - اور نہ شوق - بیخوف رہنے کے لیے سب سے پہلے ہمکو آرام
اور عیش سے نفرت کرنا چاہیئے - اسلئے کہ وہ قلب کو کمزور اور ناپاک کر دیتے
ہین - ضروریات زیادہ ہوجاتی ہین - جنکا رفع کرنا مشکل ہوجاتا ہے - اسکے بعد
دولت کی طرف سے دل پھیر لینا چاہیئے - جو اپنا غلام بنا کر ہمکو رکھنا چاہتی ہے -
سونا - چاندی - اور ایسی تمام چیزون سے جو تشویش - پریشانی اور تفکرات کی باعث
ہون ہر انسان کو پرہیز اور احتیاط رکھنا چاہیئے - آزادی مفت نہین ملتی - اگر تم اُسکی
قدر سے واقف ہوتے تو اسکو جس طرح ہوسکتا حاصل کرتے اسکے لیے ضرورت اسکی
ہے کہ تمام چیزون کی طرف سے طبیعت کو ہٹا کر سب کو بے حقیقت اور ذلیل سمجھو

# لبرل ایجوکیشن

## نمبر ۱۳

اگر علوم زباندانی کی تعلیم کی نسبت - لیوسی لس - تم میری راے دریافت کرتے ہو
تو مین ضرور کہونگا کہ کسی علم کی تحصیل ہو اگر اُس سے مقصد روپیہ کمانا ہے تو مین اُسے
بُرا سمجھتا ہون - اسکا شمار نیک کامون مین نہین ہے - دستکاریان نفع بخش ہون اور
ممکن ہے کہ وہ انسان کے لئے مفید بھی ہون مگر قلب پر اُن سے کسی قسم کا
نیک اثر نہین پڑتا پان - جب تک کہ قلب مین عمدہ کام کرنے کی صلاحیت پیدا نہ ہولے
اُسوقت تک اُنکے سیکھنے مین وقت صرف کرنا بُرا نہین ہے - مگر اسپر اپنا دارمدار کر بیٹھنا
البتہ بُرا ہے - بعض تعلیم لبرل اسوجہ سے کہی جاتی ہے کہ وہ اپنے حاصل کرنیوالون
کو خودمختار اور آزاد بنا دیا کرتی ہے - اور ایسی تعلیم صرف ایک ہی تھے - یعنی نیکوکاری
کی تعلیم - اس تعلیم سے انسان ممتاز - شجاع - اور عالی منش بن جاتا ہے - بہلا
اُن باتون مین کیا اچہائی ہوگی جنکو کرنے اور ماننے والے شریر اور بے ایمان مشہور
ہون - ایسی باتون کے سیکھنے سے تو اُنکا نہ سیکہنا ہی بہتر ہے - بعض اس
سوال کو وسیع کرکے کہتے ہین کہ آیا لبرل ایجوکیشن سے انسان نیک بن سکتا ہے
یا نہین ؟ مین اس سوال کا جواب یہہ دونگا کہ اسقدر نہین جتنا کہ لوگون کا خیال ہے

نحوی متکلم اچھا ہوگا - ممکن ہے کہ خطوط اور کتاب کی عبارت بھی باقاعدہ اور اچھی لکھ سکے زیادہ سے زیادہ یہ کہ نظم حسب قاعدہ عروض تصنیف کرلے - مگر ان ۳ باتون مین سے کس سے آپ "نیکی" کی تعلیم حاصل کرسکین گے اعراب خیال رکھنے عبارت کو صحیح پڑھ لینے - اور لکھ لینے - قصہ اور کہانیون کو یاد کرلینے - ترکیب کلام کی رٹ لینے اور عروض کے قواعد برزبان کرلینے سے تو ممکن نہین کہ ایسے شخص کے دل مین خدا کا خوف پیدا ہوجائے یا ہوا و ہوس اُس سے ترک ہوجائین - یا خواہشات نفسانی کو وہ ترک کرسکے - اقلیدس یا علم موسیقی کو لیجیے - ان سے بھی کوئی نتیجہ نہین - ہمکو جانچ کرنا چاہیے کہ یہ علوم "نیکی" کا راستہ تبلاتے ہین یا نہین - اگر تبلاتے ہین تو ضرور سیکھنے کے لائق ہین - ہمکو یہ سنکر سخت تعجب ہوگا کہ ان علوم سے ہرگز انسان وہ ہمکو کارنہین بن سکتا - علم ریاضی یا موسیقی کی تعلیمات مین اگر اختلاف نہ ہوتا تو تعلیم ختم ہوجانے کے بعد نتیجون مین مطابقت ضرور ہوتی - ایک کہتا ہے کہ ہومر فلاسفر تھا دوسرا اُس سے انکار کرتا ہے - بعض وقت وہ کہہ بیٹھتے ہین کہ وہ فرقۂ اسٹوئکس سے تھا جسکا دارمدار صرف "نیکی" پر ہے اور عیش وعشرت سے بالکل متنفر - اور بعض کہتے ہین کہ نہین وہ ابی کیورس کا پیرو تھا - امن وامان کا حامی اور دعوت اور ناچ اور رنگ کا مشتاق - ایسے ہی بند نہین کبھی اُسے پیری پی ٹیٹک اور کبھی اُسے اکیڈمک تعلیمات کا پابند تبلاتے ہین - اس سے ظاہر ہے کہ وہ کسی گروہ اور کسی فلاسفرانہ خیال کا آدمی نہ تھا - سب قسم کی باتین اُسمین جمع نہین ہوسکتین اور اگر ہوتین تو ضرور ایک دوسرے سے

متنا قص ہونے کی وجہ سے خطرناک ثابت ہوتین بحث کے خیال سے ہم فرض کئے لیتے ہین کہ ہومر فلاسفر تہا۔ ضرور ہے کہ اپنا دیوان لکھنے سے پہلے اُسنے نکوکاری کی تکمیل کی ہوگی۔ پس ہمکو بہی وہی باتین سیکہنا چاہئین جنہون نے اسکو نیک اور نیکوکار بنایا۔ اس بحث سے کہ ہومر اور ہیسی آڈ مین کون چہوٹا تہا اور کون لا بنا کوئی نتیجہ نہین نکل سکتا۔ اگر ہم جان بہی لین کہ کہو با اور ہلن مین کون کم سن تہا تو کیا فائدہ

پٹراکلس اور ریچی لینر کی عمرین اگر ہمکو معلوم بہی ہوگئین تو کیا فائدہ۔ ہم خود تو آوارہ ہین اسکی تو فکر نہین۔ اگر ہے تو ایلسس کی آوارہ گردیون کی اس قصہ کے سننے کا اب زمانہ کہان کہ ایسس کا جہاز اٹلی اور سسلی کے درمیان مین ڈوبا تہا یا کہان۔ دل مین بدکاریون کا طوفان ہے اور نیکی کا جہاز عنقریب ڈوبنے والا ہے مگر اُسکے بچانے کی فکر نہین کی جاتی وہ وقت عنقریب آنے والا ہے کہ ایسس کی طرح ہم بہی تباہ ہوجائینگے۔ حسن کی شعاعین آنکہون کو خیرہ کردیتی ہین۔ گو وہ دشمن کی شکل مین نہین مگر تاہم سیکڑون جانو نکو اکہیہ شبہہ نہین کہ اُسنے جس بیرحمی سے ضائع کیا ہے اُس سے سب واقف ہین۔ آنکہ اور کان اُسکے سامنے بیکار محض ہین ع کہتے ہین جسے عشق وہ از قسم جنون ہے اسنے کتنے خاندان تباہ کئے۔ یہ کمبخت حسینون کو چاہنا سکہلاتا ہے۔ مگر سمجھدار انسان کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک سے محبت کرے۔ اپنے باپ سے بی بی سے۔ اور وطن سے۔ اس شرعی عشق مین اگر ہم تباہ بہی ہوجائینگے تو جنت ہاتہ

ہاتھ سے بجائیگی - مانا کہ پینی لوپ عصمت مآب خاتون نہ تھی اور نہ پاکدامن مگر تمہارا
دامن بھی تو گناہون سے پاک نہین ہے - اور نہ اسوقت تک تمکو بھی معلوم ہوا ہے
کہ جسم کی پاکی اچھی ہے یا قلب کی - علم موسیقی سے اگر تم واقفت ہوا ور متفرق آوازون
سے تو ایک سُریلی صدا پیدا کر لیتے ہو تو یہ اور بھی تعجب کی بات ہے کہ تمہارا قلب کیون
تمہارے جسم سے علیحدہ ہے اور یہ دونون کیون متفق نہین ہین - تم مجھکو یہ تعلیم دینا چاہتے
ہو کہ غم اور رنج کرنا کس حد تک جائز ہے - مگر مین یہ سیکھنا چاہتا ہون کہ مصیبت کے
وقت ایک لفظ بھی غم کا مُنہ سے نہ نکلے - علم ریاضی مساحت کے طریقے سکھلاتا
ہے مگر سیکھنے کی بات یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کی جانچ صحیح طریقہ سے کیونکر کرسکتا
ہے - علم سیاق انگلیون پر اعداد گن کر اُنکو دوگُنہ سہ گنہ کرکے دوسرے لفظون مین
حرص کی تعلیم کرتا ہے مگر سیکھنے کے لائق یہ گُر ہے کہ یہ سب فضول ہے - خوشی
اور مسرت کی یہ علامت نہین ہے کہ روپیہ گنتے گنتے کوئی دولتمند پریشان ہو جائے
جس شے کے شمار کرنے مین اسقدر تکلیف ہوتی ہو اُسکی حفاظت کسقدر تکلیف دہ ہوگی -
اگر اپنے سگے بھائی کے ساتھ جائداد کی شرکت ہمکو ناگوار معلوم ہوتی ہے تو علم جبر و مقابلہ
کے رو سے اگر کسی کمیت کو صد ہا ٹکڑون مین تقسیم کرکے مصالحت کرا دینے کے طریقے ہم واقف
بھی ہوئے تو کیا - ایک ایکڑ مین کسقدر فیٹ ہوتے ہین مانا کہ ہم خوب جانتے ہین
لیکن اگر ایک انچہ زمین ہمارا ایسٹیٹ ہمسے زبردستی لیلے اور ہمکو اُس کے اس غاصبانہ
طریقے سے افسوس ہو تو یہ ایسی واقفیت سے تو ناواقفیت ہی اچھی - تم یہ سکھلانا چاہتے

ہو کہ میری کھیت کی مینڈ پرسے ایک مشت خاک بھی نہ اُٹھنے پاوے مگر سکھلانے کی بات
یہ ہے کہ زمین جو اسوقت میری ملکیت مین ہے اگر سبکی سب نکل جاوے تو مین کیونکر کھڑے
کھڑے ہنسون گا - اگر کوئی کہے کہ وہ اپنی موروثی زمین سے نکالدیا گیا جسپر وہ
باپ دادا کے ذریعہ سے قابض چلا آتا تھا - تو مین اُس کہنے والے سے یہ
پوچھون گا کہ اُسکے باپ دادا کے قبضہ مین آنے سے پیشتر وہ کسکے باپ دادا
کے قبضہ مین تھی - ایسی زمین پر تم قبضہ مالکانہ کیونکر کہہ سکتے ہو جو دست بدست
یونہی آئی ہے اور چلی جاویگی - اگر کوئی زمیندار سوال کرے کہ مین کسکا کاشتکار
یا کسکی رعایا رہنا چاہتا ہون تو مین جواب دونگا کہ اُسکی جسکو زمانہ دایمی اور مستقل زمیندار
تمہارا بننے دے - زمین اور زمیندار کے منتقل نہ ہوسکنے کی نسبت کوئی قانون آج تک
نہ بنا ہے اور نہ بنیگا - جو زمین آج تمہارے قبضہ مین ہے وہ خاص تمہاری ہی ملک
نہین ہے بلکہ اونکی بھی جو آیندہ اُسکے مالک ہونگے - گول یا اور مدور چیزون
کی جانچ پرتال کے طریقے ممکن ہے کہ تم خوب جانتے ہو مگر تعجب ہے کہ تمہارے
مربع صندوق سے کوئی شے نہین بچنے پاتی چاہے وہ گول شکل کی بطور روپیہ
کے ہو یا اور کسی شکل کی - علم نجوم کے ذریعہ سے تم سیارون کا زمین سے فاصلہ
بتا سکتے ہو اور تمام چیزون کا صحیح اندازہ بھی کرسکتے ہو مگر تمہاری لیاقت کے ہم
جب قائل ہون کہ جب تم اپنے ہی قلب کا صحیح اندازہ کرکے یہ بتلا سکو کہ وہ آفتاب
کے کرہ کیطرح روشن ہے یا زمین کے کرہ کیطرح سیاہ تم ضرور جانتے ہوگے کہ خط مستقیم کسے کہتے ہین مگر جادہ مستقیم

سے منحرف ہو اسکی فکر نہین۔ نجومی کہتے ہین کہ فلان سیارہ فلان مقام پر ہے اور
اسکا اثر خراب ہے یا اچھا مگر میری راے مین یہ سب فضول ہے۔ قمر در عقرب
ہونے کی فکر بالکل بے فائدہ۔ نہ اسکی فکر انسان کو کرنا چاہئے کہ مریخ کب غروب
ہوا اور زحل کب طلوع ہوگا ہمکو اس خیال پر مستقل رہنا چاہئیے کہ یہ سیارہ کہین ہون۔
مشیت مین جو ہوتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اگر انمین کسی قسم کا کوئی اثر ہے تو انکی رفتار
ہمارے مقدر کے تابع ہوگی یہ نہ ہوگا کہ مقدر انکا تابع ہو۔ اگر یہی صحیح ہو کہ انکی چالون
ہی پر زمانہ بھر کی اچھی بُری باتون کا انحصار ہے تو اُسکے علم ہوجانے سے ہمکو فائدہ ہی
کیا۔ جو ہوتا ہے اُسکو تمہارا یہ علم ہرگز روک نہ سکیگا۔ ہماری واقفیت یا ناواقفیت
اُن سیارون پر ذرا سا بھی اثر نہین ڈال سکتی۔ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے۔ مگر اس میں
سیارون کا کچھ اثر نہین پڑتا۔ لوگ کہتے ہین کہ زمانہ دھوکا دیتا ہے۔ وہ اُنھین کو
دھوکا دیتا ہے کہ جو اُنکی چالون سے ناواقف ہین۔ یقینی طور سے یہ بات خدا
ہی کو معلوم ہے کہ کل کیا ہوگا۔ مگر کیا ہونا ممکن ہے ہم سب کہہ سکتے ہین۔ جہان کسی صاف
بات کی امید ہمکو نہین ہے وہان ہر بات کی امید بھی ہے۔ اگر کوئی بُرا واقعہ ہوا تو
خدا کا شکر ہے۔ جو زمانہ خیریت سے گذر گیا۔ اچھا گذرا۔ مگر تاہم ہمکو اس سبب سے دھوکا نہ کھانا
چاہئیے اور نہ یہ خیال کرنا چاہئیے کہ آیندہ کچھ نہوگا۔ جہان یہ ممکن ہے کہ خدا جانے
کیا ہو جاے وہان یہ بھی یقینی ہے کہ سب واقعات ایک ساتھ وقوع نہونگے۔
گو مجھے بہتری کی ہر طرح سے امید ہے مگر اسکا بھی خیال چاہئیے کہ شاید اسکے خلاف

کوئی بُرائی ہو جائے۔ لبرل ایجوکیشن نہ تو رنگین تصویر بنانے کا فن شامل ہے۔ نہ بت تراشنے کا۔ نہ عیش کے سامان بہم پہونچانیوالے طریقوں نہ پہلوانی کا اگر یہ شامل ہوتے تو عطر سازی اور باورچی گری کیوں نہ شامل کر لیجائیں۔ بھلا اُن لوگوں کو لبرل تعلیم سے کیا تعلق جنکے جسم جسقدر فربہ اور دل اسیقدر کمزور اور کاہل ہوں۔ ہمارے والدین نے بچپنے کی حالت میں ہمکو نیزہ بازی۔ شکار اور شہسواری۔ اور سیف زنی سکھلائی تھی تو کیا یہ فنون لبرل تعلیم میں شامل ہیں؟ مگر انمیں سے کوئی ایک ہنر بھی نہ تو نیکی کی تعلیم دیتا ہے اور نہ کسیکو نیکوکار بنا سکتا ہے۔ شہسوار ہوکر اور لگام ہاتھہ میں لیکر کسی شریر گھوڑے کو اگر روک بھی لیا تو کیا جبکہ وہی سوار اپنے عشق اور محبت کے ناجایز لگاوٹوں کی روک تھام نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی پہلوان سیکڑوں دنگل جیتا ہو اور کشتی زنی میں سیکڑوں کو ہرا چکا ہو تو کیا تعریف اگر وہ مغلوب الغضب ہے اور اپنے غصہ کو روک نہیں سکتا۔ شاید کوئی یہ کہہ بیٹھے کہ کیا لبرل تعلیم سے کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں؟ نہیں۔ اور معاملات میں تو فائدہ بہت ہے مگر نیکی اور نکوکاری کی تعلیم سے اُنکا تعلق ذرا بھی نہیں۔

ایسے ہنر اور چالاکدستیاں روپیہ کمانے کے لئے بہت اچھی ہیں مگر نیکی سے اُسکا تعلق نام کو بھی نہیں۔ پھر بچوں کو ایسی تعلیم دینے سے کیا فائدہ؟ فائدہ ہے۔ وہ گو ہمکو نیک نہیں بنا سکتی مگر دل میں نیکی کا مادہ ضرور پیدا کر دے گی۔ جسطرح تشریح الحروف کی خواندگی ہمکو عالم نہیں بنا سکتی مگر تعلیم کے لئے طبیعت کو آمادہ ضرور کر دیتی ہے اسیطرح یہ لبرل فنون گو قلب کو نیک نہیں بنا سکتے مگر نیکی کے مادہ کے قبول کرنے کے لئے اُسکو ضرور آمادہ

کر دیتے ہین - پی سی ڈوبی اس کا قول ہے کہ ہنر چار قسم کے ہوتے ہین - اول تو گنوار
عام قسم کے - دوسرے شعبدات - تیسرے بچون کے پسند - اور چوتھے علوم کے
متعلق - قسم اول اہل حرفہ لوگ - زیادہ کرتے ہین اسلئے کہ اونکی معاش اوسی پر منحصر ہے
اونمین خوبصورتی اور نفاست کو کچھہ دخل نہین نہ اونکو کاریگری سے کچھہ تعلق ہے - دوسری
قسم مین کلین اور مشینین شامل ہین جنھین سے چلتے یا حرکت دیکھکر عام لوگ ایک قسم کی شعبدہ بازی
سمجھتے ہین - جسطرح کہ قلب کے کسی حصہ مین نیچرل اور کسی حصہ مین اخلاقی اور کسی مین فلسفیانہ
خیالات جاگزین رہتے ہین اسیطرح ان لبرل فنون مین سے بعض لوگ کہتے ہین
کہ ایسے بھی ہین جنکا تعلق فلسفہ سے ہے - نیچرل سائنس مین سب سے پہلے علم ہندسہ
شروع کرو اور دیکھو کہانتک اوسکا تعلق فلسفہ سے ہے - سوال یہ ہے کہ آیا علم فلسفہ
کا کوئی جز ہے یا نہین اسلئے کہ کسی حد تک وہ فلسفہ کی امداد کرتا ہے - بہت سی اشیا
ہین جو ہماری امداد کرتی ہین مگر وہ ہمارے جسم کی جزو نہین بن سکتین - اگر وہ ہمارے
جسم کے جزو ہوتین تو قطعی وہ ہمکو امداد نہین دیسکتین غذا جسم کی پرورش مین امداد دیتی
ہے مگر ہمارے جسم کا وہ کوئی حصہ نہین ہے - علم ہندسہ سے ممکن ہے کہ فلسفہ کو
کچھہ امداد پہونچتی ہو مگر اوسکی ضرورت فلسفہ کو اوتنی ہی ہے جتنی بڑھئی کی - علم ہندسہ کو
اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ علم ہندسہ نہ تو بڑھئی کا محتاج ہے اور نہ فلسفہ علم ہندسہ کا -
علاوہ برین ہر علم کے مقاصد علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین - عقلا نیچر اور اوسکی تغیرات کو نظر غور
سے دیکھتے اور اونکے وجوہات اور اسباب سے واقفیت ہوتے ہین - یہہ اشیا کیا ہین اور کیونکر ہین

علم ہندسہ والے معلوم کر دیتے ہین مگر بعد کو فلسفہ والے تبلا سکتے ہین کہ آئینہ مین ہر شے کا عکس کیون پڑتا ہے - مگر علم ہندسہ والے صرف یہ تبلا سکین گے کہ کسقدر فاصلے سے کتنے بڑے شیشے پر کتنا بڑا عکس پڑے گا - علم فلسفہ ثابت کردے گا کہ آفتاب بڑا ہے - مگر علم ہندسہ اُسکی مقدار بتا سکے گا - مگر اسکے تبلا دینے سے پیشتر اُن کو چند علوم متعارفہ فرض کرنا پڑینگے - ایسا ہی فن کیا جسکی بنیاد قیاسات پر ہو - فلسفہ مین قیاسات کی ضرورت نہین - یہان بنیاد اور عمارت سب ایک ساتھ طیار ہوجاتی ہے - علم ریاضی بہت ہی ادہورا علم ہے - قیاسات کی بنیادون کے بغیر وہ آگے چل نہین سکتا - یہ علم قاعدون کا محتاج ہے بغیر اسکے کوئی نتیجہ اُس سے پیدا نہین ہوسکتا - اگر اپنے قواعد کے ذریعہ سے وہ کسیکو سچائی کی تعلیم مین مکمل کرا سکتا یا نفرت دینا اُس سے سمجھ مین آسکتی ہوتی تواس سے بڑھکر شاید ہی اور کوئی علم ہوتا - قلب کی تکمیل صرف ایک بات سے ہوسکتی ہے یعنی اس بات سے واقف ہونا کہ نیکی اور بدی کا نہ تبدیل ہونے والا قانون کیا ہے - اور یہ بات صرف فلسفہ ہی تعلیم کرسکتا ہے دنیا مین اسکے سوا کوئی اور ایسا فن نہین ہے جو عمدہ اور خراب چیزون مین فرق تبلا سکے علیحدہ علیحدہ ہر ایک پر اب نظر ڈالکر ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ آیا کہانتک لبرل ایجوکیشن کی نیکیان محتاج ہین - استقلال جسکی طبیعت مین ہے اُسمین خوف وخطر کا گذر نہین - جو قوتین کہ ہماری آزادی مین خلل انداز ہوسکتی ہین اُنکو ایک مستقل مزاج والا شخص صرف نفرت ہی کی نگاہ سے نہ دیکھے گا بلکہ سخت مقابلہ کرنے کے بعد اُنکو یقیناً مغلوب کرلے گا - لبرل علوم

ایسے مزاج والے شخص کو کیا امداد دے سکتے ہین - انسان کے سینہ مین جتنی پاک چیزین
جاگزین ہین اُن سب مین دیانت داری اور راستبازی یا وفاداری اعلیٰ درجہ پر ہے
ضرورت بھی دیانت دار شخص کو مجبور نہین کر سکے گی اور نہ رشوت کا اُس تک کوئی اثر
پہونچنے دے گی - ایسے شخصون کو آگ مین جلاؤ - مارو - مارڈالو - وہ کسیکے راز کو جو
اُنکے سینہ مین محفوظ ہے ہرگز ظاہر نہ کرینگے - جتنا زیادہ اُنکو اس راز کے افشا
کرنے پر کوئی مجبور کرے گا اُتنا ہی زیادہ وہ اُسے چھپائینگے - لبرل علوم ایسے
مزاج والے کو کیا امداد دے سکتے ہین - اعتدال کا خیال ہی انسانی مسرتونکو حد سے زیادہ
بڑہنے نہین دیتا - بعض خوشیان ایسی ہین جو ایسے لوگون کے نزدیک بھی ہوکر نہین گذرتین
جنھین پاس اعتدال ہے - بعضے کم - اور اس طریقہ سے ہر معاملہ مین اوسط حالت کا خیال
رکھنے والا شخص نہایت خوش اور صحیح المزاج رہے گا - اعتدال ہی کے خیال سے
کوئی شخص کسی چیز کی اسقدر خواہش زیادہ نکرے گا کہ وہ ضرورت سے زیادہ ہو بلکہ اُتنی ہی
جتنی کہ اُسکی ضرورت کو رفع کردے -

انسانیت اور ہمدردی ہمکو سبق دیتی ہین کہ ہم اپنے ہمجنس اور غیر جنس کے ساتھ محبت
سے پیش آئین - حریص نہ بنین ورنہ یہ خیال رہتا ہے کہ اورون کی حق تلفی ہوگی - ایسے
شخص کی تحریر - تقریر - افعال وحرکات وسکنات سے شفقت رحم اور محبت ظاہر
ہوگی - اُس سے کسی اجنبی شخص کو بھی نقصان نہ پہونچے گا - بلکہ اورون کی تکلیف
مین مدد دینے سے طبیعت کو بہت بڑی مسرت اور خوشی حاصل ہوگی - کیا لبرل علوم

پڑھنے والے تم پوچھ بیٹھو گے - ایسے لائق اور ہمدرد نہین ہوتے - مین تمکو
یقین دلاتا ہون کہ ہرگز نہین - انکو تو اس سے تعلق ہے اور نہ سچائی - خاکساری
حلم - اعتدال - کفایت شعاری - بردباری - اور نہ رحمدلی سے جو اپنے جسم کے
خون کی طرح غیرون کے خون کی حفاظت کراتی ہے - اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب
لبرل علوم و فنون طبیعت مین نیکی کا مادہ پیدا کر دیتے ہین تو پھر کیسے ممکن ہے کہ
آگے چلکر وہ انسان کو نکوکار نہ بنا سکین ؟ اسکا جواب یہ ہے کہ بغیر غذا کہانے نیکی
حاصل نہین ہو سکتی مگر غذا ہر کہانے والے کو نکوکار تو نہین بنا سکتی - لکڑی
خود جہاز نہین ہے گو بغیر لکڑی کے جہاز نہین بن سکتا - معلوم نہین یہ نتیجہ کیسے نکال لیا
گیا کہ ایک شے جو دوسری شے کے لیے نہایت ضروری اور لازمی ہو وہ ضرور ہی
اس دوسری شے کو امداد بہی دے سکیگی - بیشقدمی کرکے اگر لبرل کہنے والا یہ کہدے
کہ بغیر لبرل علوم کے انسان کو عقل اور دانائی آسکتی ہے یا اگر ہمکو نکوکاری سیکھنا ہے
تو اس ذریعہ سے کیون سیکھین دوسرے طریقہ سے سیکھ لین گے - اگر کوئی شخص
یہ خیال کرے کہ جب دانائی حرفون مین نہین ہے تو کیا ایک ناخواندہ شخص عقلمند
ہو سکتا ہے ؟ عقل افعال کو اپنی طرف منتقل کر لیتی ہے نہ الفاظ کو اور ابہی تک
اسکا تجربہ نہین ہوا ہے کہ ایسی یاد کہان تک صحیح ہو سکتی ہے جسکو باہر سے کسی
قسم کی امداد نہ پہونچے - عقل ذرا سی شے نہین ہے وہ نہایت وسیع شے ہے
اوسکیلئے وسعت مقامی کی ضرورت ہے ہمکو انسانیت اور الوہیت کی باتین سیکھنا چاہئین

وہ باتین بہی جو گذر چکی ہین اور جو آیندہ ہونیوالی ہین - اور وہ بہی جو چندروزہ ہین یا جو دائمی
آفرینش دنیا - اسکی نسبت ناظرین دیکہہ لین کہ کتنی تفتیش کی ضرورت پڑتی ہے
اس قسم کے سوالات ہو سکتے ہین کہ آخر اسکی کیا ضرورت تہی اور اُس سے پیشتر بہی
کوئی شے موجود تہی یا نہین - آیا دنیا اور مافیہا ایک ساتہہ پیدا کیے گئے تہے یا کیا - دنیا کے
وجود مین آنے سے پیشتر بہی کوئی موجود تہا یا نہین - اُس سے پیشتر کیا چیز تہی -
کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہو گی - اسیطرح "روح" کے متعلق بہی سیکڑون سوالات ہو سکتے ہین
"روح ہم مین کیسے آئی - وہ کیا شے ہے - کب سے وہ وجود مین آئی - اُسکی حقیقت
کیا ہے - کب تک وہ رہے گی - ایک جسم سے دوسرے قالب مین جا سکتی ہے
یا نہین - ایک مرتبہ کے بعد وہ بیکار ہو جاتی ہے یا نہین - ہمارے انتقال کے بعد
وہ کہان جائیگی - اوسکا کیا ہو گا - اس قید خانہ سے چہٹکر اپنے آزادی کے زمانہ کو
وہ کسطرح بسر کرے گی - گذشتہ باتین اُسے یاد رہین گی یا نہین - جسم سے
چہٹکر جب وہ آسمان پر جائیگی تو اپنی اصل حقیقت وہان پہچانیگی یا نہین - اگر پہچانیگی
تو کتنے عرصہ کے بعد - انسانیت یا الوہیت کے متعلق جو بات تم سوچو گے اُسکے
متعلق بہی سیکڑون سوالات ہو سکتے ہین - اور جب تک اُن سب کے قابل تشفی
جوابات نہ ملینگے تو تم پریشان رہو گے - فضول اور واہیات چیزون کو "قلب" سے
نکالکر اُنکے بجاے عمدہ باتون کو جگہہ دینا چاہئے - "نیکی" ایسے تنگ مقام مین نہین
رہ سکتی - وہ بڑی چیز ہے - وسیع مقام اُسکے لئے چاہئیے - انسان کو چاہئیے

کہ اُسکے لئے سینہ صاف رکہے - بہت سے ہنر اور فنون جاننے سے بعض وقت مسرت بہی ہوتی ہے - لہذا ایسے کام کے لئے اُسکے کسی خاص حصہ کو جو ضروری معلوم ہو فراموش نہ کرنا چاہیئے - قابل غور ہے کہ اُسے تو تم قابل الزام سمجھتے ہو جو فضول چیزون کو تو جمع کرتا پہرے اور قیمتی چیزون کی برعکس اسکے گہر مین نمائش کرے مگر سخت تعجب اِس بات کا ہے کہ ایسے شخص کو قابل الزام نہین سمجھتے ہو کہ جو فضول علوم کی تحصیل کرتا پہرتا ہے - ضرورت سے زیادہ واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرنا ایک قسم کے بے اعتدالی ہے - تمکو جاننا چاہیئے کہ لبرل علوم کی تحصیل کی کوشش کرنیسے انسان پریشان - زیادہ گو - اور متفنی ہو جاتا ہے - اور کسی عمدہ علم و ہنر سیکہنے کی وہ اسلئے کوشش نہین کرتا ہے کہ وہ اور دیگر علوم کو محض فضول سمجہتا ہے - ڈیڈیمس کی حالت پر جو علم نحو کا بڑا زبردست عالم تہا اور جسکی تصنیفات کی تعداد قریب چار ہزار کتابون کے تہی - مجہے سخت تعجب آتا ہے اور اِس سے زیادہ اُنپر جنہون نے اُسکی اُن تصنیفات کو پڑہا ہوگا - اِن کتابون مین مندرجہ ذیل شجرہ سوالات کو حل کرکے اُنکے جوابات تحریر ہوئے ہین اور اپنا بہت سا قیمتی وقت ضایع کیا گیا ہے -

ہومر کا اصلی وطن کہان تہا ؟ اینس کی اصلی مان کون تہی ؟ - اینکری ان کو عورتون سے زیادہ محبت تہی یا شراب سے ؟ سیفو پاکدامن عورت تہی یا نہین ؟ اور ایسی ہی اور صدہا فضولیات جنکو اگر تم نہین جانتے ہو تو اُنکا نہ جاننا ہی اچہا ہے - ایسے بیہودہ

باتون مین اسپنے وقت کو صرف کرکے لوگ کہتے پہرتے ہین کہ آجکل زندگی بہت کم ہوگئی ہے! عالم فاضل مشہور ہونے سے پیشتر یہہ خاص شہرت حاصل کرنے کے لئے تمکو اپنا بہت زیادہ وقت صرف کرنا پڑے گا۔ اور لوگونکو اپنے افعال اور اقوال کا عمدہ نمونہ بن کر دکہلانا پڑے گا اور یہہ معمولی سی بات نہین ہے۔ تمکو اس مختصر سی شہرت پر کہ فلان شخص رد نیکو کار ہے کفایت کرنا چاہیئے۔ اگر یہہ پسند نہو تو پہر یہہ کرو کہ تمام قومون کی تاریخ کی جانچ اور تلاش جو دنیا مین اسوقت موجود ہین اس خیال سے شروع کرو کہ سب سے پہلے پہلا شعر کس نے کہا۔ یا اس امر کی تلاش اور جستجو شروع کرو کہ آرفی ایس اور ہومر کے درمیان کتنا زمانہ گذرا۔ یا الفاظ کی صحت کی بحث کے متعلق کتابین لکہتا ہو یا مساحت کے قواعد کے متعلق خاک چہاننا شروع کرو۔ افسوس! اہم لوگون کی نظرون سے یہ فقرہ۔ کہ "وقت کو بیجا صرف نہ کرو" بالکل ہی گر گیا ہے۔ ایسا ہی قصہ ای پی آن Appion دوسرے نحوی عالم کا ہے جو تمام یونان مین کی اسس سیزر کے زمانہ مین پہرا۔ جہان اوسکی ہومر کے نام سے بہت ہی عزت اور وقعت کی گئی۔ اُس نے مشہور کردیا تہا کہ آڈیسے اور ایلیڈ کے تصنیف کرنے کے بعد (جو ہومر کی مشہور تصنیفات ہین) ہومر نے میری کتابون کا دیباچہ تحریر کیا تہا جسمین جنگ ٹرو جن کے مفصل حالات درج ہین۔ ایسی باتین ایسے ہی لوگون سے ہوا کرتی ہین جو زیادہ جانتے ہین یا جو زیادہ جاننے کے مدعی ہین!۔ لیوسی لس۔ کبہی تم نے حساب بہی لگایا کہ کتنی عمر تمہاری عدالت کے جہگڑون مین کٹی۔ کتنی سرکاری اور خانگی کامون مین۔ کتنی روزمرہ

کے کاموں مین اور کتنا زمانہ شب کو سونے مین۔ اسیکے ساتھہ ساتھہ اپنی عمر کو بھی دیکھو۔ اور غور کرو کہ یہ عمر بھلا ان سب جھگڑون کے لئے کافی ہو سکتی ہے؟ فلاسفرون مین بھی تو اب یہ بات نہین رہی کہ فضولیات سے ہرگز تعلق نہ رکھین۔ وہ بھی بہت سی باتون پر عمل نہین کرتے۔ وہ بھی عبارت کی چستی اور درستی الفاظ و املا کے ذلیل جھگڑون مین مبتلا ہونے لگے ہین۔ علوم مساحت اور صرف و نحو مین جو فضول باتین تھین وہ ان فلاسفرون نے اپنے فلسفہ مین لاکر جمع کرلی ہین جسکا نتیجہ یہ ہو کہ اُنکی زبان خوب تیز چلنے لگی ہے کہتے سب کچھہ بلاغت کچھہ ہین مگر اسقدر کرتے ہرگز نہین ہین۔

## نمبر ۱۴
# تنہائی کی حالت کو کیونکر بسر کرنا چاہیئے

جو لوگ تنہائی پسند ہون انکا اصلی منشا یہ ہونا چاہیئے کہ اُنکی اس تنہائی اور عزلت گزینی سے خاص اور عام طور سے ہر شخص کو فائدہ پہونچے۔ ایسا شخص اُس مبارک جماعت کا ایک رکن اعظم ہے جو نہ صرف لوگون کو معزز عہدون کے لائق بناتی ہے اور جو نہ صرف وکیل بناکر ملزمون کی طرف سے عدالتون مین اُنکے جانب سے پیروی کراتی ہے اور جو نہ صرف ایسی ایسی مدبر سلطنت پیدا کرتی ہے جنکی رائین صلح اور جنگ کے زمانہ مین قابل قدر اور قابل وقعت سمجھی جاتی ہین بلکہ ایسے اشخاص بھی پیدا کرتی ہے جو جوانون کو تعلیم کی طرف راغب کراتے ہین اور جو باوجود اسکے کہ لوگ اُن سے

بدخلقی کے ساتھ پیش آتے ہین مگر وہ ہمیشہ اُنہین کے دون کو نیکی سے بہرہ دیتے ہین - اور جو اُنکی طبیعتون کو جو کثرت سے حریص اور عیش پسند ہین اعتدال پر لاکر اُنکے شہوانی جوشون پر ایک قسم کی روک کر لیتے ہین یا کم سے کم اپنرانتی قدرت حاصل کر لیتے ہین کہ اس سے زیادہ وہ بدکار اور حریص نہین ہونے پاتے اپنے مختصر سے مکانون مین بیٹھے ہوئے عوام الناس کو فائدہ پہنچانا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہین - ایک حاکم جو اجلاس پر اپنے اہلکارون کے ساتھ بیٹھا ہوا فریقین مقدمہ کو مختصر سا حکم سُنا دیتا ہے وہ اچھا کام کرتا ہے یا وہ نیک شخص جو انصاف اور عقلمندی کے گُر سکھلائے - خدا ترسی کی تعلیم کرے - بیگناہی اور گناہگاری مین فرق دکھلائے اور یہ تعلیم کرے کہ موت کی جانب سے انسان کیونکر نفرت کرنا سیکھ سکتا ہے - اور یہ بھی دکھلائے کہ انسان کا پاک کانشنس کہانتک نیکی کی ترغیب دے کر اُسے نیکوکار بنا سکتا ہے - کتب بینی کے ذریعہ سے ہر ایسا شخص پبلک کی خدمت کر سکتا ہے اور اُن اعزاز سے جنکے پبلک کی خدمت کرنیوالے مستحق ہین وہ ہرگز محروم نہین رہ سکتا - جو میدان جنگ کی صف اول مین کھڑے ہوکر تلوارون سے غنیم پر حملہ کرین کیا وہی سپاہی کہے جائینگے اور وہ نہین جو شہر پناہ کے دروازون اور پھاٹکون پر متعین ہین اور اپنی جان ہتیلی پر رکھکر شہر کی حفاظت اور اُسکے باشندون کے جان و مال کی نگرانی کر رہے ہین؟ گو بمقابلہ پہلے سپاہیون کے اُنکی یہ ڈیوٹی زیادہ مخدوش نہین ہی لیکن اگر یہ لوگ اس جگہہ تعینات نہ ہون یا تعیناتی کی حالت مین لاپروائی

کرین تو صدہا قسم کے نقصانات پیدا ہو جائین - اور سلطنت کے انتظامات اندرونی
مین ہزار ہا رخنہ پڑ جائین - اگر ایسی حالت مین اُنپر بیرونی حملہ ہو تو وہ اپنی ڈیوٹی سے کیا باز
آجائینگے ؟ ہرگز نہین - یہی حالت کتب بینی کرنے والون اور اس ذریعہ سے عوام الناس
کو فائدہ پہونچانے والون کی ہے جہان کتب بینی کا شوق ہوا اور اسکی بدولت رشد و ارشاد
انسانی زندگی کی تکالیف اور پریشانیون سے ایسے شخص کو ایک گونہ نجات ملنا
شروع ہو گئی - ایسا شخص صرف اپنی ہی ذات کے لئے نفع بخش نہوگا بلکہ بہتون
کے لئے یہ سیکڑون آدمی اُسکے دوست بننے کی کوشش کرینگے اور اُس سے
اچھے جو لوگ ہین اُس سے ملنے کی خواہش کرینگے - نیکی کو کوئی شخص چاہے ذلیل
ہی کیون نہ سمجھے - مگر وہ ذلیل نہین ہے اُسکی روشنی کی شعاعین اپنا اثر دور ہی سے
دلون پر ڈالدیتی ہین اور وہی طبیعتین یہ اثر قبول کرلیتی ہین جنمین نکوکاری اور لیاقت کا مادہ ہے
انسانون سے متنفر ہو کر اگر کوئی شخص تنہائی اختیار کرے تو بشرط نہونے کسی شغل معقول
کے وہ تنہائی سے گھبرا کر شیطانی حرکات کرنا شروع کردیگا - مثلاً یہ کہ بیکاری مین ایک
شئے کی بنیاد ڈالے گا اور دوسری کی گرا دے گا - دریا کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی
کوشش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ سمندر اپنی قدرتی روش کے خلاف بہے - اور
اُس وقت کو جسے اللہ تعالیٰ نے عمدہ طور سے صرف کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے
اُسے ایسی ہی اور صدہا فضولیات مین صرف کردے گا - ہماری حالتین ہمیشہ متغیر ہوتی
رہتی ہین بعض وقت تو ہم بالکل ہی لاپرواہ ہو جاتے ہین - بعض اوقات سخت محتاط -

بعض وقت ایسی حالتین ہوتے ہین کہ یہ نہین بتلا سکتے کہ اس قدر عرصہ مین ہمنے کیا کام کیا - اور بعض وقت نہایت ہی عدیم الفرصت - ایک ضعیف العمر شخص کے لئے یہ کتنے بڑے شرم کی بات ہے کہ اس امر کے ثبوت مین کہ استنے عرصہ تک وہ زندہ رہا بجز تعداد وسال اور کوئی عمدہ گواہ پیش نہ کر سکے - اگر السلامتہ فی الوحدۃ کے مضمون سے لطف اٹھانے کا مذاق طبیعت مین ہے تو تمکو ایکدم سے تنہائی پسند نہ ہوجانا چاہئے بلکہ رفتہ رفتہ - نہایت استحکام اور استقلال کے ساتھ طبیعت کو اسطرف مائل کرتے ہوئے اور دنیادی عزت اور منصب کو بلاخیر باد کہے ہوئے - نیکیان بمقابلہ اُنکے جو ہُنین حاصل کرنا چاہتے ہین بہت ہی زیادہ قوت والی شئے ہین لہذا یہ جانچنے کے لئے کہ کہانتک اُنکا اشتیاق سچا اور اُنکا عشق پختہ ہے وہ کبھی کبھی بیوفائین کرتی ہین اور میرے خیال مین ایسا ہونا ہی چاہئے اگر دنیا کے انقلابات ایسے لوگون کو پریشان کرین یا اگر ان سے نیکی کرنے کے تمام ذرایع علیحدہ کر لئے جاین تاہم اُنکے لئے یہ زیبا نہین ہے کہ اُسکے حاصل کرنے سے وہ باز رہین - یا اس خیال سے تنہائی اختیار کرین کہ گوشہ نشین ہونے کے بعد زمانہ کی دست برد سے وہ محفوظ رہین گے - انسان کو چاہئے کہ اپنے آپکو دنیادی جھگڑون مین زیادہ نہ پھنسا دے - قوت فیصلہ کی امداد سے اپنے لئے کوئی عمدہ شغل تجویز کرے - ایسا جو اُسکے اُسکے ملک کے لئے مفید ہو - فوجی ملازمت بہت ہی اچھی ہے اگر یہ ناپسند ہو تو ایسے خدمات اختیار کرے جس سے پبلک کو نفع ہونچنے کی امید ہو - پرائیوٹ طور سے زندگی بسر کرنیکی

حالت مین وکالت اچھا پیشہ ہے - اگر اسمین یہ اندیشہ ہو کہ اُسکی زبان بند کیجاویگی
اور پوری پوری آزادی سے وہ کام نہ کر سکیگا تو اپنی ملکی اور وطنی بھائیون کو اپنی
راے صائب سے امداد دے - اگر حاکم یا سپرنچ بننا اُسکو اچھا معلوم نہین ہوتا
تو رعایا بنکر اپنے فرائض منصبی ادا کرے - اِس غرض کے لئے شہر کی چار دیواری
مین اگر بند ہو کر وہ اپنا کام شروع کریگا تو اُسکے یہ معنی نہین ہے کہ وہ تنہائی
پسند ہو گیا بلکہ یہ کہ شہر کے تمام لوگون سے گفتگو کرنیکا اُسے اچھا خاصا ذریعہ
مل گیا - ایسا کرنے والے شخص کی نسبت یہ خیال ہوگا کہ اُسنے تمام دنیا کو اپنے
ملک کی طرح عزیز سمجھا اور سب سے بڑھکر یہ بات ہوگی کہ نیکوکاری اور نیکی کی مشق
کرنیکے لئے اُسنے بہت ہی وسیع میدان ڈھونڈھ نکالا ان سب باتون کو جانے دو
اگر وہ عوام الناس کو فائدہ پہونچانا چاہتے تو عدالتین کھلی ہوئی ہین - اور کم سے کم یہ تو
غیر ممکن نہین ہے کہ شہر کی میونسپلٹی مین شریک ہو کر اپنے شہر کے لئے عمدہ
اور مفید قانون اور بائی لاز بنوادے اگر کوئی شخص یہ سمجھ لے کہ وزیر یا سفیر
یا قونصل ہوئے بغیرہ کوئی کام مفید عامہ خلائق کر ہی نہین سکتا تو یہ کسکا قصور ہے ؟
گو کتنی ہی بڑی بڑی قومین اور کیسے ہی بڑے بڑے لوگ دنیا مین آباد ہون اور دنیا کا
چاہے جسقدر زیادہ حصہ وہ اپنے قبضہ مین کرلین مگر تاہم تمہارے نفع رسانی
کے لئے پھر بھی اوس کا بہت بڑا حصہ باقی رہجائے گا - اگر فوج مین تمکو کمانیر
فوج کا عہدہ حاصل نہین ہے تو نہ سہی تم سپاہی بنکر اُسمین بھرتی ہو سکتے ہو - اور

کو تمسے بہت سے لوگ آگے بڑہے ہوسے ہین اور تم سب سے پیچہے ہو مگر تمکو استقلال
کے ساتہہ اپنی جگہہ پر قائم رہنا چاہیے - خود ہمت سے کام لو - اور انکو ہمت دلاتے جاؤ
اور نیکی کی تعلیم اور تلقین سے غافل نہ رہو - وہ سرداران فوج جنکے ہاتہہ لڑائی مین زخمون
کی وجہہ سے کاٹ دیے گئے ہین اور جو اب قطعی تلوار چلانے کے قابل نہیں ہین وہ بہی
کبہی تو دیکہو کیسی ہمت کے ساتہہ استقلال سے پاؤن جمائے آواز سے اپنی پلٹن کو لڑاتے اور
اپنے سپاہیون کو جان دینے پر مستعد کیے رہتے ہین - تمکو بہی اسیطرح لازم ہے
کہ آواز سے اور دن کو ہمت دلاؤ اور اگر خدانخواستہ منہہ بند کر دیا جائے تو اپنے
سکوت اور خاموشی سے وہی کام لو - کسی شخص کی محنت رایگان نہین جاتی بعض
بزرگ ایسے بابرکت ہوتے ہین جنکی آواز سے - جنکے چہرہ سے - جنکے اشارہ
سے - جنکے سکوت سے - جنکی رفتار سے - لوگون کو ہزارہا منافع پہونچتے ہین
جسطرح بعض عطریات سونگہنے ہی سے (بلا لگائے یا پیے) نفع بخشتے ہین اسیطرح
نیکی بہی خواہ اُسکی شہرت دیجائے یا نہین - اتفاق سے سرزد ہو یا عادتاً یا حکماً -
تنگ و تار مکانون مین چہپ کر کیجاوے یا شارع عام پر - ایک لامعلوم طریقہ سے تمام
دنیا مین مشہور ہو جائیگی - اور اس سے کوئی نہ کوئی نفع بخش نتیجہ ضرور نکلیگا - تصہ مختصر
یہ کہ نیکی کسی مقام - یا کسی دل مین ہو - اپنی چمک دکہلائے بغیر رہ نہین سکتی - لیوی لس -
کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ جو شخص تنہائی اور خاموشی مین اپنی اوقات بسر کرتا ہے وہ محض
بیکار ہے - ہرگز نہین - یہ جاننا کہ دنیاوی معاملات سے انسان کسطرح قطع تعلق کر سکتا ہے

اور یہ سمجھکر کہ انسان اپنی خلقی کمزوریون کی وجہ سے اور حادثات زمانہ کے سبب سے
ہی جس کام کو کہ وہ کرنا چاہتا ہے نہین کرسکتا ہے دنیا کو پہلے ہی سے ترک کر دینا
بہت بڑی نیکی ہے۔ معاملات چاہے جس حد تک طوالت پکڑ گئے ہون مگر نیکو کارون
کو ہر حالت مین کوئی نہ کوئی موقع نیکی کرنے کا مل ہی جاتا ہے۔ اتھنس athens
سے زیادہ بدبخت ملک اور کون ہوگا جسمین ۳۰ ظالم بادشاہ علیحدہ علیحدہ قطعات پر
حکمران تھے ان سبھون نے شہر کے ۱۳ سو معززاور خدا کے نیک بندون کو تہ تیغ کرڈالا
تاہم ان کا جوشش خونریزی کم نہوا۔ بلکہ بڑہتا ہی گیا۔ ایسا شہر جسمین سپاہیون کی تعداد
کے برابر بادشاہون کب امن کی حالت مین رہ سکتا ہے۔ یہان کی غریب رعایا کو
سبلاآزادی حاصل کرنے کا کیا موقعہ تہا اور اسیوجہ سے انکی سیکڑون تکلیفات کا
کوئی چارہ ممکن نہ تہا اللہ جلشانہ نے انکے درمیان مین سقراط کو پیدا کر دیا تہا جو غمگین
والدین کی تسلی اور تشفی کرنا سلطنت جمہوری کو جونا پسند کرتے تہے انکی نفرت کو دور کرانا
اور انکو سخت ملامت کرنا جو عیش وعشرت مین پڑے ہوے یہ سمجہتے تہے کہ انکے
ترک کر دینے سے کوئی فائدہ نہین۔ اور انکی بہی۔ جو ایسی نالائق شال کے پیروی
کرنا چاہتے تہے۔ باوجود ان تمام باتون کے ان تیسون ظالم بادشاہون کی
موجودگی مین وہ نہایت آزادانہ طور سے اور مطمئن اپنی زندگی بسر کرتا تہا۔ باانیہمہ دیکہیے
کہ اس شخص کے ساتہ اتہنس کی رعایا نے کیسا کمینہ برتاؤ کیا جیلخانہ مین بلاالکر
زہر کا پیالہ پلایا گیا اور اسطرح سے اپنے ہی خیراندیش کی انہون نے جان لی۔ یہ قدردانی ہے

اُن لوگون کی جنکو یہ مرحوم آزادی دلانے کی کوشش کرتا تھا اور جنکے لئے ایسے ظالم بادشاہون کی اجتماعی قوت اور لیاقت کل ہی اُسنے پروانہ کی یہ سقراط کی کیفیت اسلئے تمکو آخر مین تحریر کردی ہے تاکہ تم جان لو کہ عقلا مصائب اور تکالیف کی حالت مین بھی خاموش نہین بیٹھ سکتے جہان نیکی کرنے کا موقع ملا اور وہ اُسکے لئے تیار ہین سلطنت یا حکومت کی جو کچھ حالت ہو۔ مقدر جا ہے جیسا ہو وہ سے ساتھ بُرا برتاؤ کرے ہمکو جان لینا چاہئیے کہ ہما اگذارا اُسکی کشتی مین ہے بشرطیکہ ہوشیار رہین اور خوف اور دہشت کی وجہ سے بے وقوف نہ بن جائین۔ مرد وہی ہے جو خطرات مین مبتلا ہو کر بیڑی اور ہتکڑی ہاتھ اور پاؤن مین پہنکر بھی ہمت نہ ہارے۔ اور نہ خدا کی ذات سے مایوس ہو۔ مرنے سے پیشتر مرنے کی آرزو کرنا تمام برائیون سے بدتر ہے خدانخواستہ اگر تم ایسے زمانہ مین ہو کہ سلطنت کے ظلم اور جور برداشت نہ کرسکو اور اُن سے بچنے اور لوگون کو بچانیکی تدبیرین تمہارے اختیار سے باہر ہون تو بہترین طریقہ یہی ہے کہ آرام سے کتب بینی اور کتابون کے مطالعہ مین اپنا زیادہ وقت صرف کرو۔ مخدوش حالت ہی مین تو جہاز بندرگاہ پر واپس لایا جاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ تمہاری حالت مین کبھی ایسے اندیشہ واقع ہون تو تم اسوقت کا انتظار نہ کرنا کہ زمانہ اپنے تعلقات تمسے علیحدہ کرلے بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ تم اُن سے خود ہی ترک تعلق کردو۔

## نمبر ۱۵

## نمایشی کام اور ظاہرداری کی باتون سے ہر انسان کو احتراز لازم ہے

لیوسی لس۔ اپنے آپ کو نیکوکار بنانے کے لئے تمکو شبانہ روز جانفشانی اور

جانکاہی کرتے دیکھکر مین تمھین قابل تحسین سمجھتا ہون اور مجھے بھی ایک قسم کی روحانی
مسرت حاصل ہوتی ہے - میری دعا ہے کہ تمکو اِس نیک کام مین دن دونی رات
چوگنی ترقی حاصل ہو - اور اس کوشش مین تمکو جلد کامیابی نصیب ہو - مگر اس بات کا
تمکو خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ تمھاری وضع اور طرز زندگی مین ایسی کوئی جدید بات دخل
نہونے پائے جو لوگونکی نظرونمین نئی اور عجیب معلوم ہو - بنے ہوئے فقیرون کی طرح
بالون کو بڑہا کر چیلے دار بنانے - ڈاڑہی کو درست نکرنے - دکہانے کے لیے
زمین پر سونے - روپیہ کے چہونے تک کی قسم کہا بیٹھنے - اور اسی قسم کی اور صدہا
گندی باتون سے جنسے صرف شہرت مقصود ہوا کرتی ہے تمکو قطعی نفرت رکہنا چاہئے
فلسفہ کے دشمن جسقدر برائی کے ساتھ چاہین فلسفہ کا ذکر کرین مگر سچ تو یہ ہے کہ
اُسکا نام ہی اُنکے ناپاک دلون مین ہیبت ڈالدینے کے لیے کافی ہے - اُن
عادات کے بظاہر ترک کردینے سے جو ہر انسان مین یقیناً اور عموماً پائی جاتی
ہین کیا نتیجہ جبکہ ہماری اندرونی حالت اُنکے برعکس ہے - ضرورت اسکی ہے کہ
ہماری صورت اور ہماری وضع اور افعال ایسے ہون جنسے ہر انسان مانوس ہو کر ہمسے
محبت کرے نہ کہ اسکے خلاف عداوت اور نفرت - یہ نہین چاہیئے کہ ہمارا لباس
بالکل ہی بدقطع بدرنگ اور بہدّا ہو - اور نہ یہ چاہیئے کہ روپیہ پر سنہرا رنگ پہیر کر ہم
کیمیاگری کا دعویٰ کرین - کفایت شعاری کے یہ معنی نہین ہین کہ بجائے خود ہم یہ
سمجھ لین کہ مردہ کو کفن دینا بھی فضولخرچی مین شامل ہے - زیادہ سے زیادہ اگر کوئی

امتیازی فرق ہو تو یہ ہو کہ عوام الناس کے طرز زندگی بسر کرنے کے طریقوں سے ہمارا
طرز زندگی کسیقدر بہتر ہو۔ یہ نہیں کہ بالکل ہی برعکس۔ ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم سے
لوگ گریز کرینگے اور بعوض اسکے کہ اُنکے افعال مثل ہمارے افعال کے ہو جائیں
وہ ہمارے کسی فعل کی تقلید نکرینگے۔ انسانیت کے برتاؤ آپس کے میل جول
اور راہ و رسم کے طریقے ہمکو فلسفہ ہی سکھاتا ہے۔ یہ باتیں ایسی نہیں ہیں کہ عام
لوگوں کی سمجھ میں نہ آسکیں۔ اگر ہمارا طرز معاشرت اور لباس لوگوں کے برعکس
ہوگا۔ تو اس اجنبیت کی بدولت ہمکو اُن سبھوں سے علیحدگی اختیار کرنا پڑیگی
ایسے فیشن کے اختیار کرنے سے جس سے بجائے تعریف اور اُنس کے
ہمارا مضحکہ اُڑایا جائے اور دلوں میں نفرت پیدا ہو بہت سخت احتیاط رکھنی چاہئے
فلاسفر کی زندگی بالکل سیدھی سادھی بے تکلف فطرت کے طریقہ پر ہونا چاہئیے۔
جسم کو تکلیف اور ایذا دیکر ارادۃً بدشکل بنانا اور بدن کو صاف رکھنے کے
عوض میلا اور ناپاک رکھنا۔ گندگی اور ناپاکی سے خوش ہونا۔ اتنا موٹا اور بدمزہ
کھانا کھانا جس سے ہضم میں فتور واقع ہو۔ فطرت کا نہ تو کبھی ایسا منشا تھا اور نہ ہوگا۔
لطیف اور مرغن غذائیں کھا کھا کر طبیعت میں نزاکت پیدا کرنا جسطرح ممنوع ہے اسیطرح
ان چیزوں سے پرہیز بھی کرنا منع ہے جو ہمکو سستی۔ بلا تکلف اور بلا دقت
ملسکتی ہیں۔ فلسفہ پر عمل کرنے سے کفایت شعاری مقصود ہے نہ بربادی۔ ہرحالت
میں کفایت شعاری کا ہمکو پابند رہنا چاہئیے۔ خوش وضعی اور خوش اخلاقی کے ساتھ

زندگی بسر کرنے کا طریقہ سب سے بہتر ہے اور اس لیے اُسکے پابند رہنے کی کوشش کرنا بھی لازمی ہے۔

## نمبر ۱۶

## میلون اور جلسونکی شرکت

محفلون اور جلسون اور میلون مین جانے کی نسبت اگر تم میری راے دریافت کرتے ہو تو مین تمکو بھی راے دونگا کہ جہانتک ہوسکے تم اُسمین شریک ہونے سے پرہیز رکھو۔ تمہاری عمر ابھی ایسی نہین ہے کہ تم اُن مین شریک ہو اور تمہارے قلب پر وہان کی صحبتون کا اثر نہ پڑے۔ تم تو بچے ہی ہو۔ مجھے اپنے اوپر بھی اسوقت تک پورا وثوق نہین ہے اور نہ اسکا یقین ہے کہ ان جلسون کی شرکت کے خراب اثرون سے مین بچا بھی رہونگا۔ تنہا رہنے کی وجہ سے جو خیالات پاکیزہ دلمین جاگزین ہو جاتے ہین جلسون وغیرہ مین جانے سے وہ بدستور سابق منتشر ہو جاتے ہین۔ اور اس بات کا تجربہ اکثر مجھے وہان سے واپس آنے کے بعد ہوا۔ اگر زیادہ نہین تو اتنا نقصان ضرور ہی ہوا کہ قلب کا رجحان بُرائی کی طرف ہو گیا اور یہی بات دل کے پختہ نہ ہونے کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو خیالات فاسد بمشکل تمام دفع کیے جاتے ہین فوراً ہی واپس آکر دلمین مستقل ہو جاتے ہین۔ ہماری حالت بالکل مریضون کی حالت سے مشابہ ہے انکو ادھر اُدھر لیے پھرنا

جس طرح حکمت کے خلاف ہے اُسیطرح ایسے لوگون کا محفل اور میلے ٹھیلون مین جانا بھی خلاف مصلحت ہے جنکی طبیعتین ہنوز پختگی تک نہین پہونچین - ایسا اکثر ہوا ہے کہ بات چیت کا اثر سننے والونکی طبیعتون پر پڑگیا ہے - گفتگو ضرور ایک لاعلاج طریقہ سے ناتجربہ کار طبیعتون مین نیا اثر ڈالدیا کرتی ہے - ایسے مقامات پر سیکڑون ہی تذکرے ہوتے ہین اور مختلف باتون کے مختلف اثر سننے والون کی طبیعت پر پڑجاتے ہین - اور یہی وجہ ہے کہ ناچ اور تھیئٹر مین جانے سے بزرگون نے منع کیا ہے - وہان کی بدتہذیبی خوش گپیان - اور آزادانہ گفتگو جنکو ہم تفریح یا خوش طبعی سے تعبیر کرتے ہین ہم پر بہت ہی بُرا اور زہریلا اثر ڈال دیتی ہین - جسکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہین ہوتا کہ وہان کا جانے والا شخص صرف حریص اور مسرف ہی نہین ہوجاتا بلکہ بجاے رحم اور شفقت کے اُسکے قلب مین سنگدلی اور بیرحمی پیدا ہوجاتی ہے - کیا اسکی وجہ یہی ہے کہ پاک انسانون کی صحبت سے اُٹھکر آتے ہوئے اُسے زیادہ عرصہ نہین گذرا ہے ؟ ایک روز مین ایک تماشہ گاہ مین اس خیال سے چلا گیا کہ وہان کے تماشون سے کچھہ تفریح ہوگی اور دل بہلے گا مگر جاکر معلوم ہوا کہ اُسی روز وہان ایک انسان کا خون کیا گیا تھا - جہان ایسی بیرحمی کی حرکتین ہون وہان تفریح اور دلچسپی کا بھلا کیا موقع ؟ کیونکہ اُس بیچارہ کا خون ہوا اسکی تشریح کی چندان ضرورت نہین اسلیئے کہ ناظرین کو اور بھی رنج ہوگا مگر اسکی نسبت جو کچھہ وہان دیکھا اور سنا گیا اُسکا نتیجہ صرف یہی ہے کہ اُس مقام کو شفقت اور رحم سے ذرا بھی تعلق نہین ہے چھوٹی

چھوٹی باتون پر اگر توجہ نہ بھی کیجائے تب بھی میری یہی راے ہے کہ خون ریزی کے سوا ان اور کچہ بھی نہین - ایک ظلم اور ہوتا ہے وہ یہ کہ جب دو آدمی مقابلے پر لڑائے جاتے ہین تو اُنکے ہاتھون مین ایسی کوئی چیز نہین دیجاتی جس سے وہ اپنی حفاظت کر سکین - جتنی ضربین پڑتی ہین وہ سب اُنکے برہنہ جسمون پر گہرے گہرے زخم ڈالدیتی ہین - حفاظت کی چیزین ہاتہ مین ہونے سے لوگ اس طریقہ کو بہت زیادہ پسند کرتے ہین اور ہر ضرب پر اسقدر رو واہ ہوتی ہے کہ الامان - خدا جانے اسمین کیا خوبی ہے جس حالت مین کہ اپنے آپ کو وہ ضرب سے نہین بچا سکتے تو پہر سمجہ مین نہین آتا کہ سیف زنی کا ہنر سیکہنے اور اپنی حفاظت کی ترکیبین یاد کرنے کا کیا ثمرہ ہے -
بعض تماشائیون کو انسان کے قتل سے بہت مسرت ہوتی ہے - اور اُن کے نزدیک یہ بہت ہی اچہا نظارہ ہے - ظلم بر ظلم یہ ہوتا ہے کہ انسانون اور درندون مین کشتی کرائی جاتی ہے اور وہ بھی علی الصباح - دوپہر کو اسطرح بازی جیتا ہوا شخص یا بعد کو دوسرون سے لڑایا جاتا ہے - مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طریقہ سے ایک نہ ایک شخص مارا جائے - یہ تماشے شوقیہ ہوتے ہین - اور شوق بھی اتنا بڑہا چڑہا - گویا کہ اسکا پورا کرنا فرض ہے -

لیوسی لس - بہتر ہوتا کہ ایک دفعہ تم بھی ان تماشون کو جاکر بچشم خود دیکھہ آتے اور تمکو بھی تجربہ ہو جاتا کہ تمہارے قلب پر ان باتون کا اثر کیسا پڑتا ہے - خدا کا شکر ہے کہ تمکو شقی القلب بنانے کی نہ تو کوشش کی گئی اور نہ اُسکی ترکیبین بتلائی گئین - جو

جو شخص رقیق القلب اور ناتجربہ کار ہو اُسکو چاہیئے کہ خراب جلسون محفلون اور
بُرے مقامات مین جانے سے سخت احتراز کرے - بُرائی اپنا اثر فوراً ہی کر جاتی ہے
اور ایسے مجمعون کی بناوٹ - ترکیب - اور بوقلمونی - سچ تو یہ ہے کہ سقراط سے
پختہ مزاجون کی طبیعت پر بھی اپنا اثر ڈالے بغیر نہین رہ سکتی - اگر ہم اس بات کو مان
بھی لین کہ کوئی شخص اس حد تک نیکوکار ہے کہ اُسپر بدکاریون کا اثر نہ پڑ سکے گا -
مگر اس بات کو تو ہم کبھی نہ مانینگے کہ اُسکا قلب اس درجہ مضبوط ہو گیا ہے کہ بدکاریان
چاہے جسقدر کثرت و قوت کے ساتھ اوسپر حملہ آور ہون مگر وہ اپنے ارادون
سے ہرگز باہر نہ آئے اور اونپر مستقل ہی رہے - تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر
کوئی شخص مخنثون کی صحبت مین ہر وقت رہے گا تو وہ بھی ویسے ہی زنانے حرکات
کرنے لگے گا - دیکھہ لو - جو لوگ امرا اور دولتمندون کے قریب ہر وقت رہتے
ہین اُنکو دولت کی خواہش اور طلب کسقدر بڑھ جاتی ہے - بدوضع اور بدکار شخصون کی
صحبت مین رہنے سے پاک سے پاک شخص اور ایماندار سے ایماندار بھی ویسا ہی
ہو جائے گا - بھلا اُن لوگون کا ذکر ہی کیا جنکے اخلاق عام طور پر خراب ہون - دو ہی
حالتین ہین - یا تو یہ کہ ایسے لوگون سے قطعی طور پر متنفر رہے - یا برعکس اسکے
اُن سے محبت رکھے - مگر سچ تو یہ ہے کہ ان دونون باتون سے احتراز ضروری ہے
ان سے محبت کرنے مین جو نقصانات ہین وہ ظاہر ہین - ہر وقت کی نفرت اور پرہیز
سے ایک گروہ کثیر سے مفت کی عداوت اور دشمنی لینا ہے - اور اسکا نتیجہ بھی معلوم ہی ہے

ان دو نوع حالتون سے یہ بہتر ہے کہ انسان تنہا رہے - بلکہ ایسے لوگون کی صحبت سے بالکل ہی علیحدہ - ہان اُنکے پاس جاؤ اور گھیر وانکو جنمین تمکو نیکو کار بنانے کی قدرت ہو اور جنکو تم موجودہ حالت سے اور زیادہ نیک نہین بنا سکتے - خراب محفلون اور میلون مین جانے سے انسان خود رائی خود پسندی اور خودستائی سیکھہ جاتا ہے - ان مقامات مین اُسوقت جانا مناسب ہے کہ اُن لوگون کو فائدہ پہونچا سکنے کی تم اپنے مین قابلیت پاؤ - عام طور سے تو یہی دیکھا گیا ہے کہ میلون مین ایسا شخص ایک بھی نہین ہوتا جو نیکو کار کی قدر و منزلت کر سکے - اگر خوش نصیبی سے ایسا کوئی شخص نکل بھی آئے تو اُسکو اور اُسکے ذریعہ سے اپنے آپکو نیکو کار بنانے کے لئے پورے طور سے کوشش کرنی چاہیئے - شاید یہان تم یہ کہہ بیٹھو کہ جب نیکو کار ہونے سے انسان پر اتنی ذمہ داریان پڑ جاتی ہین تو نیکو کار ہونے سے کیا فایدہ - کیا اس کہنے سے تمہارا یہ منشا ہے کہ عمدہ باتون کے سیکھنے مین جو تمنے محنت کی اور اُسمین وقت صرف کیا وہ سب رائیگان گیا ؟ - نہین - یہ خیال تمہارا ہرگز نہو گا - انسان کو کتب بینی سے بہت فوائد حاصل ہو سکتے ہین - آج ہی میری نظر سے بزرگون کے تین قول ایسے گذرے ہین جو تمہارے لئے بہت ہی مفید ثابت ہونگے - **اول** تو یہ کہ اس خط کو جسمین ان مطالب کی تحریری تشریح کی گئی ہے بہت احتیاط سے رکھنا باقی دو آگے چلکر تمکو معلوم ہو جائینگے - سقراط کا قول ہے کہ "وحدت مین کثرت - اور کثرت مین وحدت کا خیال ہر کیا ہون" یہ دوسری بات تھی - کسی فلاسفر سے

پوچھا گیا تھا جسکا نام معلوم نہین ہوا - کہ تم فنون کو کیون اچھا سمجھتے ہو - اس سے تو بہت کم لوگون کو فائدہ پہونچنے کی امید ہے؟ اس حکیم نے نہایت ہی عاقلانہ جواب یہ دیا کہ بہت کم تو بہت ہین - اگر ایک شخص کو (یا اُس سے بھی کم کو) فائدہ پہونچ جائے تو میرے نزدیک بہت زیادہ ہے - تیسرا مقولہ نہایت ہی افضل ہے وہ یہ کہ حکیم اپی کیورس اپنے ایک ہم سبق کو بہت خصوصیت کے ساتھ لکھتا ہے کہ ہماری حالت تھیٹر کے مانند ہے - جہان ایک کو دوسرے کی حالت دیکھنے اور اُسپر غور کرنے سے سبق حاصل کرنے کا نہایت اچھا موقع ہے -

لیوسی لس - یہ وہ باتین ہین جو تمہارے دل پر پتھر کے نقش کیطرح اگر منقش ہو جائین تو اچھا - اور اگر کہین تم انکو ورد زبان نہین بلکہ ورد دل کر لو تو سبحان اللہ پھر کیا کہنا - دیکھو خبردار - ایسے عیش و عشرت کی کبھی قدر نہ کرنا جسکی بنیاد شہرت اور عام پسندیدگی پر ہو - لوگ تمہاری تعریف کرتے ہونگے - اور تم غالباً اسی وجہ سے خوش بھی ہوتے ہوگے - کہ وہ تمہین نیکوکار سمجھتے ہین - مگر تم شیخی مین نہ آجانا - خوب یاد رکھنا کہ تمہاری ذات مین اگر کوئی جوہر ہے تو یہی نیکوکاری اور بس -

## نمبر ۱۷

## کس قسم کی کتابین مطالعہ مین رہنا چاہئین

اس امر کی احتیاط بہت ضروری ہے کہ اسقدر تصنیفات اور تالیفات پڑھنے کا شوق

دلمین پیدا ہونے پائے جس سے دوران سر کے مرض کے علاوہ کتب بینی کی
طرف سے تمہاری طبیعت نفرت کرنے لگے۔ اُس مضمون یا عبارت کو جسے تم
چاہتے ہو کہ ہمیشہ کے لیے تمہارے دماغ مین رہے بہت غور اور توجہ سے
تمکو پڑھنا چاہیے۔ جو شخص ہر جگہ ملنے کا وعدہ کرے گا یقیناً وہ کہین بھی نہ ملے گا۔

مسافر سے بھی کوئی کرتا ہے پیت

ایک پُرانی اور سچی مثل ہے یہی حالت اُن کتب بینی کرنے والون کی ہے جو پوری
طور سے الفاظ کے معانی تو نہین سمجھتے مگر صفحہ کے صفحے اُلٹ جاتے ہین۔
ایسی غذا سے جسم کی پرورش کی کیا امید ہوسکتی ہے جو کھاتے ہی ویسے ہی خارج
ہوجائے۔ جو دوائین جلد جلد بدلی جائین اُن سے مریض کا صحت پانا معلوم۔
وہ زخم بہلا کیا جلد اچھا ہوگا جسپر جو مرہم ملے لگا دیا جاوے۔ نہ وہ درخت پہولے اور
پہلے گا جو ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہہ ہر روز لگایا جاوے جس شے کے
ترک کردینے مین نفع ہو اُسکا فوراً ہی ترک کردینا بہتر ہے۔ سیکڑون کتابین پڑھتے
پڑھتے دماغ اور حافظہ پریشان اور خراب ہوجاتے ہین۔ جتنا پڑھنا چاہیے اُتنا تو
پڑھتے نہین۔ اتنا پڑھنا چاہتے ہین جتنا پڑھ نہین سکتے۔ کبھی اس کتاب کے
شروع کرنے کو جی چاہتا ہے اور کبھی اُسکو ختم کرنے کا۔ یہ خیال نہین کرتے کہ
متفرق غذائین پسند کرنیوالے شخص کا پیٹ ضرور خراب رہے گا۔ نہ تو اُسکا ہضمہ
ہی درست ہوگا اور نہ اُس سے جسم کی پرورش ہوسکے گی۔ مین تمکو صرف اُن کتابون

کے پڑہنے کے لئے ہدایت کرتا ہون جو مقبول عام اور جنکے مصنف مستند ہون - ان کتابون کے پڑہتے پڑہتے اگر تمہارا جی گہبرا جائے تو جسطرح باغ مین جا کر سیر تفریح کر کے اپنے مکان پر پہر واپس جاتے ہوا وسیطرح دوسری کتابون کے مطالعہ سے تفریح حاصل کر کے اُسی پہلی کتاب کو پہر پڑہو - ایسی باتون کا سننا اور سیکہنا کہ افلاس مین کسطرح تم خوش اور مسرور رہ سکتے ہو موت کے لئے تمکو اور ہر انسان کو کسطرح ہر وقت طیار رہنا چاہیئے - زندگی مین تغیرات اور انقلابات واقع ہوتے پر کسطرح تم صابر اور شاکر رہ سکتے ہوا سپنے اوپر فرض کر لینا چاہیئے - انمین سے جو بات تمکو اچہی معلوم ہو اُسیکو اختیار کر کے اوسپر عملدرآمد کرو - مین بہی ایساہی کرتا ہون - پڑہتے پڑہتے جہان مجہے کوئی بات اچہی معلوم ہوئی اُسیوقت سے مین نے اُسپر عمل کرنا شروع کر دیا - حکیم اپی کیورس کے تعلیمات پڑہتے پڑہتے آج ہی مجہے ایک بات معلوم ہوئی ہے - اپی کیورس کے نام سے تم چونکوگے مگر مین بتلائے دیتا ہون کہ مجہے تعصب ذرا بہی نہین ہے - اور مین "متنع زہر گوشہ یافتم" کے مقولہ پر عمل کر کے اپنے مخالف حکما کی تصنیفات ہمیشہ پڑہا کرتا ہون - حاسدانہ نظر سے نہین بلکہ منصفانہ طرز سے - اِس حکیم کا قول ہے "وہ افلاس جسمین قناعت بہی شامل ہو دنیا مین بہت بڑی نعمت ہے" مگر میری راے ہے کہ مفلس اگر قانع ہو تو مفلس ہی نہین - قانع شخص کو فقیر کون کہہ سکتا ہے - وہ تو اچہا خاصہ دولتمند ہے - ع قناعت تونگر کند مرد را +

وہ شخص مفلس نہین ہے جسکے پاس دولت تو ہے مگر کم - مفلس حقیقت مین وہی ہے جو حریص ہو اور زیادہ کی فکرون مین مبتلا رہے - اگر کوئی شخص ہزارون اور لاکھون روپیہ کا مالک ہے - یا ہزارون من غلہ اُسکے کھلیان اور کھیتون مین جمع ہے یا سود کے ذریعہ سے ہزار ہا روپیہ کی آمدنی ہو رہی ہے تو اس بے انتہا دولت سے اُسے کیا فائدہ جبکہ دوسرون کے تھوڑے سے منافعہ کو بھی وہ حسد کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنے پاس کے جمع کی ہوئی دولت اور ذخیرہ کو تھوڑا سمجھکر حساب لگایا کرتا ہے کہ کتنی اور جمع کرنا چاہیئے - دولتمند ہونے کے لئے مین تمکو دو گُر بتائے دیتا ہون - اُنپر عمل کرنے سے کبھی مفلس ہی نہو گے - ایک تو یہ کہ ضرورت کی چیزین تمھارے پاس ہون - دوسرے یہ کہ اسقدر ہون کہ تمھاری ضرورت کے لئے کافی ہون بس اسقدر لا تعداد کتب خانون اور کتابون کے مالک ہونے سے کیا فائدہ کہ اپنی تمام زندگی مین تمکو اُسکی فہرست پر ایک مرتبہ بھی نظر ڈالنے کا موقع نہ ملے - بہت سی کتابین پڑھنے اور عمل نہ کرنے والے پر ع

| | | |
| --- | --- | --- |
| | چار پائے برو کتابے چند | |

کی مثل صادق آتی ہے اور ایسی حالت مین اسے کوئی فائدہ تو ہوتا ہی نہین انکا رکھنا صرف ایک قسم کا بوجھ ہے - بہت ہی بہتر ہو اگر اپنی کتب بینی تم لایق مصنفون کی تصنیفات تک ہی محدود رکھو - اسکندریہ کے کتب خانہ مین جو شاہان سلف کا یادگار تھا ۰۰۰ ۴۰ کتابین تھین اور وہ سب جلکر خاکستر ہو گئین - بعض آدمی اُس

کوششش کی تعریف کرتے ہین جو ان کتابون کے جمع کرنے مین کی گئی تہی -
ڈی نس اور ٹی ڈوی اس اسی خیال کے بزرگ تہے - یہ کہتے ہین کہ ان کتب خانون
سے شاہان سلف کا شوق اور اُنکے تحفظ کی فکرات کا پتہ چلتا ہے مگر مین اسکا
قائل نہین ہون - میرا یہ خیال ہے کہ ان بادشاہون کو کتابون کے پڑہنے کا
شوق نہ تہا - بلکہ اپنی شان وشوکت کا اظہار مقصود تہا - اکثر جاہلون کو ہمنے دیکہا
ہے کہ ایک حرف پڑہ نہین سکتے - مگر کتب خانہ اُنکا دیکہو تو بہت ہی معقول ہے
کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ کتابین اُنہون نے کس غرض سے جمع کی ہین ؟ پڑہنے
کے لئے - یہ تو جہوٹ ہے - صرف کمرہ کی زیبایش اور نمایش کے لئے -
لیوسی لسس - تم ہرگز ایسا نکرنا - تمکو اُسیقدر کتابین منگانا چاہیئے - جنہین تم پڑہ سکو
اُنکی تعداد دکہلانے کے لئے نہو - شاید تم یہ کہو کہ کاٹ کباڑ کے خریدنے سے
تو کتابون کا خریدنا بہت ہی بہتر ہے - مگر مین یہ کہونگا کہ ضرورت سے زیادہ جوشی ہنے
محض فضول ہے - تمہین تبلاؤ کہ تم کس شخص کو اچہا سمجہو گے - اُسکو جو ہاتہی دانت
اور سنگ مرمر کی خریداری کرے - یا اُسے جو تمام دنیا مین پہیری لگاتا پہرے اور ایسی
کتابین جمع کرے جنکے مصنفون سے کوئی ایک شخص بہی واقف نہو - اور جو
واقف ہون وہ نفرت کرین - یا جو ایسی کتابون کے جمع کرنے پر اور اُنکی جلدون کی
خوبصورتی پر نازان ہو - کاہل سے کاہل شخص کے یہان بہی جاکر تم دیکہو گے کہ اُسکا کمرہ
ٹہساٹہس کتابون سے بہرا ہوا ہوگا اُنکے کتب خانون مین دنیا بہر کے مورخون -

عالمون - فاضلون کی تصنیفات بھری ہوئی ہین کتب خانون کا رواج ایسا عام ہوگیا ہے کہ مکانون مین جسطرح حمامون اور باورچیخانون کی ضرورت سمجھی جاتی ہے ویسے ہی انکے رکھنے کی - مگر مین سچ کہتا ہون کہ بڑے مصنفون کی قابل قدر تصنیفات یہ لوگ انکی جلدون کی خوبصورتی اور تصویرون کی وجہ سے جنسے وہ اپنی دیوارون کی زیبائش کرتے ہین - خریدتے ہین اور اسکے سوا انکی اور کوئی غرض نہین ہوتی -

## نمبر ۱۸

## ورزش

مکتوب الیہ کو "بعافیت باشند" لکھنا ہمارے بزرگون کا پرانا طریقہ اب تک جاری ہے - مگر میری راے مین یہ طرز تحریر فی زمانا تبدیلی کے لائق ہے - بعوض اسکے اب دعا اگر یہ دیجاوے کہ "خدا آپکو فلاسفر بنا دے"، تو بہت مناسب ہو - اور سچ پوچھو تو بعافیت باشند - یعنی تندرست رہنے کی دعا دینے سے بزرگون کا منشا بھی یہی ہوگا - جسم چاہے جسقدر مضبوط ہو اور تندرست مگر قلب بجز فلسفہ کے تندرست رہ نہین سکتا - یہ بات اگر تم نہ مانو تو پھر ایک مجنون کو تندرست ماننے مین تمہین کیا عذر ہو سکتا ہے اُسکا جسم تو بظاہر دیکھنے مین تندرست اور مضبوط ہوتا ہے ۔ پس سخت ضرورت اس امر کی ہے کہ اولاً قلب کی تندرستی کی فکر کیجاوے - اور جسم کی بعد کو - اگر تم احتیاط اور ہوشیاری سے زندگی بسر کرنے

کی ترکیب جان لوگے تو تم کو بہر جسم کے تندرست رکھنے مین زیادہ دقت و تکلیف نہوگی - یہ بات علما اور فضلا کے سے لئے کیسی بدنما ہے کہ بچون کی طرح کہڑے ہوکر گنگنون ہاتہہ پاؤن - گردن - سر - اور جسم کے دیگر اعضا کو حرکت دیا کرین - اسکے علاوہ لطیف غذائین کہا کہا کر جسم کو فربہ اور اکہاڑہ مین لوٹ کر دونون پہلوون کو مضبوط کرنے کی فکر مین رہین - ورزش سے اگر کوئی شخص اپنی خواہش کے موافق مستنڈا اور مضبوط ہو ہی گیا تو کیا نتیجہ - طاقت - فربہی - اور وزن مین تو وہ ہرگز بیل سے زیادہ نہو سکے گا - ہان یہ نقص بہت برا پڑجاسے گا کہ جسم کی فربہی کے بوجہہ سے دبکر قلب کی رفتار بہت ہی سست پڑجاسے گی جسقدر تم اپنے جسم کو فربہی سے روکوگے قلب اوتنا ہی صاف اور روشن ہوگا - جسم کے زیادہ احتیاط کرنے والونکو ہزار ہا قسم کی تکلیفین اور پریشانیان ہوا کرتی ہین - سب سے اول ورزش ہی کی تکلیف کیا کم ہے - دوسرے یہ کہ پڑہنا لکہنا یا ریاضت کرنا اسکے بعد ناممکن ہے - ورزش کرنے سے بہوک زیادہ ہوجاسے گی - آپ ہی فرمائین کہ زیادہ کہانے سے قلب بیکار ہوجائے گا یا نہین - تجربہ سے ثابت ہے کہ ذلیل آدمیون کے اخلاق دولت جمع ہوجانے سے بگڑ جاتے ہین - ایسے لوگون کو ریاضت کی سخت ضرورت ہے جو اُس دن کو مبارک سمجہین جس روز پیٹ بہر کر انکو شراب پینے کے لئے اور کباب کہانے کے لئے ملجائین - یا صبح اُٹہتے ہی مٹہائی کا دونا کوئی صاحب اونکے نذر کرین - شراب پیکر پسینہ کے ذریعہ سے نکالڈالنا ایک قسم کی بیماری ہے

عمدہ قسم کی بہت سی اور ورزشیں بھی ہیں جنمیں وقت کم صرف ہوتا ہے اور تکلیف بھی کم ہوتی ہے - ان ورزشوں کو ہر شخص کر بھی سکتا ہے - مگدر ہلانا - دوڑ لگانا - جست کرنا - انمیں سے جو ورزش لیوسی لسں تمکو پسند ہو اُس سے فارغ ہونے کے بعد فوراً ہی اسپنے تلاب کی صفائی کی فکر کیا کرو - اور اسکی فکر ضروری ہے - ایک دن نہیں بلکہ شبانہ روز قلب کو صاف اور روشن کرنے والی ریاضتوں سے تمکو دلچسپی رکھنا چاہیئے - ان ریاضتوں کے کرنے مین نہ گرمی اور نہ سردی حاج ہوگی حتیٰ کہ ضعیفی مین بھی تمہارا جی ان سے گھبرانے کا نہیں - اُن ریاضتون کے کرنے مین جو بڑہاپے مین بھی باعث تسلی اور دلچسپی ہون اگر شباب مین تمکو کچھ تکلیف بھی ہو تو تمہین اُن سے باز نہ رہنا چاہیئے - اس سے میرا یہ منشا نہیں ہے کہ ہر وقت تم ریاضت یا پڑہنے ہی لکھنے مین مصروف رہو اور کوئی تفریح بھی نہ کرو - نہیں بلکہ یہ کہ قلب کو اسقدر تکلیف نہ دو کہ دوبارہ ریاضت کرنے کی طیاری کرنے سے وہ گھبرا جائے اور نہ اتنا آرام دو کہ ریاضت بالکل ہی ترک ہو جائے -

## نمبر ۱۹

## زیادہ دیر تک سونے کے نقصانات

| | | |
|---|---|---|
| عقل و صبر م ربود و طاقت ہوش | | دوش مرغے بہ صبح می نالید |

یکے از دوستان مخلص مرا | مگر آواز من رسیدہ بگوش
گفت باور نداشتم کہ ترا | بانگ مرغے چنین کند مدہوش
گفتم این شرط آدمیت نیست | مرغ تسبیح خوان و من خاموش

گو بمقابلہ رات کے دن مختصر ہو گئے ہین لیکن اگر کوئی شخص چاہے تو اب بھی اُسے کافی وقت مل سکتا ہے بشرطیکہ آفتاب کے طلوع ہوتے ہی وہ بھی پلنگ سے اُٹھ بیٹھے - اور اسکا منتظر رہے کہ آفتاب کی سُنہری شعاعین پہلے اُسکے اُٹھانے کے لیے جب خوشامد کرین تب ہی وہ اُٹھے - دیر تک سونے کی عادت کیسی ذلیل اور خراب ہے - اور طرہ یہ کہ اسقدر دیر تک سونے کے بعد بھی بعض آدمی سمجھتے ہین کہ وہ جلدی اُٹھے !! دنیا مین ایسے بہت سے لوگ ہین جو صبح اور شام کے کامون مین خلط مبحث کر دیتے ہین اور شب گذشتہ کی ناپاک صحبتوں کے لطف اُنہین کچھ ایسا متوالا کیے ہوئی ہوتے ہین کہ شام سے قبل اُٹھنا اُنہین قسم ہے - اُنکی حالت کچھ ایسی ہوگئی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گویا وہ دنیا کے دوسرے حصہ مین آباد ہین جب وہان دن ہوتا ہے تو یہان رات اور جب یہان رات ہوتی ہے تو وہان دن - ہمارے شہر مین بھی ایسے بزرگوار ہین جنپر دنیا کے دوسرے حصہ مین رہنے والون کی پھبتی صادق آتی ہے - اور بقول حکیم گیٹو جنھون نے تمام عمر آفتاب کو طلوع اور غروب ہوتے دیکھا ہی نہین - افسوس جو لوگ یہ نہین جانتے کہ وہ کس زمانہ مین رہتے ہین یہ کب جان سکین گے کہ زندگی بسر کرنے کے عمدہ طریقے کیا ہین - اور یہی وہ لوگ ہین

جو مرنے سے گبھراتے ہین حالانکہ سچ پوچھو تو وہ زندہ درگور ہین۔ تمام رات شراب پینے اور کباب اور لطیف لذیذ مرغن غذاؤن کے کھانے اور ناچ و رنگ دیکھنے مین بیٹھے ہی بیٹھے کاٹ دیتے ہین اگر مجھ سے پوچھو تو یہ جشن اور دعوتین نہین ہین بلکہ اُنکے سیوم اور چہلم کے کھانے ہین۔ محنت اور مشقت کرنے والون کو دن کے بڑے ہونے کی شکایت ہی نہین ہوتی۔ اگر ہم کام اور محنت کرنا چاہین تو اپنی زندگی اس طریقہ سے بڑھا سکتے ہین کہ رات کا حصّہ کچھ کم کرکے دن مین شامل کر دیا کرین۔ تہوار اور دعوتون مین ذبح کرنے کے لیے جو جانور پالے جاتے ہین وہ تاریک مکانون مین رکھے جاتے ہین اور اُن سے کسی قسم کا کام نہین لیا جاتا اور اسی وجہ سے وہ خوب تیار ہو جاتے ہین۔ اسیطرح اُن لوگون مین بھی جو بلا محنت و مشقت اپنی زندگی پڑے پڑے کاٹتے ہین کاہل الوجودی کی وجہ سے موٹاپا اور فربہی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور بعد چندے موٹے ہو کر جسم بالکل ہی بدقطع اور بدنما ہو جاتا ہے چہرہ پر بیمارون کی طرح زردی چھا جاتی ہے۔ پیٹ بڑھ جاتے ہین۔ نفخ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور جسم کی حالت خراب ہو کر گوشت لٹکنے لگتا ہے۔ یہ ظاہر کی خرابیان تو کچھ کم ہی ہین۔ اس امر کے خیال کرنے سے کہ اُنکے دل مین تاریکی کی کیا کیفیت ہوگی۔ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین بینا ہو کر وہ کام کرتے ہین کہ نعوذ باللہ اندھے بھی مات ہین۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تاریکی اُنکے دلون مین کس وجہ سے پھیل جاتی ہے۔ صرف اسوجہ سے کہ اُنکے وقت کام کرنے سے متنفر ہو کر اپنی زندگی

کے کام کاج وہ رات ہی کے وقت کیا کرتے ہین - فطرت بدکاری کو پسند نہین کرتی
اور اسیوجہ سے ایسے لوگون سے فطرت کے قواعد کی پابندی نہین ہوتی - اور
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان بدکار ہوجاتا ہے - فطرت کے خلاف کرتے کرتے
پہر انکو بدکاری مین لطف آنے لگتا ہے - راستی سے کنارہ کشی کرتے کرتے ہم
اُس راستہ سے اسقدر دور ہوجاتے ہین کہ کوسون اُسکا پتہ بہی نہین چلتا - اور نتیجہ برعکس
ہوتا ہے - کیا تمہاری راے ہین - لیوی لس - یہ لوگ فطرت کے خلاف نہین
چلتے - جو جلد جلد شراب پیتے - اور اپنے معدہ کی خالی آنتون مین شراب انڈیلتے
چلے جاتے ہین اور ست الست ہوجانے کے بعد کہانا کہاتے ہین ؟ اس
زمانہ کے نوجوانون مین یہ بیہودہ طریقہ عام طور سے رائج ہوگیا ہے - یہ دستور تو عام
ہے کہ کہانا کہا چکنے کے بعد تہوڑی سی شراب پی لی جاتی ہے - ہمارے دیہات
کے روسا بہی جو پہی سرتون کے لطف سے ناواقف ہین ایسا ہی کیا کرتے ہین
اُنکی راے مین وہی شراب مزہ دیتی ہے جو غذا کے اوپر دو انگل تیرتی ہے
اور جسکا ہر قطرہ رگون مین پیوست ہوجائے - دہی ستی مستی ہے جو خالی پیٹ مین
شراب پینے سے ہو - بہلا تمہارے نزدیک کیا وہ لوگ جو مستورات سے بہی زیادہ
باریک اور نازک کپڑے پہنتا چاہین فطرت کے خلاف کام نہین کرتے یا وہ جو شاخ کہنہ
سے میوہ نورس کی امید رکہین - اس سے زیادہ اور کیا حماقت ہوگی جو جاڑے مین
فصلی گلاب پہولنے کی امید رکہین - یا جو لالہ - نسرین - اور نسترن کے درختون کو گرم

سیکہ اُنکے پہولنے اور پہلنے کی خواہش کرین۔ یا جو اپنے کوٹھون پر باغیچہ لگائین یا جنکے مکانون کی چہتون پر ایسے تناور درخت ہون جو ذراسی ہوا مین بہی شدت سے جنبش کرنے لگین یا جنکی جڑین اُن مقامات پر پہیلی ہوئی ہون جہسان کہ اُنکی شاخون کو پہونچنا چاہیے۔ یہ لوگ فطرت کے خلاف کرکے اپنے آپ کو نہایت ہی بے عقل ثابت کرتے ہین۔ دریاؤن مین جو حمام بنائین یا وہان جہان پانی تہپیڑے دے دیکر لہرون کو بہی قیام نہین کرنے دیتا اپنے آپ کو تیراک سمجھکر غسلخانہ تعمیر کرائین آپ ہی کہین کہ اُنکی حماقت مین کسیکو بہی کچہہ شبہہ ہو سکتا ہے۔ تو اَعلےٰ فطرت کے خلاف کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچ جاتی ہے کہ اُسکے موافق کام کرنے کو پہر جی بہی نہین چاہتا اور پہر ایک کام بہی فطرت کے موافق نہین ہوتا۔ جہان دن ہوا اور اُنکے سونے کا وقت آیا۔ اور جب رات ہوئی تو گویا سیر و تماشہ کا وقت ہوا۔ کہین زین سواری پر سیر کرنے کے لئے گہوڑا طیار ہے اور کہین ٹمٹم۔ پو پہٹتے ہی اُنکے کہانا کہانے کا وقت آتا ہے۔ اِس طرز پر زندگی بسر کرنے والون کا یہ خیال ہوتا ہے کہ عام لوگون سے اُن کی مشابہت نہونے پائے اور اسی خیال سے کہ عموماً چونکہ سب آدمی کام کاج کرکے رات کو سوتے ہین یہہ دنین کام نہین کرتے۔ اور رات بہر جاگتے ہین۔ ایسے لوگون کا مُردون مین شمار ہے انمین اور مُردون کے جنازون مین کیا فرق ہے جو رات کو شعل اور لالٹینون کی روشنی مین اُٹہاتے جاتے ہین۔ انہین بہی تو اسیطرح

لیمپ اور فانوس موم شمعون کی روشنی کی ضرورت ہے - افسوس کہ اس طرز زندگی کو اکثر آدمیون نے اختیار کیا ہے -

اٹی پا لیس پوٹا ایک شخص زمانہ سابق مین نہایت ہی دولتمند تھا - اپنی تمام دولت کو اُسنے عیش و آرام مین صرف کر دینے کے بعد ایک روز اپنے افلاس کے مصائب و تکالیف کو شاہ ہیٹی ری اس سے بیان کر کے زمانہ کی سختی اور بخت گردہ ہونے کی شکایت کی - بادشاہ نے سب کو سنکر کہا کہ اب پچھتانے سے کیا نتیجہ؟

مان ٹی لس جیونس شاعر تھا جو ۱۲۴ سال قبل مسیح کے پیدا ہوا تھا - امپرجو شاہانہ الطاف اور اکرام تھے اُنکے لیئے یہ عام مین مشہور تھا - مگر زمانہ کی مخالفت تو مشہور ہے انپر بھی وہی زوال نازل ہوا جو اورون پر ہوتا ہے - اپنے زمانہ عروج مین ہر شعر - قطعہ - مخمس - یا رباعی مین آفتاب کے طلوع اور غروب ہونے کا سین کھینچنا ان کا خاص حصہ تھا - اِن کی اِس عادت سے لوگ بیانتک عاجز آگئے تھے کہ اُنکے ایک کھرے دوست نے انکے اشعار کو سنکر اپنا استعجاب اور تاسف ظاہر کر کے کہا کہ تمہاری اس شاعری پر سو لعنت بھیجنے کو جی چاہتا ہے دوسرے نے کہا کہ مہذب طریقہ اِس مطلب کے ادا کرنے کا یہ تھا کہ میرا تو جی یہ چاہتا ہے کہ آفتاب کے طلوع ہونے سے غروب ہونے تک مین تمہارے اشعار سُنا کرون - کیونکہ مجھے اس سے نہایت مسرت حاصل ہوتی ہے -

شام کی آمد کی نسبت جو نظم اُنہون نے تصنیف کی تھی اُسے سُنکر دریس نامی ایک ومنائے

سے جونہایت ہی بذلہ سنج شخص تہا کہا کہ واہ واہ یہ تو بیچ بیچ شام ہی کا وقت آگیا
ابتو مسٹر بوٹا کے سونے کا وقت ہوگا - رات کی تعریف مین جب اُنکی تصنیف شدہ
نظم سنی تو کہا کہ یہ تو رات ہی آگئی - اب مین رخصت ہوتا ہون اُنکے نزدیک
اب کل صبح ہوگی - مین صبح کا سلام اُنہین کرا دُن گا - بوٹا کے اس خراب طور
سے زندگی بسر کرنے سے بدتر اور کیا طریقہ ہوگا - اور یہی طرز زندگی سیکڑون
آدمیون نے اختیار کر لیا ہے - افسوس اس اختلاف سے اُنکا یہ مطلب
نہین ہے کہ بمقابلہ دن کے رات سے اُنہین زیادہ دلبستگی ہے - مگر یہ بات
ہے کہ عوام سے کسی معاملہ مین مشابہت نہونے پائے - دوسرے یہ کہ
بمقابلہ دن کے رات زیادہ پردہ پوش ہے - تماشی اور ایسی چیزین جنپر روپیہ
صرف ہوا ہے رات کو زیادہ اچہی معلوم ہوا کرتی ہین - دن کی روشنی مین اُنکی
قلعی کہلجاتی ہے - لہذا دن اُنکو ناپسند ہے - ایسے آزاد مزاج اور بیہودہ
طرز پر زندگی بسر کرنیوالون کا مقولہ ہے کہ ع بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہوگا +
اگر ان بیہودگیون پر بہی اُنکی شہرت نہوئی تو یہ سمجہتے ہین کہ اُنکی تمام محنت ہی
رائیگان گئی - جب تک دن مین وہ ایسا کام نکرلین جس سے رات مین اُنکی
شہرت ممکن نہ ہو تو وہ یہ سمجہتے ہین کہ اُنہون نے کچہ کیا ہی نہین - جو شخص ایسے
لوگون کا جلیس اور یار غار بننا چاہے ہے اُسکو چاہیئے کہ ان سے بہی بڑہکر
بیہودہ اور بدتہذیب ہو - جہان ایسے ایسے صدہا قسم کی بدکاریان کرنے والے

ہو نگے وہان معمولی بدکارون کو کون پوچھے گا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ
کوئی ایسی خاص قسم کی بدکاری کیجاوے جو باعث شہرت ہو پیڈو البی نووی نس
Pedo Albinovanus اپنے پڑوسی اسپیوری اس پی پانس Spurius
Papinius کے حالات اسطرح تحریر کرتا ہے کہ وہ اُلو کی طرح شب بیداری
کیا کرتا تھا - ایک روز رات کے تیسرے گھنٹہ مین کوڑون کی آواز سُنائی دی
اسکا سبب دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نوکرون پر زدوکوب ہو رہی تھی - چھٹے
گھنٹہ مین گانے کی آواز آئی - معلوم ہوا کہ حضور گلے بازی فرما رہے ہین - آٹھوین
گھنٹہ مین پہیون کی گڑگڑاہٹ سننے مین آئی دریافت ہوا کہ خود بدولت کی ہوا خوری
کا وقت ہے - سیر کے لئے باہر تشریف لیجا ئینگے - علی الصباح نوکرون کی دوڑ
دہوپ کی آواز سُنی گئی کسی نے کہا کہ یہ چہل پہل اُنکے حمام کرنے اور بعد
حمام شوربہ و شراب پینے کی طیاری کی وجہ سے ہے - بدکاریون کی اسقدر
بے انتہا قسمین دیکھکر انسان کو تعجب ہوتا ہوگا - مگر انکے علاوہ ابھی اور ہین جنکا
شمار نہین اور نہ جنکی قسمین سمجھ مین آسکتی ہین - اور یہی وجہ ہے کہ ہر بدکار کی وضع
اور عادت مین اختلاف ہے - مگر وہ لوگ جو فطرت الٰہی کی تقلید کرتے ہین آرام
سے رہتے ہین اور آزاد ہین - انکے آپس کے برتاؤ اور زندگی بسر کرنے کے
طریقون مین شاید ہی فرق ہوتا ہو - مگر اسکے خلاف جو لوگ ہین اُنمین نہ تو کوئی ترتیب
ہوگی اور نہ کوئی قاعدہ نہ یکرنگی - اصلی نقص یہ ہے کہ عام لوگون کی طرح زندگی بسر کرنا

اُنکے لئے موجب شرم ہے - بمقابلہ عام لوگون کے اُنکے لباس - کپڑون کی تراشش خراش - اُنکی غذا - اُنکے گاڑی گھوڑون مین کوئی نہ کوئی امتیاز لازمی اور ضروری ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ تقسیم اوقات اور کام مین کوئی فرق نہو ایسے لوگون مین جنسے گناہ بہ لحاظ بشریت سرزد ہوجاتے ہین اور اُنمین جو شہرت حاصل کرنے کے لئے بدکاریان اور گناہ کرتے ہین یہ تو ظاہر ہے کہ بہت بڑا فرق ہے فطرت کے خلاف جو لوگ کرنے کی کوشش کرتے ہین یقیناً اُنکی غرض شہرت حاصل کرنے کی ہے - تیوسی لس - اگر تم گمراہ ہونا نہین چاہتے تو قواعد فطرت کی تعمیل کرو - تمپر ہی موقوف نہین ہے جو اسکا پابند ہوگا وہ نہ تو کبھی تکلیف اُٹھائیگا اور نہ سستی اُسے گھیرے گی - مگر جو لوگ اسکے برعکس کرنا چاہین گے اُنکی حالت اُس شخص کی سی ہوگی جو دھارے کے خلاف تیر کر جاہتا ہے کہ اُن لوگون پر سبقت لیجائے جو دھارے پر تیرتے ہین -

## نمبر ۲۰

## بڑا دن

بڑے دن پر تمام شہر مین کیسی دھوم دھام مچ جاتی ہے - ہر شخص اوس روز اپنے آپکو آزاد اور خود مختار سمجھنے لگتا ہے جو دھوم دھام اور رطیاریان اُس روز ہوتی ہین اُن سے کوئی شخص بھی واقف نہین ہوتا - تعطیل اور غیر تعطیل اوس روز سب یکسان ہین

اس شور شس مین اتنا سمجھنے والا بھی تو کوئی نہین نظر آتا کہ دسمبر اس سے پہلے صرف مہینہ تھا اور آج ایک سال ہوگیا - یوسی لس - اگر تم اسوقت میرے پاس ہوتے تو مجھے بڑی ہی مسرت ہوتی - مین تمسے دریافت کرتا کہ آج تمہارا کیا ہی جا ہتا ہے - معلوم نہین کہ پرانی رسمون مین جو آج کے دن کی جاتی ہین تم نئی بات ایجاد کرتے یا انہین کو پسند کر کے کھیل تماشہ ہی پر اکتفا کرتے - ہر طرف چہل پہل آمدورفت - شور وغل جو شہر کی غیر اطمینانی حالت مین ہوا کرتا ہے آج ہر گھر مین ہے اگر تمہاری عادات سے مین پورے طور سے واقف ہوتا تو اسکا فیصلہ ضرور مین تمہاری مرضی پر چھوڑ دیتا - یقیناً تم بھی پسند کرتے کہ تمام دن نہ تو جہلا کی طرح تم کھیل تماشہ ہی مین مصروف رہتے اور نہ ہر بات مین ان رسمون کی مخالفت ہی کرتے - ہماری اور تمہاری عمرین ایسی ہوگئی ہین اور زمانہ کی کچھ حالت ایسی ہے کہ ہمکو اور تمکو اب اپنے دلون پر قبضہ حاصل کرنا چاہئیے - اور ایسی مسرتون سے جنمین عوام لوگ مست ہو کر بیقاعدہ افعال کر بیٹھتے ہین پرہیز کرین - ہماری اس دلی تقویت کا ثبوت تمکو اُسوقت زیادہ ملے گا جب عیش و عشرت مین پڑ کر بھی ہم تکلیف اور مصیبت کو نہ بھولین گے - مگر یہ نہایت مشکل امر ہے - دنیا بھر تو شراب کے نشہ مین مست ہو اور خود ہون ہوشیار - یہ کام کم ظرفون کا نہین ہے بلکہ انکا جو مرد ہین - یہ نہایت ہی تمیز اور عقل کی بات ہے کہ ہم با ہمہ اور بے ہمہ رہین نہ تو ہم سب سے الگ رہین اور نہ بالکل ہی ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہو جائین - ہتوا رینائین -

مگر صوفیانہ طریقہ سے - اگر کوئی شخص اس روز شراب نہ پیئے تو کیا اسکا تیوار نہوگا
یہی بس - جی تو یہ چاہتا ہے کہ بڑے بوڑہون کی تمام نصیحتین تم تک پہونچا کر تمہارے
قلب کی استقلال حالت کی بہی جانچ کرلون - تمکو لازم ہے کہ ہفتہ مین کوئی دن ایسا
بہی مقرر کرلو کہ اُس روز تم کہانا موٹا اور کم کہاؤ - موٹے کپڑے پہنو - اور اپنے عروج
کے زمانہ مین اپنے قلب پر وہ تکالیف روا رکہو جو زوال کے زمانہ مین ہر شخص کو ہوا
کرتی ہین - اوسیوقت سے کہ زمانہ تمہارے موافق ہے اپنے قلب کو ایسی
باتون سے مانوس کرنا سیکہو جو خدانخواستہ مصیبت کے زمانہ مین ہونے والی
ہین - امن اور صلح کے زمانہ مین سپاہی اسی لئے توقواعد و ریڈیٹ کیا کرتے ہین
کہ وقت ضرورت طیار اور آمادہ رہین - کسی حادثہ ناگاہ کے وقوع ہوجانے پر
اگر تم پریشان ہونا نہین چاہتے تو پہلے سے اسکی برداشت کرسکنے کی مشق بہی
کرلو - جو لوگ افلاس کی نقل کرکے ہر مہینہ اپنے جسم کو تکلیف دیتے ہین اُن کو
اتنا فائدہ تو ضرور ہی حاصل ہوجاتا ہے کہ افلاس مین انشاءاللہ زیادہ تکلیف نہوگی -
اس سے میرا منشا کبہی یہ نہ سمجہ لینا کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ تم غربا کا سا
کہانا ہر روز کہانا شروع کردو یا اُنکی طرح خشک روٹی اور دال ہی پر اکتفا کرلیا کرو -
نہین - ہرگز نہین - میری نصیحت یہ ہے کہ تمہارے پہننے کے کپڑے - غذا -
اور تمہارا بستر بالکل غریبانہ ہو - کبہی کبہی باسی اور پہپوند لگی ہوئی روٹی بہی کہا لیا کرو -
دن مین ایک دو مرتبہ نہین بلکہ دو تین دن متواتر - یا اور زیادہ - تفریحاً نہین بلکہ آزمائشاً

اگر اسکی پابندی تم کرتے ہے تو ایپی کیورس - دیکھنا کہ تمکو کیسی خوشی نصیب ہوگی
جب تم یہ جان لوگے کہ تمہارے پیٹ بھرنے کے لئے کتنی مختصر شے کافی
ہوجاتی ہے - روپیہ پیسہ کا تو ذکر ہی کیا تو تم خوشی کے مارے اوچھل وچھل پڑوگے -
خوب یاد رکھو کہ جتنی غذا تمہارے پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہے اوتنی
زمانہ مخالف ہو جانے پر بھی بند نہین کرسکتا - وہ برابر تمکو ملتی رہیگی اس آزمایش
مین پورے اوتر جانے کے بعد بھی ایپی کیورس تمکو کسی قسم کا ناز نہ کرنا چاہیئے کیونکہ
جو بات تمنے بمشکل تمام حاصل کی ہے - ہزارہا غلام اور فقرا کو اسوقت بلا ریاضت
کئے ہوئے حاصل ہے - تمکو چاہیئے کہ تمام صدمات اور تکالیف کے لئے تم
شروع سے طیار رہو - خدا جانے مقدر کسوقت دہوکا دیجا ہے اول افلاس
سے تم انس کرنا سیکھو - اِسکے بعد یہ یقین ہو جاے گا کہ غریب اور مفلس ہونا
کوئی بُری بات نہین ہے - اور اسوقت اپنے آپکو تم یقیناً امیر سمجھنے لگوگے -
حکیم ایپی کیورس کا یہ مذہب تہا کہ زندگی کو عیش و آرام مین بسر کرنا چاہیئے - مگر وہ بھی
تو ہفتہ مین چند روز موٹا اور کم کہانا کہایا کرتا تہا - گو مشہور ہے کہ اُس سے اسکی غرض
یہ ہوا کرتی تہی کہ انسانی مسرت کی تکمیل مین کن کن باتون کی کمی ہے اور کتنی - اور آیا یہ
مسرتین اس قابل ہین کہ اُنکے حاصل کرنے کے لئے انسان ضرورت سے زیادہ
محنت کرے - ایک خط مین اُسنے اپنے قلم سے مانی لس کاری نس مجسٹریٹ
کو تحریر کیا تہا کہ میرے ایک روز کے کہانے کی قیمت صرف پچیس [۲۵] بال ہوتی ہین جو

قیدیون کی خوراک سے بہی کم ہے - پہانسی دینے والے جلادون کی خوراک اس سے بہی کہین زیادہ ہوتی ہے - اوس قلب کی بزرگی کا کیا کہنا جو اس بات کا خوگر ہو جائے اور جو وہ باتین خوشی سے برداشت کرلے جو بطور سزا اور لوگون کو دیجاتی ہین - زمانہ کی مخالفت سے محفوظ رہنے کے لئے یہی باتین لازمی ہین -

یوسی لس بہتر ہو اگر تم بہی ان بزرگون کی پیروی کرو - اسطرح سے کہ پہلے پہل تہوڑے دنون کے لئے اپنے امیرانہ شغلون سے علیحدگی اختیار کرو اور اس طریقے سے علیحدگی کرتے کرتے تہوڑی شے پر قناعت کرنا سیکہہ لو - اس ذریعہ سے افلاس سے رفتہ رفتہ موافقت اور انس کرنا سیکہہ جاوگے -

خدا کے نزدیک وہی شخص قابل رحم ہے جسنے دولت کو حقیر سمجہا - مین تمکو دولتمند ہونے سے نہین روکتا - بلکہ میری یہ خواہش ہے اور اسمین میری خوشی بہی ہے کہ کہ ایسے دولتمند ہو جاؤ کہ اس ظاہری دولت سے تمکو کسی قسم کا گزند اور خوف پہونچنے کا اندیشہ ہی نرہے اور یہ بات صرف اوسوقت حاصل ہوسکیگی جب تمکو اس بات کا تجربہ ہو جاسے گا کہ دولت کے بغیر بہی تم خوش رہ سکتے ہو - اور صرف اوس وقت تم اس دولت کو ایسی نظر سے دیکہو گے جیسے چلتی پہرتی چہاون - جسکے رہنے اور نہ رہنے سے تمکو نہ تکلیف کا اندیشہ ہوتا ہے اور نہ آرام کا -

## نمبر ۲۱

# جدید سامان عیش و سی پی آڈ کے مکان کا مقابلہ

لیوسی لس - یہ خط تمکو سی پی آڈ کے اُس مکان سے لکھہ رہا ہون جسکو اپنے لئے اُسنے دیہات مین تعمیر کرایا تہا - اور میں مین آجکل ٹہیرا ہوا ہون - سب سے بڑی خوشی مجھے اِس بات سے ہوئی کہ یہان مجھے اُسکی پاک روح پر فاتحہ پڑہنے کا موقع ملا - اور اُس صندوق کی زیارت کا بہی جسمین بند کر کے وہ دفن کیا گیا تہا - یہ پاک روح یقیناً اب آسمان پر ہوگی - اُسکی روح کو پاک مین نے اسی سبب سے نہین کہا ہے کہ بڑی بڑی فوجین اُسکے زیر کمان تہین اور وہ اُنکا سردار تہا - (کیونکہ یہ بات کاسی کو بہی حاصل تہی) بلکہ اسوجہ سے کہ وہ نہایت ہی بردبار اور خداترس شخص تہا - اُسکی بردباری اور خداترسی جلاوطنی کی حالت مین بہی ویسی ہی تہی جیسے کہ اُسوقت جبکہ وہ ملک روم مین نامور تہا اور اُسکی حفاظت کا بیڑا اُٹہائے ہوئے تہا بادشاہ مین اور اُسمین معاملات اسقدر طوالت پکڑ گئے تہے کہ اُسے روم کو خیرباد ہی کہنا مناسب معلوم ہوا - اگر وہ ایسا نکرتا تو ضرور تہا کہ روم مین آزادی قائم نہ رہتی - اُسکے تحمل کی انتہا اِس سے ظاہر ہوتی ہے کہ جلاوطنی کے وقت اُسنے کہا بہی تو یہ کہ " آج دنیا مین ایسی کوئی شے نہین ہے جو مجھے بادشاہ کے حکم یا اُسکے قانون کی تعمیل سے باز رکھہ سکے

مین رعایا ہون اور میرے اور تمام رعایا کے حقوق بالکل یکسان ہین۔ میرے عزیز ہموطنو۔ میری دعا ہے کہ جو حقوق مین نے تمکو دلائے ہین خدا کرے تم اُن سے ہمیشہ مستفید ہوتے رہو۔ تمکو آزادی دلانے کا باعث مین ہی ہوا۔ اور اُسکی حفاظت بھی مجھی پر فرض ہے۔ اگر اِن حقوق سے زیادہ دلانے مین کوئی ناجایز کوشش مین نے کی ہو تو مین ملزم بنکر اپنے وطن مین رہنا نہین چاہتا۔ لو مین تمسے رخصت ہوتا ہون۔ تم بھی مجھے خوشی سے رخصت کرو" بھلا دنیا مین کون ہے جو اُسکی اِس علو حوصلگی اور اولوالعزمی کا معترف تھو اگر وہ جلاوطنی پسند نکرتا تو ضرور تھا کہ آزادی سے اُسکو۔ اور اس سے آزادی کو نقصان پہونچ جاتا۔ مگر اِن دونون مین سے اُسے ایک بات بھی پسند نہ تھی۔ اپنے وطن کے بہتری کے خیال سے قانون کی اطاعت پر اُسنے اپنی گردن جھکا دی۔ اور وطن عزیز کو چھوڑکر آخرکار مین اس مکان مین آکر بود و باش اختیار کرلی۔ اپنے جلاوطن کئے جانے کی عزت اُسنے اُسوقت کی سلطنت جمہوری کو عطا کی اوسیطرح سے جسطرح ہٹی مل کو جلاوطن کرنے کا فخر خود اُسنے حاصل کیا تھا۔ اِس مکان کو اب مین نے غور سے دیکھا۔ اِسکی پوری عمارت پتھر کے چار ستونون پر قائم ہے۔ احاطہ کی دیوار بھی کچی ہوئی ہے۔ برج بھی حفاظت کی غرض سے بنائے گئے ہین۔ اندر ایک حوض بھی ہے جسمین وقت ضرورت ہزارہا آدمی پانی پی کر آسودہ ہو سکتے ہین ایک تنگ اور تاریک غسلخانہ بھی ہے۔ یہان ہی پی اُو اور ہم لوگون کے

شوق مین جو فرق بڑہی تہا وہ ظاہر ہوگیا - اِس چہوٹے سے تنگ اور تاریک غسلخانہ
مین کارتھیج کے نیستان کا وہ شیر جس سے تمام شہر کارتھیج لرزان تہا کاشتکاری
کے کام سے فارغ ہوکر غسل کیا کرتا تہا - ہمارے اباؤ اجداد کی طرح اُسے نہ تو اُسے
محنت سے عار تہا اور نہ کاشتکاری کے کام سے اُسکو نفرت تہی - یہ اُسی کا کام
تہا کہ ایسے مکان مین جسکی چہت بدنما اور خراب تہی اور جسکا صحن تنگ تہا - وہ رہنا
پسند کرتا تہا - مجہے ہرگز یقین نہین ہے کہ اِس زمانہ کا کوئی معمولی آدمی بہی اِس مکان
یا غسلخانہ مین جاکر قدم رکہے - جسم کے پسینہ دہونے کی جگہہ حمام ہو یا غسلخانہ اُسکی
چار دیواری مین جب تک قیمتی پتہر اور سنگ مرمر کے ٹکڑے نہ لگے ہون یا اگر
دیوارون کے استرکاری سفیدی مین سنگ مرمر سے کم ہے یا اگر اُنمین بلور کے
شیشہ کیطرح چمک نہین آئی یا اگر اُن مین سی سی ان پتہر جو آجکل معبدگاہون
کے لئے بہی نہین ملتے نہ لگے ہون تو اُس حمام یا غسلخانہ کا مالک اپنے آپ کو
ذلیل سمجہتا ہے - جسم پر اگر پانی ڈالنے کے لئے چاندی کا آفتابہ نہو تو یہ اُنکے
نزدیک بڑی ہی تحقیر کی بات ہے - اِن اُمرا کے غسلخانون کی جب یہ کیفیت
ہے تو عوام الناس کے غسلخانون کا ذکر ہی بیکار ہے - اُمرا کے غسلخانون اور
حمامون مین کیسی کیسی دلربایانہ تصویرین لگائی گئی ہین اور کیسے کیسے خوشنما اور منقش
ستون بنائے گئے ہین جنپر یہ عمارتین قائم ہین کہ نظر کام نہین کرتی - اُنکے زینے
کچہہ ایسی خوبی اور قرینہ سے بنائے گئے ہین کہ جہان پانی ہر وقت لہرین مارا کرتا ہے

ان امرا کی عیش پسندی اور انکی طبیعتون کی نفاست اس وجہ بڑہ گئی ہے کہ صحن مین اگر قیمتی پتہر نہ لگے ہون تو زمین پر پاؤن رکہنا دشوار ہے - اپنے غسلخانہ کی دیوارون مین سی پی آڑ نے کہڑکیون کے بجائے چہوٹی چہوٹی درزین کاٹ دی تہین جس سے انہین یہ خوبی پیدا ہوگئی تہی کہ اول تو دیوارین کمزور ہونے پائین دوسرے یہ کہ روشنی انہین خوب پہونچ جاتی تہی - مگر آج کل کے امرا کے مزاج کا اندازہ کیا جائے تو انہین وہ غسلخانہ نہین جانتے بلکہ جیلخانہ - امرا کے غسلخانون مین اسقدر بڑی بڑی کہڑکیان اسلیئے بنائی جاتی ہین تاکہ دہوپ داخل ہوکر انکو تمام دن گرم رکہے ایسے غسلخانون کے بنانے کے وقت بنانے والون کا شاید یہ خیال ہوگا کہ انہین غسل کرنے والون کا چمڑا دہلتا بہی جائے اور پختہ بہی ہوتا جائے! یا شاید یہ کہ غسل کے وقت دریا کے غسل کی طرح شہر کا لطف اور اسکے سین کا بہی وہین سے ملاحظہ ہوتا جائے - یہی غسلخانہ اور حمام جنکی خوشنمائی اور نفاست کے ہزارہا آدمی تماشائی رہتے تہے وہی لوگ اسے بدوضع اور بدنما سمجہنے لگے جب انکی جدت پسند طبیعتون مین کوئی اور جدید بات پیدا ہوگئی اور جو ان غسلخانون مین موجود نہین ہے - سابق مین غسلخانہ اور حمام کم بنائے جاتے تہے - اور نہ انہین زیادہ ٹیم ٹام ہوتی تہی - اور عقل مین ہی نہین آتا کہ نمائش کے سامانون کی ان غسلخانون مین ضرورت ہی کیا ہے - ایسے مکان نمائش کے لئے تو نہین بنائے جاتے بلکہ اس غرض سے کہ ہر روزہ استعمال کیئے جائین اور انہین جسم کا میل اور غلاظت دہوئی جائے - ان غسلخانون مین معلوم نہین کہ ہروقت

پانی چھڑکنے اور تازہ چشمہ کی طرح سے اُنہیں سے گرم اور چمکتا ہوا پانی بہنے کی ضرورت ہی کیا ہے - کیا واقعی جسم کی غلاظت اور ناپاکی کے دہونے کے لئے اسقدر بے انتہا سامانون کی ضرورت ہی ہے؟ کوئی صاحب کہہ سکتے ہین کہ ان غسلخانون مین جنمین نہ تو روشنی ہوتی ہے نہ جنکی خوشنما چھتین ہین - یا جن حمامون کو کیٹو ایسے لائق اور سیریانی پی اس مکیسی مس یا کارل پی آئی ایسے لائق انجینرون نے بنایا ہو - کیا انہین یہ انتظام نہ کیا گیا ہوگا کہ وہ کہانتک مفر تندرستی ہین یا کہانتک اُنہین صفائی کی ضرورت ہے - یا کس درجہ تک گرمی اُنہین قائم رکھنا چاہیے مگر بلحاظ ان امورات کے آجکل کے حمام اس درجہ گرم ہوتے ہین کہ اگر چاہیے تو ستمگر نوکرون کو آئین بطور سزا کے غسل دیدیا جایا کرے - محنت اور جفاکش لوگون کو غسل کے وقت اسکی فکر نہین ہوتی کہ حمام گرم ہے یا نہین - سی پی او کو چاہیے موجودہ زمانہ کے شوقین لوگ گنوار کا خطاب دیدین اسلیئے کہ حمام مین اُسنے روشنی کے لئے کھڑکیان نہین رکھی تہین - نہ وہ گرم حمام پسند کرتا تہا یا اُسکی نسبت چاہیے یہ طنزاً کہا جائے کہ وہ ایسا بدنصیب اور بدبخت تہا کہ عمدہ طور سے زندگی بسر کرنا جانتا ہی نہ تہا یا اُسپر یہ الزام لگایا جائے کہ بارش کے زمانہ مین تو اسکی قسمت ہی مین نہ تہا کہ بجز میلے اور گندے پانی کے وہ صاف اور ستہرے پانی سے غسل کرے - اسلیئے کہ پانی کے صاف اور میلے ہونے کی اُسے فکر ہی نہ تھی - یا اسلیئے کہ وہ سمجہتا تہا کہ حمام جسم کے دہونے کی جگہہ ہے نہ زخم دہونے کی - اس زمانہ

کے عیش پسند لوگ اُسے جو چاہین کہین - مگر مین سچ کہتا ہون کہ مجھے سی پی اُو کی
حالت پر ضرور رشک آتا ہے - اُسکے حمام مین مندرجہ بالا خوبیون کے علاوہ
ایک خوبی اور تھی کہ وہ روزمرہ استعمال مین نہین آتا تھا - شہر والون کی عادت بھی تو یہ ہے
کہ منہ ہاتھ تو جبھی دہو لئے جاتے ہین جب اُنپر خاک پڑ گئی ہو یا ناپاک ہون پھر
اس بچارہ کا کیا قصور - عمدہ طور سے تو غسل ہفتہ مین ایک ہی بار ممکن ہے -
خدا کے لئے کوئی صاحب یہ طعنہ نہ دے بیٹھین کہ ایسی حالت مین تو سی پی اُو
حد درجہ کا غلیظ اور میلا رہتا ہوگا اور اُسکے جسم مین خدا جانے کیسی تعفن اور بدبو آتی
ہوگی - ہان بو تو ضرور آتی ہوگی - مگر بجائے اُبٹن اور تیل کی بو کے شجاعت - دلیری
اور جنگجوئی کی - بہلا وہ لوگ جو نفیس نفیس حمام بنواتے ہین اُسکے خراب اور ناپاک
ہوجانے کے لحاظ و خیال سے کیا روزمرہ نہاتے ہونگے - استغفراللہ -
ہوریس شاعر نے ایک شخص ریفلاس کی نسبت جو نہایت ذلیل اور ناپاک زندگی
بسر کیا کرتا تھا اور جو عود و لوبان اور خوشبوؤن کا نہایت شوقین تھا لکھتا ہے کہ اُسکے
جسم سے عطر کی خوشبو نکلا کرتی تھی - گیر گورنیس کی نسبت وہی شاعر لکھتا ہے کہ اُسکا
مزاج اُسکے برعکس تھا - کیا اب اِسکے یہ معنی ہین کہ گیر گورنیس کے جسم سے
بھیڑ اور بکریون کی سی بدبو نکلا کرتی تھی - ہرگز نہین - عطر کی خوشبو جسم مین قائم رکھنے
کے لئے ایسے شوقینون کو دن مین کئی بار عطر ملنا پڑتا ہوگا ورنہ ممکن ہی نہین کہ یہ خوشبو
قائم رہ سکے - مگر اسپر بھی یہ نفیس مزاج والے سمجھتے ہین کہ اُنکا جسم قدرتاً معطر ہو رہا ہے

برین عقل و دانش بباید گریست - یہی بس اگر میری اس تحریر مین تم کچھ غم اور رنج کے آثار پاؤ تو اسکی وجہ کوئی اور سمجھکر پریشان نہ ہو جانا - بلکہ یہ کہ مین جس جگہ سے یہ خط تمکو لکھہ رہا ہون وہان کی مقامی حالت اسوقت قلب پر بہت کچھہ اثر ڈال رہی ہے

## نمبر ۲۲

## خدا کی مرضی پر شاکر نہ رہنے والونکو تنبیہ

معلوم نہین کیون لوگ راضی برضاے الہی رہنے کی کوشش نہین کرتے - یون شر تو بشر کے ساتھہ لگا ہوا ہے - مگر سب سے بڑھکر شرارت یہ ہے کہ انسان اُسکے احکام اور مرضی سے انحراف کرکے ہر وقت ناخوشی کا اظہار کرے - میرے نزدیک دنیا مین وہ شخص ہمیشہ مبتلاے رنج و محن رہے گا جسکا خیال یہ ہو کہ دنیا کی خلقت ہی مین نقص ہے اور اُسکا نظام ہی بگڑا ہوا ہے - ایسے شخص کے نزدیک وہ دن بڑا ہی منحوس ہے جس روز اُسے کوئی ناقابل برداشت سانحہ خدانخواستہ پیش آجاے - آخر یہ کیون ؟ بیماری تو انسانکے ساتھہ ہی ہے - بال بچے اگر پریشان ہین - اگر قرضہ مین بال بال گھرا ہوا ہے - مکان کی چھت سر پر پھٹ پڑی ہے - یا تمام جسم پھوڑون اور دنبلون سے سڑ رہا ہے - یا اور کوئی تکلیف اور پریشانی ہے تو اُس سے اضطراب اور بیچینی کس لیئے ؟ اِس سے کیسے پناہ

ملی ہے اور کون بچا ہے۔ یہ واقعات کسی نہ کسی شخص پر ہر روز گذرا ہی کرتے

ہین جسکا مشاہدہ ہر شخص کو ہوا کرتا ہے۔ یہ فرض تو ادا کرنا ہی پڑے گا۔ یہ سانحے

اتفاقات پر مبنی نہیں ہوتے بلکہ مشیات الٰہی پر۔ پیوتی لس تمنے دیکھا ہوگا

کہ مین مصیبت مین ہمیشہ خدا کا شکر کیا کرتا ہون۔ مجبوراً نہین۔ بلکہ اس یقین کے

ساتھ کہ خدا کی مرضی یونہی تھی۔ مین سچ کہتا ہون کہ جبراً و قہراً مین نے اپنے آپ کو کبھی

خدا کی مرضی کے حوالہ نہین کیا۔ اور نہ انشاء اللہ کرونگا۔ اپنے اس طرز عمل پر مجھے

مستحکم رہنے کے لئے ہمیشہ یہ دعا کیا کرتا ہون کہ مصیبت کو استقلال و جوانمردی

برداشت کرنیکی قوت خدا ہی تعالیٰ مجھے عطا فرمائے۔ غم کے آثار جو شکوہ و شکایت کی

دلیل ہین میرے چہرہ سے نمایان نہونے پائین اور زندگی کے یہ تمام محاصل بلا جبر و اکراہ

بخوشی تمام ادا کرون۔ محاصل سے میرا منشا ان باتون سے ہے۔ جن سے

انسان کو صدمہ پہونچتا ہے اور جن سے ہم ہر وقت خوف زدہ رہتے ہین۔ پیوتی لس

انکے لیے نہ تو تم خواہش ہی کرنا اور نہ انکے عدم وقوع پر یہ سمجھنا کہ ان سے تم ہمیشہ محفوظ

رہوگے۔ تہوارون مین لطف نہ ماننا۔ بیماری اور اولاد کی وجہ سے پریشان رہنا۔ یہ تکلیفین

تو چلی ہی جاتی ہین اور چلی ہی جائین گی۔ مگر ان سب سے بڑھکر انسان کو اپنے زندہ رہنے

کا خوف ہوتا ہے اور یہ خوف سب مین بدتر ہے جو لوگ موت کے خوف سے ہر وقت

پریشان رہا کرتے ہین اور بوڑھے ہونیکی تمنا مین مرے جاتے ہین۔ کیا یہ نہین سمجھتے کہ زیادہ

جینے کی خواہش کرنے مین یقیناً ان تمام تکلیفات اور صعوبات زندگی کی بخوشی خواہش

کرتے ہین جو ہر انسان کو عموماً پڑا کرتے ہین پیش آیا کرتی ہین - لیوسی لس - سکا تو تمہین بہی حد ہا بار تجربہ ہوا ہوگا کہ دور دراز کے سفر مین شاک - باد - اور باران کی تکلیف کسقدر زیادہ برداشت کرنا پڑتی ہے - مگر مختصر زمین کم - کیون لیوسی لس تمہارا بہی جی چاہتا ہوگا کہ ہو تو جاؤ وہ بڑے ہے مگر پریشانی اور تکلیف ذرا سی بہی ہو - مرد ہو کر ایسی نامردانہ خواہش کرنا تمہاری شان کے بہت ہی خلاف ہے - میری اس دعا کو خداوند لیوسی لس کو ایسا اطمینان اور آرام تا قیامت نصیب نکیجیو جس سے وہ گمراہ ہو کر تجہے فراموش کر بیٹہے " سنکر تم دل مین ضرور تعجب کروگے - مگر مین سچ کہتا ہون کہ اس دعا کو نہایت خشوع اور خضوع کے ساتہہ خدا کی جناب مین اکثر تمہارے لئے مانگا کرتا ہون - لیوسی لس اگر الله جل شانہ تمہاری دعا قبول فرمانے کا وعدہ کرے تو بتاؤ کیا مانگو ؟ - یہ کہ تمہاری زندگی امیرانہ ٹہاٹہہ اور شان سے بسر ہو یا یہ کہ سپاہیانہ طرز سے - جو جی چاہے مانگنا مگر یہ اول سمجہہ لینا کہ انسانی زندگی ایک قسم کی نبرد آزمائی ہے - دنیا مین وہی لوگ قابل تحسین اور آفرین قرار پائے ہین اور انہین کے نام صفحہ روزگار پر ہنوز قائم ہین جنہون نے محنت اور دشوار مہمونکو سر کرکے ہر قسم کے نشیب فراز کا تجربہ حاصل کر لیا ہے یہی وہ مشہور، نیکنام اور بہادر ہین جو بڑے بڑے خطابات اور نہ مٹنے والی شہرت اور عزت کے مستحق ٹہیرے ہین - انہین پر آج زمانہ کو وثوق اور اعتبار ہے - مگر برعکس اسکے جو لوگ عیش و آرام اور لطف کے ساتہہ زندگی بسر کرتے ہین - اور جنہون نے مصائب کی صورت بہی نہین دیکہی - انکی حالت اس آرام طلب اور نازپروردہ قمری کی مانند ہی ہو رہے لگے آرام دہ پنجری مین دانہ اور پانی تو پاتی ہے مگر دیکہو لوکہ طوق لعنت اسکی گردن مین پڑا ہوا ہے

نوٹ - نمبر ۱۹ مین شام کی آمد اور رات کی کیفیت کا ذکر آیا ہے چونکہ ہمارے ہندوستان کے سحر بیان مولانا آزاد مرحوم کی اسیکے متعلق ایک پیاری نظم میری نظر سے گذری ہوئی تھی لہذا ہدیہ ناظرین ہے -

# شام کی آمد اور رات کی کیفیت

اے آفتاب صبح سے نکلا ہوا ہے تو
ہین روز و شب زمانے کے ہم قدم ترے
کلفت سے دن کی ہو گیا مُنہ تیرا زرد ہے
ہوتا زمانہ بسکہ ہے وابستہ شام سے

عالم کے کاروبار مین دن بھر پھرا ہے تو
پیمانے محنتون کے یہ ہین جس قدم ترے
اور ڈالی اسپہ شام نے غربت کی گرد ہے
اور تو بھی ہے تھکا ہوا دنیا کے کام سے

دامان کوہسار مین اب جا کے سو رہو
دن بھر کا کام شام کو سمجھا کے سو رہو

اے دوست تیرا حکم تھا جاری جہان مین
جو کچھ کہ تھے سفید و سیہ آشکار تھے
دولاب چرخ پر مگر اپنا مدار ہے
دن ہے خدا نے ہمکو دیا کام کے لئے

اور روشنی تھی عام زمین آسمان مین
جاری سب اپنی اپنی جگہہ کاروبار تھے
چلنا اسی پہ دور خزان و بہار ہے
اور رات کو بنایا ہے آرام کے لئے

رخصت ہو تو کہ آتی شب مشک ریز ہے
پھر صبح اُٹھ کے چلنا اگر نزا گریز ہے

آ اے شب سیاہ کہ لیلائے شب ہے تو
عالم مین شاہزادی مشکین نسب ہے تو

آمد کی تیری شان تو زیب رقم کرون
پر اپنی روشنائی کہان سے بہم کرون

ہونا وہ بعد شام شفق مین عیان ترا
اُٹھنا وہ آبنوس کا تخت روان ترا

تہا دن کا رہ وہی عالم نگاہ مین
لہرانا پرنیان کا حریر سیاہ مین

سجنے لگا لشکر اب جو ترا آسمان پر
فرمان نشان مین تہا اڑنے لگا جہان پر

تا صبح پڑ دوے کار کہ روزگار بند
آرام حکم عام ہوا در کار دیار بند

اے رات سنتا ہون کہ ترے سر پہ تاج ہے
ہر گوہر اسمین ملک حبش کا خراج ہے

لکھتا ہون سب حساب پڑھا جاتا کچہ نہین
ایسا سیاہ ہے کہ نظر آتا کچہ نہین

اس رنگ پہ دکہا رہی کیا آب و تاب ہے
تیرا چمکتا چہرہ سیاہ آفتاب ہے

عالم پہ تو جو آتی ہے رنگ اپنا پہیرتی
ہاتھون سے مشک اڑاتی ہے عنبر بکہیرتی

دنیا پہ سلطنت کا ترے دیکھکر حشم
کہاتا ہے دن بہی تارون بہری رات کی قسم

روے زمین پہ جل رہے تیرے چراغ ہین
اور آسمان پہ کہلتے ستارون کے باغ ہین

بجلی ہنسے تو رخ ترا دیتا بہار ہے
شبنم کو موتیون کا دیا تو نے ہار ہے

سب تجہکو لیتے آنکھون پہ ہین بلکہ جان پر
پورا ہے تیرا حکم ہر آدمی جہان پر

چھائی غرض خدائی مین رات سے | اسوقت یا تو رات سے یا حق کی ذات سے

خلقت خدا کی سوتی ہے غافل پڑی ہوئی | اور رات سائین سائین ہی کرتی کھڑی ہوئی

سوتا گدا ہے خاک پہ اور شاہ تخت پر | ماہی بزیر آب ہے طائر درخت پر

ہے بے خبر پڑا جو ہو یون پہ گھر مین ہے | دامان دشت پر کوئی سوتا سفر مین ہے

گھوڑے پہ پاسبان اونگھ رہے ہین سوار بھی | چوکا ہے بلکہ راہزن نابکار بھی

القصہ ہے اسیر کوئی یا فقیر ہے | عورت ہے یا کہ مرد جوان ہے کہ پیر ہے

بچہ کہ مان کی گود مین ہے بلکہ پیٹ مین | سب آ گئے ہین نیند کی اس دم لپیٹ مین

جسکو پکارو وہ سوے خواب عدم گیا
دریا بھی اب تو چلنے سے شاید ہی تھم گیا

وہ آفتاب تہا جو چمکتا جہان پر | بیٹھا تہا جسکا سکہ زمین آسمان پر

کھولے ہوئے شفق کا نشان زرق و برق سے | رکھکر کرن کا تاج نکلتا تہا شرق سے

اسکے عمل کو توڑنا تیرا ہی کام ہے | سکہ ہے اب ستارون کا اور تیرا نام ہے

محنت ثمر تہا اسکا تو راحت ہے پہل ترا
چاندی تھا اسکا حکم تو سونا عمل ترا

مزدور جا بجا تھے جو دکھ درد پا رہے | اور پاون تک سرون سے پسینے بہا رہے

بار گران غریبون نے سر پہ اٹھائے ہین | جب چار پیسے شام کو لے گھر مین آئے ہین

اے شب تمام دن کی مصیبت سے ہار کے

تیرے عمل مین پاؤن ہین سوئے پسار کے

دن بھر کے ہین ستائے محنت زدہ بہت
آتے ہین دن کی دہوپ مین منزل جو مار کر
آوارہ تا بشام ہین شامت زدہ بہت
رستہ مین بوجہ بھی نہین رکھا اوتار کر

اے رات تو نے ڈالا جو رحمت کا سایہ ہے
اسوقت ان بچارون نے آرام پایا ہے

اسدم امیرزادے کئی بے نظیر ہین
دن کا تو رنگ ہوچکا اب رنگ اور ہے
اک گلعذار سامنے سرگرم ناز ہے
مسند کے آسمان پہ بدر منیر ہین
پردہ مین شب کے بادۂ گلگون کا دور ہے
اور جام دے رہی نگہ نیم باز ہے

کھٹکے لگا کے کمرے مین اب بند ہوئی ہین
اور وصل کے بچھونے مین پیوند ہوتے ہین

اکثر امیر لیٹے ہین نعمت کے ناز مین
سامان عیش سب ہین مہیا کئے ہوئے
پر دل کو اسکے دیکھو تو ہے سوز و ساز مین
جو مانگئے زمانہ سے ہے حاضر لئے ہوئے

مخمل کا فرش ہے مگر آرام ہی نہین
جھپکے پلک سو اسکا کہین نام ہی نہین

انکے سوا بھی خلق مین انسان بہت سے ہین
دن ہوئے یا ہو رات انہین کام کچھ نہین
آرام نے دئے ہوئے سامان بہت ہین
اور کام ہے تو یہ ہے کہ آرام کچھ نہین

وہ بھی پڑے ترستے ہین لطف حیات کو

کانٹون پہ لوٹ لوٹ کے کاٹین گے رات کو

اور انکے زیر سایہ پڑا اک غریب ہے
دن بہر اٹھاتا بوجھ وہ آفت نصیب ہے
تھا صبحدم کا نکلا ہوا گھر سے کام کو
وہ حق حلال کر کے گھر آیا ہے شام کو
اب اپنی نان خشک کو پانی مین چور کر
کھاتا ہے اور ست پڑا ہے تنور پر

سر پر قیامت آئے تو اسکو خبر نہین
سونا تو آنکھہ مین ہے مگر پاس زر نہین

یہ بہی نہ کہنا تم کہ جو آرام عام ہے
وہ سب دلون کے واسطے غفلت کا جام ہے
بندے خدا کے ایسے یہان بیشمار ہین
دن سے زیادہ رات کو مصروف کار ہین
لیجے ذرا خیال کہ ملا سے نکتہ دان
بیٹہا ہے سر جہکا کے یہ پائے چراغدان
کرتا نظر متن پہ بہی ہے حاشیہ پر بہی
مضمون ہمدگر ہین الجہتے کبہی کبہی
ہر لفظ کو پہناتا ہے معنی نئے نئے
دکھلاتا زور طبع ہے یعنی نئے سنئے
لیکن کبہی مقاصد اصلی سے چہوٹ کے
کرتا ہے آپ رد و قدح جہوٹ موٹ کے

بیٹہا حرام کر کے ہے آرام خواب کو
کیڑے کی طرح لگ گیا ظالم کتاب کو

ہین مدرسے کے طالب علم اپنے حال مین
کل صبح امتحان ہے ہر مو اسکے خیال مین
مل مل کے یاد کرتے ہین آپس مین دور سے
پڑہتے جدا جدا بہی ہین کچہہ فکر و غور سے
کرتے ہین جو کچہہ کہ کرنا ہے شب درمیان ہے
کل صبح اپنی جان ہے اور امتحان ہے

جی چھوڑ بیٹھے مرد۔ یہ ہمت سے دور ہے
قسمت تو ہر طرح سے پہ محنت ضرور ہے

اور وہ جو لکھتی ہے مہاجن جہان میں
گنتی میں دام دام کے رقم ہے دیئے ہوئے
آدمی کچی ہے پروا ہی ہے دکان میں
بیٹھا ہے گود میں بھی کھاتا لئے ہوئے

ہے سارے لین دین کی میزان شام کی
لیکن غضب ہے بدھ نہیں ملتی چھدام کی

اور دیکھنا نجومی دانا کی شان کو
اک آنکھ دوربین پہ ہے اک کتاب پر
گنتی ہے اسکی تارے ہی گنکر تمام رات
پیدا ستارے نئے ہوئے روشن ضمیر میں
ہے کس نظر سے دیکھ رہا آسمان کو
ہے محو اپنے زائچہ میں اک حساب پر
پر اب تو فکر ہے یہی دن بھر تمام رات
نکلے نئے ستارے سرپیچ پیر میں

اک جنتری بناؤں جو طرز جدید ہو
چمکے جو اس میں اپنا ستارہ تو عید ہو

اے رات تیرے پردۂ دامن کی اوٹ میں
بیٹھا نقب لگا کے کسی کے مکان میں ہے
اسباب سب اندھیرے میں گھر کے ٹٹول کر
دزد سیاہ کار بھی ہے اپنی چوٹ میں
اور ہاتھ ڈالا اسکے ہر اک این و آن میں ہے
ہے چپکے چپکے دیکھ رہا کھول کھول کر

لے جائیگا غرض کہ جو کچھ ہاتھ آئے گا
دیکھو۔ کمایا کس نے ہے اور کون اڑائے گا

اِس تیرہ شب مین شاعرِ روشن دماغ ہے
بیٹھا اندھیرے گھر مین جلائے چراغ ہے
ڈوبا ہے اپنے گھر مین گریبان کو ڈالکے
اُڑتا اگر ہے کھولے ہوئے پر خیال کے
لاتا فلک سے ہے کبھی تارے اُتار کر
جاتا زمین کی تہ مین ہے پھر غوطہ مار کر

مضمون تازہ گر کوئی اُس آن مل گیا
یون خوش ہے جیسے نقش سلیمان مل گیا

اِس تیرہ شب کے پردہ مین شاعر جو چور ہے
پھرتا ٹٹولتا ہوا مانند کور ہے
مطلب اُڑا آتا شعر سے مضمون غزل سے
لاتا پرائے ڈھب سے قافیہ بدل کے ہے
پڑھتا ہے ذرہ ذرہ پر افسون نئے نئے
ہو جاتے ہین وہ اُڑ مضمون نئے نئے

تعریفین اوسکی کرتے ہین جو شعر سنتے ہین
مضمون گیا ہے جنکا وہ سر پیٹے دھنتے ہین

عالم ہے اپنے بستر راحت پہ خواب مین
آزاد سر جھکائے خدا کی جناب مین
پھیلائے ہاتھ صورت امیدوار ہے
اور کرتا صدق دل سے دعا بار بار ہے
مجھکو تو ملک سے ہے نہ ہے مال سے غرض
رکھتا نہین زمانہ کے جنجال سے غرض

یارب یہ التجا ہے کرم تو اگر کرے
وہ بات دے زبان پہ کہ دلمین اثر کرے

آجاتی ہے کبھی جو ہے شوخی مزاج مین
کرتا ہے اُسکو خرچ عدو کے علاج مین
کرجاتا صاف دشمن بد مین پہ چوٹ ہے
اچھا تو ہے کہ رکھتا نہین دلمین کھوٹ ہے

لکھنا اگر زبان کا ہے دل کا کہا تو ہے
اتنا ضرور ہے کہ ذرا مسخرا تو ہے

اے رات یہ جو تو نے زرافشان مہ تان کر
اور اوس پہ حق پرست کہ یاد خدا مین ہے
اٹھو اسیکی ذات سے ہے لو لگی ہوئی

سنجادۂ سیاہ بچھایا ہے تان کر
بیشمار و فنا یہ ہوا سے بقا مین ہے
اور دل مین دم بدم ہے تگ و دو لگی ہوئی

کب تک رہے حباب گلا گھونٹ گھونٹ کر
اپنی ہوا مین ایک ہو پھر ٹوٹ پھوٹ کر

دریا مین چل رہا کہین اسدم جہاز ہے
بیٹھے اسی کی آس یہ ہین دل دیئے ہوئے
بادمراد دیتی ہوا سے مراد ہے
آنکھین سبھون کی لگ رہی ہین بادبان پر

اہل جہاز جنکا خدا کارساز ہے
کچھ حسرتین ہین دلمین کچھ ارمان لیے ہوئے
یہ دل کو بھولتی نہین طوفان کی یاد ہے
اور جاتی ہے دعا کی صدا آسمان پر

یہ سب کے سب ہین بیٹھے ہوا کی امید پر
اے ناخدا تو رہیو خدا کی امید پر

دل دے رہا جو شیر محبت کے جام ہے
ہر چند کام کاج سے گھر کے ہی تھک رہی
اور کہتی ہے کہ مجھکو پڑے یا نہ کل پڑے

مان دیکھو اپنی نیند کو کرتی حرام ہے
بچہ کو ہاتھ سے ہے برابر تھپک رہی
ایسا نہو کہ یہ کہین ڈر کر اچھل پڑے

مان کو تو سوتے جاگتے اسکا ہی دھیان ہے

کروٹ نہین بدلتی کہ ننھی سی جان ہے

غم یہ نحیف حال اُسی جان بہ لب کا ہے
سب جسکو کہہ رہے ہین کہ مہمان شب کا ہے
دن بھر دوا غذا مین رہا غیر حال ہے
لیکن ہے اب یہ حال کہ بچنا محال ہے
بتی چراغ عمر کی ہے جھلملا رہی
اور بیکسی سرہانے سے آنسو بہا رہی
اے رات مجھکو فکر یہی بار بار ہے
اسکی تو زندگی کوئی دم کا شمار ہے

کون اسکا ساتھ دیوے گا ہو صبح جب تلک
روئے گا کوئی شام کے مردہ کو کب تلک

آزاد آفرین ترے لطف زبان کو
پر کروٹ اب ہے رات نے دی آسمان کو
سب اپنے اپنے کام مین ہین اور یہ ہوئے
تو کیون ہے بیٹھا بادۂ غفلت پیے ہوئے

کوئی گھڑی تو ہوش و خرد سے بھی کام لے
وقت سحر قریب ہے اللہ کا نام لے

تمت بالخیر

# صحت نامہ کتاب اخلاق عزیزی حصہ ۲

نوٹ۔ ناظرین براہ کرم اول اسکے مطابق غلطیان درست کرکے کتاب ملاحظہ فرمائین تاکہ پڑھنے مین دقت نہ ہو

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | کیفیت | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٣ | ٦ | وقتّا | وقت | ۔ | ٨ | ٣ | ۔ | کو | بعد "حرکت" |
| // | ١٢ | ان | اس | ۔ | ٨ | ٦ | ۔ | ہو | بعد "رہنے" |
| // | ١٦ | ہین | ہے | | ١٠ | ١٥ | جاسکتا | ۔ | ۔ |
| ٤ | ١ | ۔ | جس سے | بعد "ازپرتحظم کو" اور قبل "جانا ہے" | ١٢ | ١ | کسی | کے | ۔ |
| | | | | | // | ٢ | ۔ | مختلف | بعد "اعتدال کے" |
| // | ٣ | ۔ | اسکا | بعد "لئے" اور "ذات شکر" | // | ٧ | ۔ | مین | بعد "حق" |
| // | بلمر ۲ و ۱ | ۔ | اگرنہین | بعد "فرمائین" | // | ١٢ | العرب | اقربا الیہ | ۔ |
| ٥ | ١٧ | ہم | ہے | ۔ | ١٢ | ١٥ | پہر | ۔ | ۔ |
| ٦ | ٢ | اپنے | اسے | ۔ | ١٣ | ١٥ | بہی | ہی | ۔ |
| // | ٩ | ذکر کردیا | ۔ | ۔ | ١٨ | ١ | بڑا | بُرا | ۔ |
| ٧ | ٥ | لوہے | لوہا | ۔ | // | ١١ | سے | ہے | ۔ |
| // | // | زمین ہین | زمین مین | ۔ | ٢١ | ٥ | ہر | ۔ | ۔ |
| // | // | ۔ | مدفون | بعد "زمین زمین مین" | ٢٢ | ٧ | " " | ۔ | ۔ |
| // | ٦ | کردے | کردیتے | ۔ | ٢٣ | ١ | ۔ | نہین | بعد "کیون" |
| // | ٧ | ۔ | جنے | بعد "تبلاوے ہین" | // | ٨ | ۔ | خوبیان | بعد "دونون" |
| // | ٩ | ۔ | تم اوسکو اوسکی بڑی عنایت نہ سمجھوگے | بعد "خوشی ہون تو" اور قبل "کیا تم" | // | ١١ | ۔ | سے | بعد "مشکل" |
| | | | | | ٢٤ | ١١ | خدا | خداے | ۔ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ٢١ | ١٥ | سے | مین | |
| ٣ | ١٦ | تبایا | بتایا | |
| ٥ | ١٢ | یفقرون | یفتقرون | |
| ٦٠ | ٥ | بنہ سکیگا | نبنہ سکیگا | |
| ٦١ | ٧ | لئے | وجہ سے | |
| ٨٢ | ٤ | کرتاہے | کرناہے | |
| // | ٧ | نسب | حسب | |
| ٨٧ | ١١ | مری | میرے لئے | |
| ٩٧ | ١ | ان تموتو | انتہ موتو | |
| // | ٦ | مضبوط زہنے | مضبوط رکہنے | |
| ١٠٠ | ٢ | وطنی | وطن | |
| ١٠١ | ١٤ | کرنے | کرتے | |
| ١٠٢ | ١٠ | بہی ہے | ہی ہے | |
| ١٠٣ | ٤ | کی | کے | |
| ١٠٨ | ١ | ٠ | مین | بعد "لبرل ایجوکیشن" |
| ١٠٩ | ١٣ | دلی | کوئی | |
| ١٢١ | ٥ | کہی | × | |
| ١٣٣ | ٧ | ہوتے | ہونے | |
| ١٤٩ | ١ | نصیب | × | |
| ١٥٣ | ١ | شوق | مذاق و شوق | |
| ١٥٤ | ١٣ | ہوگی | ہوگئی | |

تمت